# پند نامہ

## مترجم اردو

مترجم

مولانا مفتی کفیل الرحمن نشاط عثمانی

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

باہتمام

حفیظ الرحمن مسرت (ایم۔اے)

ملنے کا پتہ

کتب خانہ محمودیہ دیوبند یو۔پی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# پیش لفظ

شیخ فریدالدین عطارؒ کا شمار ان ممتاز و نامور علمائے روزگار میں ہے جن کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیلی اور جن کے مواعظ و نصیحتوں سے صرف مشرقی اقوام نے ہی استفادہ نہیں کیا بلکہ اہلِ مغرب بھی مستفیض ہوئے۔ وہ ایسی حیاتِ جاوید کے مالک ہیں کہ انکی شہرت مرورِ ایام کے ساتھ دن دونی رات چوگنی ہوتی جاتی ہے، وہ ایک ایسا چراغ ہیں جسکی روشنی پر نہ انقلاباتِ وقت کا اثر پڑتا ہے نہ تیز آندھیاں اسے بجھا پاتی ہیں بلکہ جسقدر دائرۂ علم و تحقیق وسیع ہوتا جاتا ہے۔ ان کی پاکیزہ حیات اور صلاحیتوں کے اوراق کھلتے جاتے ہیں اور بے اختیار لوگوں کو انکی عظمت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

ان کے یہاں ادب کی اعلیٰ درجہ کی چاشنی بھی ہے، اونچے درجہ کا تصوف بھی، اخلاق و جواہر پارے بھی، ان اوصافِ عالیہ کو شیخ نے اپنے اشعار میں اس طرح سمویا کہ اہلِ معرفت اور صاحبِ بصیرت حضرات ان سے تسکین روح و قلب کا سامان بہم پہونچاتے ہیں۔

شیخ کی جائے پیدائش نیشاپور کا گدکن نامی قصبہ ہے، یہیں شیخ ۵۱۳ھ میں رونق افروزِ عالم ہوئے۔ ان کے والد ابراہیم ابن اسحٰق نے ان کا نام محمد رکھا فریدالدین لقب اور ابو حامد کنیت ہے۔

عطار سے مشہور ہونیکی وجہ یہ ہے کہ ان کا آبائی پیشہ یہی تھا، ابراہیم ابن اسحٰق والد ماجد اپنے وقت کے معروف عطار تھے۔ شیخ بھی آغازِ عمر میں یہی کام کرتے تھے اسی زمانہ میں آپ نے طب کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی اور طبیب کی حیثیت سے بھی لوگوں کے لئے نفع رساں ثابت ہوئے۔

اپنے کام کے دوران شیخ کی تکمیل تصوّف اور تصانیف کی طرف کامل توجہ رہی ، رنگ تصوّف غالب آیا تو شیخ دوکان کا مال و اسباب خیرات کر کے سیاحت کے لئے نکل گئے ۔

شیخ کی خصوصیات میں یہ خصوصیت نمایاں اور ممتاز ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر تالیفات وتصانیف سے غافل نہیں ہوئے ۔ نتیجتاً بہت سی نادر روزگار کتابیں "اسرار نامہ ، الٰہی نامہ ، مصیبت نامہ ، جواہر الذات وصیت نامہ ، بلبل نامہ ، حیدر نامہ ، شتر نامہ ، مختار نامہ ، شاہنامہ ، منطق الطیر ، پند نامہ" بطور علمی یادگار چھوڑ گئے ۔

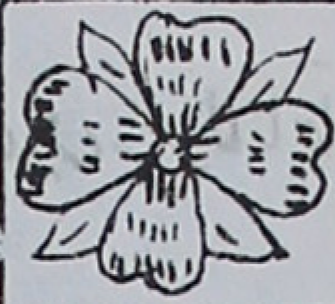
شیخ کے انتقال کی تاریخ کے بارے میں مختلف قول ہیں ۔ مولانا جامی نے سن وفات ۶۲۷ھ لکھا ہے ۔

کہا جاتا ہے کہ مشہور چنگیزی فتنہ کے دوران ایک مغل نے لاعلمی میں انہیں شہید کر دیا لیکن جب اسے ان کے مقام اعلیٰ اور بزرگی سے واقفیت ہوئی تو اپنی غلطی پر شرمندہ ہوا اور اسلام قبول کر کے قبر کا مجاور بن گیا ۔

شیخ کا مزار نیشاپور کے اطراف میں اب تک ہر طبقہ اشخاص کا مرجع ہے بعض حضرات نے شیخ کی طرف شیعیت کا انتساب کیا ہے مگر ان کے اشعار سے ان حضرات کے لغو خیال کی تردید ہوتی ہے ۔

کفیل الرحمٰن نشاط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



## در حمد باری تعالیٰ عز اسمہٗ

اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف میں



حمدِ بے حد مر خدائے پاک را
بیشمار تعریف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے

آنکہ ایماں داد مشتِ خاک را
جسنے انسان کو ایمان کی دولت عطا فرمائی

آنکہ در آدمؑ دمید او روح را
جس نے حضرت آدمؑ کے پتلے میں روح ڈالی

داد از طوفاں نجات او نوحؑ را
حضرت نوحؑ کو طوفان سے نجات دی

آنکہ فرماں کرد قہرش باد را
جسنے ہوا کو اظہارِ غضب کا حکم فرمایا

تا سزائے کرد قوم عاد را
تاکہ قوم عاد کو انکی نافرمانی کی سزا دے

آنکہ لطفِ خویش را اظہار کرد
جس نے اپنے لطف کا اظہار کیا

با خلیلش نار را گلزار کرد
حضرت ابراہیمؑ کے لئے آگ کو گلزار بنا دیا[1]

آں خداوندے کہ ہنگامِ سحر
وہ آقا جسنے صبح کے وقت

کرد قومِ لوطؑ را زیر و زبر
حضرت لوطؑ کی قوم کو[2] ہلاک و تہ و بالا کیا

سوئے او خصمے کہ تیر انداختہ
جسکی طرف دشمن نے[3] تیر اندازی کی تو

پشہ کارش کفایت ساختہ
اسے ایک مچھر سے ہلاک کرا دیا

[1] اور نمرود کا حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالنا بے سود رہا ۱۲
[2] انکی بدکاری و نافرمانی کے باعث ۱۲
[3] نمرود نے اپنی خودرائی اور سرکشی کی بنا پر ۱۲

آنکہ اعدا را بدریا در کشید
ناقہ را از سنگِ خارا بر کشید

جس نے دشمنوں (فرعون اور قوم فرعون) کو دریا میں کھینچا۔ اور سنگ خارا[۱] سے اونٹنی[۲] پیدا کر دی

چوں عنایت قادرِ قیّوم کرد
در کفِ داؤد آہن موم کرد

جب قادر و قیوم اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی حضرت داؤد کے ہاتھ میں لوہے کو موم[۳] کر دیا

باسلیمانؑ داد ملک و سروری
شد مطیعِ خاتمش دیو و پری

حضرت سلیمانؑ کو ملک و سرداری عطا کی اور انکی انگوٹھی کا جنات کو فرمانبردار[۴] بنا دیا

از تنِ صابرؑ بکرماں قوت داد
ہم زیونسؑ لقمۂ باحوت داد

حضرت ایوبؑ کے بدن سے کیڑوں کو رزق[۵] عطا کیا حضرت یونسؑ کو مچھلی کا لقمہ[۶] بنایا

آں یکے را ارّہ بر سر می کشد
دیگرے را تاج بر سر می نہد

وہ جو ایک کے سر پر آرہ چلوا دیتا[۷] ہے دوسرے کے سر پر تاج رکھ دیتا ہے

اوست سلطاں ہرچہ خواہد آں کند
عالمے را در دمے ویراں کند

وہ بادشاہ کہ جو چاہے کرے عالم کو ایک لمحہ میں ویران و برباد کر دے

ہست سلطانی مسلّم مر او را
نیست کس را زہرۂ چون و چرا

اسی کی بادشاہت مسلّم ہے کسی کو چون و چرا کی مجال نہیں

آں یکے را گنج و نعمت میدہد
دیگرے را رنج و زحمت میدہد

وہ ایک کو خزانہ اور نعمت عطا فرماتا ہے دوسرے کو رنج اور تکلیف دیتا ہے

آں یکے را زر دو صد ہمیاں دہد
دیگرے در حسرتِ ناں جاں دہد

وہ ایک کو سونے کی دو سو تھیلیاں دیدے[۸] دوسرا روٹی کی حسرت میں مر جائے[۹]

آں یکے بر تخت با صد عزّ و ناز
دیگرے گردہ دہاں از فاقہ باز

وہ ایک کو تخت پر بصد اعزاز و افتخار بٹھاتا ہے دوسرے کا منہ فاقہ سے کھلا رکھتا ہے

۱ خاص نوع کا پتھر ۱۲ ۲ حضرت صالحؑ کی اونٹنی ۱۲ ۳ حضرت داؤدؑ زرہ وغیرہ بناتے تھے اور لوہے کو جس طرح موڑنا چاہتے وہ موم کی طرح مڑ جاتا تھا ۱۲ ۴ حضرت سلیمانؑ جنات پر بھی حکمراں تھے ۱۲ ۵ مشہور ہے کہ حضرت ایوبؑ کے جسم مبارک میں کیڑے پڑ گئے تھے شیخ نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے مگر روایت غیر معتبر ہے ۱۲ ۶ حضرت یونسؑ کو مچھلی نے نگل لیا تھا مگر بحکم ربانی جوں کا توں زمین پر اگل دیا ۱۲ ۷ حضرت زکریاؑ کو لوگوں نے آرہ سے چیر دیا تھا ۱۲ ۸ بیشمار دولت بخشدے ۱۲ ۹ اور اسے روٹی بھی میسر نہ ہو ۱۲

آں یکے پوشیدہ سنجاب و سمور
وہ ایک کو سنجاب و سمور (جانوروں کی بیش قیمت کھال) پہناتا ہے

دیگرے خفتہ برہنہ در تنور
(اور) دوسرے کو برہنہ (بے لباس) تنور پر سلاتا ہے

آں یکے بر بستر کمخاب و نخ
(وہ) ایک کو کمخواب و نخ (ریشمیں کپڑوں) کے بستر پر آرام کراتا ہے

دیگرے بر خاک خواری بستہ یخ
(اور) دوسرے کو ذلت کی برف آلود خاک دیتا ہے

طرفۃ العینے جہاں برہم زند
پلک جھپکتے عالم کو درہم برہم کر دیتا ہے

کس نمی آرد کہ آنجا دم زند
کسی کی مجال نہیں کہ دم مارے

آنکہ با مرغِ ہوا ماہی دہد
وہ جو پرندوں کو مچھلی عطا کرتا ہے

بندگاں را دولت و شاہی دہد
غلاموں کو دولت و بادشاہی بخشتا ہے

بے پدر فرزند پیدا او کند
جو بے باپ کے لڑکا پیدا کرتا ہے[1]

طفل را در مہد گویا او کند
بچہ کو گہوارہ میں قوتِ گویائی عطا کرتا ہے[2]

مردۂ صد سالہ را حے می کند
سو سالہ مردہ کو زندگی بخش دیتا ہے[3]

ایں بجز حق دیگرے کے می کند
یہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون کر سکتا ہے

صانعے کز طیں سلاطیں مے کند
جو مٹی کے برتن بنانے والوں (معمولی لوگوں) کو بادشاہ بنا دیتا ہے

نجم را رجم شیاطیں می کند
شیطانوں کو ستاروں سے مارتا ہے[4]

از زمین خشک رویاند گیاہ
جو خشک زمین سے گھاس اگاتا ہے

آسماں را بے ستوں دارد نگاہ
آسمان کی بغیر ستون کے حفاظت کرتا ہے

ہیچ کس در ملکِ او انباز نے
اسکی سلطنت میں کوئی شریک نہیں

قول او را لحن نے آواز نے
اسکے قول و فرمان میں نہ آواز ہے اور نہ آواز کا لہجہ

---

[1] مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بغیر باپ کے پیدا ہوئے ۱۲
[2] حضرت عیسیٰ نے گہوارہ میں فرمایا تھا انی عبد اللہ ۱۲
[3] اصحاب کہف وغیرہ کے واقعات اس کے شاہد ہیں ۱۲
[4] خاص طور پر بعثت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ آسمانوں پر شیاطین کا جانا ممنوع ہو گیا تھا لہٰذا شہاب ثاقب سے انکی تواضع کیجاتی جو شیطان کو جلا دیتا ۱۲

# در نعتِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں

بعد ازیں گوئیم نعتِ مصطفےٰ
حمد کے بعد ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف

آنکہ عالم یافت از نورش صفا
کرتے ہیں جن کے وجہ نور سے عالم پاک (صاف و منور) ہوا

سیدِ کونین ختم المرسلیں
دونوں جہاں کے سردار آخری رسول

آخر آمد بود فخر الاولیں
آخر میں (تشریف) لائے پچھلے انبیاء کے لئے باعثِ فخر بنکر

آنکہ آمد نہ فلک معراجِ او
جو شب معراج (میں) نو آسمانوں تک تشریف لے گئے

انبیاؤ اولیا محتاجِ او
انبیاء اور اولیاء آپ کے نیاز مند ہیں

شد وجودش رحمۃ للعالمیں
آپ کا وجود مبارک عالم کیلئے باعثِ رحمت ہوا

مسجد او شد ہمہ روئے زمیں
آپ کے لئے ساری زمین مسجد بن گئی

صد ہزاراں رحمتِ جاں آفریں
اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں ہوں

بر روے و بر آلِ پاکِ طاہریں
آپ اور آپ کی آلِ پاک پر

آنکہ شد یارش ابوبکرؓ و عمرؓ
وہ ذاتِ مبارک کہ آپکے رفیق حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ ہوئے

از سر انگشتِ او شق شد قمر
آپ کی انگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے

آں یکے او را رفیقِ غار بود
ان دو میں سے ایک (حضرت ابوبکرؓ) غار (ثور) کے ساتھی تھے

واں دگر لشکر کشِ ابرار بود
اور دوسرے (حضرت عمرؓ) نیکوں کے سردار تھے

صاحبش بودند عثمانؓ و علیؓ
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق حضرت عثمانؓ و علیؓ تھے

بہر آں گشتند در عالم ولی
انہیں کی وجہ (واسطہ) سے عالم میں ولی ہوئے

آں یکے کانِ حیا و حلم بود
ایک ان دو میں سے (حضرت عثمانؓ) حیا و بردباری کی کان و خزانہ تھے

واں دگر باب مدینہ علم بود
اور دوسرے (حضرت علیؓ) علم کے شہر کا دروازہ تھے

---

لے یعنی سات آسمان اور عرش و کرسی تک ۱۲

۲ے کہ جس حصہ زمین پر چاہیں نماز پڑھ لیں ۱۲

۳ے صحابہ میں حضرت ابوبکرؓ کے بعد بالاتفاق حضرت عمرؓ افضل ہیں ۱۲

۴ے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے بعد یہ دونوں بالترتیب سب صحابہؓ سے افضل ہیں ۱۲

۵ے اور سلسلۂ اولیاء پھیلا ۱۲

۶ے حضرت عثمانؓ کے بارے میں حدیث شریف میں ہے کہ ان کی حیاء سے فرشتے بھی شرماتے ہیں ۱۲

۷ے حدیث شریف میں ہے کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں ۱۲

آں رسولِ حق کہ خیر الناس بود — عمِّ پاکش حمزہؓ و عباسؓ بود

وہ رسول برحق جو لوگوں میں سب سے بہتر تھے — آپؐ کے چچا حضرت حمزہؓ اور حضرت عباسؓ تھے

ہر دم از ما صد درود و صد سلام — بر رسول و آل و اصحابش تمام

ہماری طرف سے ہر وقت سیکڑوں درود و سلام — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کی آل و اصحاب سب پر

## در فضیلت ائمہ دین مجتہدین

ائمہ دین مجتہدین کی فضیلت کے بیان میں

آں اماماں کہ کردند اجتہاد — رحمتِ حق بر روان جملہ باد

وہ امام جنہوں نے اجتہاد کیا — ان سب کی روحوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو

بوحنیفہؒ بُد امام باصفا — آں سراج امتان مصطفا

امام ابو حنیفہؒ[1] متقی امام تھے — (اور) امت محمدیہ کے چراغ تھے

باد فضلِ حق قرینِ جان او — شاد باد ارواحِ شاگردانِ او

ان کی روح سے اللہ تعالیٰ کا فضل قریب و ساتھ رہے — انکے شاگردوں کی روحیں (بھی) خوش رہیں

صاحبش بویوسفؒ قاضی شدہ — وز محمدؒ ذو المنن راضی شدہ

انکے ساتھی امام ابو یوسفؒ منصب قضا پر (بغداد میں) فائز ہوئے — اور امام محمدؒ سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا

شافعیؒ ادریسؒ و مالکؒ با زفرؒ — یافت ذیشاں دینِ احمدؐ زیب و فر

امام شافعیؒ اور امام مالکؒ (اور) امام زفرؒ — ان سب کے ذریعہ دینِ اسلام کو شوکت و آراستگی عطا ہوئی

احمدِ حنبلؒ کہ بود او مردِ حق — در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق

امام احمد ابن حنبلؒ جو حق پرست شخص تھے — سب چیزوں میں سب سے سبقت[2] لے گئے

روحِ شاں در صدرِ جنت شاد باد — قصرِ دیں از علمِ شاں آباد باد

انکی روح جنت الفردوس میں خوش رہے — دین کا محل ان کے علم سے آباد رہے

[1] اصل نام نعمان بن ثابت ۸۰ھ میں پیدا ہوئے ۱۵۰ھ میں وفات پائی ۱۲

[2] فتنۂ خلق قرآن میں جس ثابت قدمی کا آپ نے ثبوت دیا وہ آپ ہی کا حصہ ہے ۱۲



# مناجات بجناب مجیب الدعوات

## بارگاہِ خداوند میں مناجات



بادشاہا جُرم ما را درگذار
اے بادشاہ ہمارے جرم سے درگذر فرما

ما گنہگاریم و تو آمرزگار
ہم گنہگار ہیں اور تو بخشنے والا

تو نکوکاری و ما بد کردہ ایم
تو بھلائی کرنے والا اور ہم برائی کرنیوالے ہیں

جرم بے اندازہ بے حد کردہ ایم
ہمنے بے انتہا اور بے شمار جرم کئے ہیں

سالہا در بندِ عصیاں گشتہ ایم
برسوں گناہوں و نافرمانیوں کی قید میں رہے

آخر از کردہ پشیماں گشتہ ایم
آخر اپنے کئے پر شرمندہ ہیں

دائماً در فسق و عصیاں ماندہ ایم
ہمیشہ گناہ و نافرمانی میں مبتلا رہے

ہمقرینِ نفس و شیطان ماندہ ایم
نفس اور شیطان کے ساتھی رہے ہیں

روز و شب اندر معاصی بودہ ایم
شب و روز گناہوں میں غرق رہے

غافل از امر و نواہی بودہ ایم
کرنے کے کاموں اور رکنے کی باتوں سے لاپرواہ رہے

بے گنہ نگذشت بر ما ساعتے
ہماری کوئی گھڑی گناہ کے ارتکاب کے بغیر نہیں گذری

با حضورِ دل نہ کردم طاعتے
ہم نے صدق دل سے فرمانبرداری نہیں کی

بر در آمد بندۂ بگریختہ
تیرے در پر بھاگا ہوا غلام حاضر ہے

آبروئے خود بعصیاں ریختہ
گناہوں کے باعث اپنی عزت وآبرو گنوائے ہوئے

مغفرت دارد اُمید از لطفِ تو
تیری مہربانی سے مغفرت و بخشش کا امیدوار ہے

زانکہ خود فرمودۂ لاتقنطوا [1]
اس لئے کہ خود تو نے فرمایا مایوس مت ہو[1]

بحرِ الطافِ تو بے پایاں بود
تیری مہربانیوں کے سمندر کی کوئی انتہا نہیں

نا امید از رحمت شیطاں بود [2]
تیری رحمت سے نا امید شیطان ہوتا ہے[2]

[1] اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ۱۲ [2] انسان تیری رحمت سے نا امید نہیں ہوتا ۱۲

نفس و شیطاں زد کریما راہِ من — رحمتت باشد شفاعت خواہِ من

نفس اور شیطان میری راہ میں حائل ہیں — تیری رحمت میری سفارش کرنے والی ہے

چشم دارم از گنہ پاکم کنی — پیش ازیں کاندر لحد خاکم کنی

توقع ہے کہ تو مجھے گناہوں سے پاک کر دیگا — اس سے پہلے کہ میں قبر میں مٹی بن جاؤں

اندر آں دم کز بدن جانم بری — از جہاں با نورِ ایمانم بری

جسوقت جسم سے میری روح قبض ہو — دنیا سے با ایمان میرا خاتمہ ہو



## در بیانِ مخالفت نفس امّارہ

برائی پر آمادہ کرنیوالے نفس کی مخالفت



عاقل آں باشد کہ او شاکر بود — وانکہے بر نفس خود قادر بود

عقلمند وہ ہے کہ شکر گذار ہو — اور ہر وقت اپنے نفس پر قادر و قابو پائے ہوئے ہو

ہر کہ خشمِ خود فرو خورد اے جواں — باشد او از رستگارانِ جہاں

جو شخص اے جوان اپنے غصہ کو پست کر دے (اور قابو پالے) — وہ دنیا کے نجات یافتہ لوگوں میں سے ہوگا

آں بود ابلہ ترینِ مردماں — کز پے نفس و ہوا باشد دواں

وہ لوگوں میں سب سے زیادہ بیوقوف شخص ہے — جو نفسانی خواہشات کے پیچھے دوڑتا[۱] ہو

وانکہے پندارد آں تاریک رای — خواہد آمرزیدنش آخر خدای

وہ ناسمجھ سوچتا ہو کہ آخرکار — اللہ اسے بخش دیگا (اسلئے من مانی کرتا ہو)

گرچہ درویشی بود سخت اے پسر — ہم ز درویشی نباشد خوب تر

اگرچہ اے لڑکے درویشی دشوار ہے — (لیکن) درویشی سے بہتر کچھ نہیں

ہر کہ او را نفسِ توسن رام شد — از خردمندانِ نیکو نام شد

جس کے نفس کا سرکشی کرنیوالا گھوڑا مطیع — و فرمانبردار ہو گیا (ہو) عقلمندوں میں شمار ہوگا

[۱] اسی دھن میں لگا رہے ۱۲

بر مراد نفس تا گردی اسیر — صبر بگزین و قناعت پیشه گیر

نفس کی مراد کا کب تک قیدی رہے گا — صبر کے علم سے اور قناعت اختیار کر

در ریاضت نفس بد را گوشمال — تا نیفتد او ترا اندر وبال

عبادت میں جفاکشی سے برے نفس کو سزا دے — تاکہ تجھے وبال میں نہ ڈالے

هر که خواهد تا سلامت ماند او — از همه خلق رو گرداند او

جو شخص چاہتا ہے کہ سلامت رہے — ساری مخلوق سے منہ موڑ کر اسی کا ہو جائے

مردمان را سر بسر در خواب دان — گشت بیدار آنکه او رفت از جهان

لوگوں کو مکمل خواب (غفلت) میں سمجھ — جو مر جاتا ہے وہ بیدار ہو گیا

آنکه رنجاند ترا عذرش پذیر — تا بیابی مغفرت بر وی مگیر

جو تجھے رنجیدہ کرے اس کا عذر قبول کر — تاکہ تو مغفرت پائے اس پر گرفت نہ کر

حق ندارد دوست خلق آزار را — نیست این خصلت یکی دیندار را

اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا مخلوق کو تکلیف دینے والے کو — یہ عادت کسی دیندار کی نہیں ہوتی

از ستم هر کو دلی را ریش کرد — آن جراحت بر وجود خویش کرد

جس نے کسی کے دل کو ظلم سے زخمی کیا — اس نے اپنے وجود پر زخم لگایا

آنکه در بند دل آزاری بود — در عقوبت کار او زاری بود

جو شخص دل آزاری کی فکر میں لگا رہے — اس کی سزا ذلت و رسوائی (و الم) رونا ہے

ای پسر قصد دل آزاری مکن — وز خدای خویش بیزاری مکن

اے بیٹے دل آزاری کا ارادہ مت کر — اور اپنے خدا کی مخالفت پر کمربستہ نہ ہو

خاطر کس را مرنجان ای پسر — ور نه خوردی زخم بر جان و جگر

اے بیٹے کسی کے دل کو تکلیف نہ پہنچا — ورنہ تیرے قلب و جگر (دونوں) زخم خوردہ ہونگے

یعنی جو آخرت کو زندگی ہی میں سمجھ لیتا ہے

تا ہمہ مردم جُز بہ نیکوئی مبر
لوگوں کا ذکر بھلائی سے کر

گر ہمی خواہی کہ گردی معتبر
اگر تو اللہ کے نزدیک قابل اعتبار (اور معتمد) ہونا چاہتا ہے

قوت نیکی نداری بد مکن
بھلائی کی طاقت نہیں تو کم ازکم برائی نہ کر

بر وجود خود ستم بیحد مکن
اپنے آپ پر لاانتہا ظلم سے بچ

رو زباں از غیبت مردم بہ بند
زندگی اسطرح بسر کر کہ اپنی زبان سے لوگوں کی غیبت نہ کرے

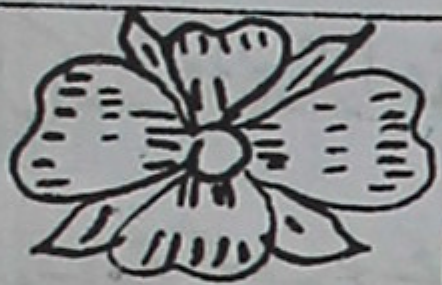
تا نہ بینی دست و پائے خود بہ بند
تاکہ اپنے ہاتھ پیر بندھے ہوئے (اور) قید میں دیکھے

ہر کہ از غیبت زبانش بستہ نیست
جس نے اپنی زبان پر بندش نہیں لگائی

آنچناں کس از عقوبت رستہ نیست
اسے سزا سے مفر نہیں



## دربیان فوائد خاموشی
خاموشی کے فائدوں کے بیان میں



اے برادر گر تو ہستی حق طلب
اے بھائی اگر تجھے حق کی تلاش ہے

جُز بہ فرمان خدا مکشائی لب
تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے علاوہ لب مت کھول

گر خبر داری ز حیّ لایموت
اگر زندہ اور کبھی نہ مرنیوالی (ذات ربانی سے) آگاہ ہے

بر دہان خود بنہ مُہر سکوت
تو اپنے منہ پر (ناز یبا باتوں سے) خاموشی کی مہر لگالے

اے پسر پند و نصیحت گوش کن
اے لڑکے وعظ و نصیحت سن لے

گر نجاتے بایدت خاموش کن
اگر نجات کا طلبگار ہے تو خاموشی اختیار کر

ہر کہ را گفتار بسیارش بود
جو شخص زیادہ بولتا ہے

دل درون سینہ بیمارش بود
اس کا سینہ میں رہنے والا دل بیمار (مردہ) ہوجاتا ہے

عاقلاں را پیشہ خاموشی بود
عقلمندوں کا طریقہ چپ رہنا ہے

پیشہ جاہل فراموشی بود
(اور) جاہل (بیوقوف) کا شیوہ بھول جانا (اللہ کو) ہے

ایران توران کی ہانکتا ہے ۱۲

خامشی از کذب و غیبت واجب است
جھوٹ نہ بولنا اور غیبت نہ کرنا (چپ رہنا) ضروری ہے

ابلہ است آں کو بہ گفتن راغب است
ان دونوں میں مبتلا شخص بے وقوف ہے

اے برادر جز ثنائے حق مگو
اے بھائی اللہ تعالیٰ کی تعریف کے علاوہ کچھ نکھو

قولِ خود را از برائے دق مگو
دوسروں کو پریشان کرنیکی خاطر گفتگو نہ کرو

ہر کہ در بندِ عمارت می شود
جو شخص تعمیر (ہی) کی فکر میں لگا رہتا ہے

ہر کہ دارد جملہ غارت می شود
جو کچھ اسکے پاس ہوتا ہے (سب) غارت کر دیتا ہے

دل ز پر گفتن بمیرد در بدن
زیادہ بولنے سے دل جسم میں مردہ ہو جاتا ہے

گرچہ گفتارش بود دُرِّ عدن
خواہ بولنے والے کی گفتگو عدن کا موتی ہی کیوں نہ ہو

آنکہ سعی اندر فصاحت میکند
جو زیادہ بولنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے

چہرۂ دل را جراحت می کند
دل کے چہرہ کو زخمی کر لیتا ہے

رو زباں را در دہاں محبوس دار
زبان منہ میں قید رکھکر (کم بولکر) زندگی بسر کر

وز خلائق خویش را مایوس دار
اور لوگوں سے زیادہ توقعات نہ رکھ

ہر کہ او بر عیبِ خود بینا شود
جسے اپنے عیب دکھائی دینے لگتے ہیں

روحِ او را قوّتے پیدا شود
اسکی روحانی قوت بڑھ جاتی ہے

لہ اور اچھی بات ۱۲
لہ اور محلات بنانے کی ۱۲ لہ بظاہر بیش قیمت اور مفید ہی کیوں نہ ہو ۱۲ لہ حسد شانِ مومن کے خلاف ہے ۱۲



## در بیان عمل خالص

عمل خالص (بے ریا) کا بیان



ہر کہ باشد اہلِ ایماں اے عزیز
اے پیارے ایماندار شخص

پاک دارد چار چیز از چار چیز
چار چیزوں کو چار چیزوں سے محفوظ رکھتا ہے

از حسد اول تو دل را پاک دار
پہلے حسد کو دل میں جگہ نہ دے

خویشتن را بعد از اں مومن شمار
پھر اپنے کو مومن خیال کر

پاک دار از کذب و از غیبت زباں
زبان کو غیبت[2] اور جھوٹ[3] سے بچا

تاکہ ایمانت نیفتد در زیاں
تاکہ تیرے ایمان کو نقصان نہ پہنچے

پاک گرداری عمل را از ریا
اگر عمل (ہر کام) ریا و دکھاوے سے محفوظ رکھے

شمعِ ایمانِ ترا باشد ضیا
تو تیری ایمان کی شمع روشن (پر نور) ہوگی

چوں شکم را پاک داری از حرام
اگر تیرے پیٹ میں حرام غذا نہ جائے

مردِ ایماں دار باشی والسلام
تو تو ایمان دار اور سلامت رو شخص ہوگا.

ہر کہ دارد ایں صفت باشد شریف
جس شخص میں یہ اوصاف ہوں وہی شریف (و بن تسبی) ہوگا

ور ندارد دارد ایمانِ ضعیف
اور اگر یہ نہ ہوں تو اسکا ایمان کمزور ہے

ہر کہ باطن از حرامش پاک نیست
جسکا پیٹ حرام سے پاک (و صاف) نہ ہو

روحِ او را رہ سُوِ افلاک نیست
اسکی روح آسمانوں تک نہیں پہونچ سکتی[1]

چوں نباشد پاک اعمال از ریا
اعمال (کام) دکھاوے (اور نام و نمود سے) پاک نہوں

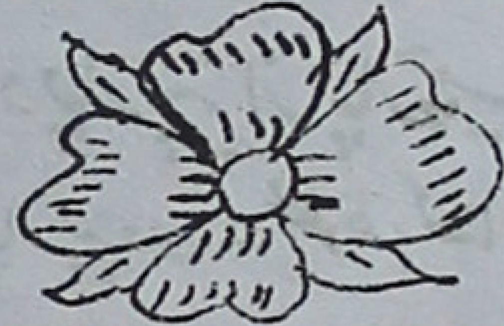
ہست بے حاصل چو نقشِ بوریا
تو ان کی حیثیت زمین پر بوریئے کے نقش بیجا کی سی ہے

ہر کہ را اندر عمل اخلاص نیست
جسکا عمل اخلاص پر مبنی نہیں

در جہاں از بندگانِ خاص نیست
دنیا میں (اسکا شمار) خاص بندوں میں نہیں ہے

ہر کہ کارش از برائے حق بود
جس کا عمل محض اللہ ہی کے لئے ہو

کار او پیوستہ بارونق بود
اس کا عمل بارونق (اور ممتاز) ہوگا.



## در سیرتِ ملوک

بادشاہوں کی عادات کا بیان



چار خصلت اے برادر در جہاں
اے بھائی چار عادتیں دنیا میں

پادشاہاں را ہمی دارد زیاں
بادشاہوں کیلئے نقصان دہ ہوتی ہیں

پادشہ چوں بر ملا خنداں بود — بیگماں در ہیبتش نقصاں بود

بادشاہ مجمع عام میں ہنستا رہتا ہے — تو بلاشبہ اسکی ہیبت میں کمی آجاتی ہے

باز صحبت داشتن با ہر فقیر — پادشاہاں را ہمی سازد حقیر

ہر درویش کے ساتھ (بلا امتیاز) رفاقت سے — بادشاہ حقیر (دکمتر) ہو جاتے ہیں

باز ناں بسیار اگر خلوت کند — خویشتن را شاہ بے ہیبت کند

عورتوں کے ساتھ زیادہ تنہائی سے — خود بادشاہ کا رعب کافور ہو جاتا ہے

ہر کہ را فر جہاں داری بود — میل او سوئے کم آزاری بود

جسے شاہی رعب برقرار رکھنا ہو — اس کا میلان لوگوں کو تکلیف پہنچنے کا خیال ؎ ہونا چاہیے

عدل باید پادشاہاں را و داد — تاز عدلش عالمے گردند شاد

بادشاہوں کو عدل و انصاف سے کام لینا چاہیے — تاکہ ان کے عدل و انصاف سے عالم خوش رہے

گر کند آہنگ ظلمے پادشاہ — سود نکند مرو را گنج و سپاہ

اگر بادشاہ ظلم کا وطیرہ اپنائے — تو اسکے کام خزانہ اور سپاہی نہیں آتے

باز ناں شاہے کہ در خلوت نشست — دور نبود گر رود ملکش ز دست

جو بادشاہ عورتوں کیساتھ تنہائی میں (زیادہ) بیٹھنے لگے — اسکا ملک جلد ہی اس کے ہاتھ سے نکل جائیگا

چونکہ عادل باشد و میموں لقا — باشد اندر مملکت شہ را بقا

بادشاہ مبارک ملاقات والا اور منصف ہو — تو اسکی بادشاہت برقرار رہتی ہے

چوں کند سلطاں کرم با لشکری — بہر او بازند صد جاں سر سری

جب بادشاہ کا سلوک سپاہیوں کے ساتھ کریمانہ — تو اس کے لئے سیکڑوں سپاہی سر دھڑ کی بازی لگادیتے ہیں

ے اور رعب و دبدبہ جاتا رہتا ہے ۱۲ ؎ اور راحت رسانی ۱۲



## در بیان حسن خلق

اچھے اخلاق کا بیان



چار چیز آمد بزرگی را دلیل
چار چیزیں بڑائی کی علامتیں ہیں

علم را اعزاز کردن بے حساب
علم (اور اہل علم) کا بے انتہا اعزاز و احترام کرنا

ہر کہ دارد دانش و عقل و تمیز
صاحب شعور اور عقلمند

دیگراں باشد کہ جوید وصل دوست
دوسرے یہ کہ وصل کا خواہاں رہے

اے برادر گر خرد داری تمام
اے بھائی اگر تو مکمل صاحب عقل ہے

ہر کہ باشد تلخ گوی و ترش روے
سخت و بدمزاج شخص سے

ہر کہ از دشمن نباشد پُر حذر
دشمن سے احتیاط نہ برتنے والا شخص

درمیانِ دوستاں مسرور باش
دوستوں کے درمیان خوش رہو

در جوارِ خود عدو را رہ مدہ
اپنے پڑوس میں دشمن کو جگہ مت دے

با محبّاں باش دائم ہمنشیں
ہمیشہ محبت کرنیوالوں اور دوستوں کی ہمنشینی اختیار کر

ہر کہ ایں دارد بود مرد جلیل
جسمیں یہ چار چیزیں موجود ہوں وہ بزرگ و بلند مرتبہ شخص ہے

خلق را دادن جواب باصواب
مخلوق کو ٹھیک جواب دینا

اہل علم و حلم را دارد عزیز
اہل علم اور بردبار لوگوں کو محبوب رکھتا ہے

زانکہ از دشمن حذر کردن نکوست
اس لئے کہ دشمن سے احتراز بہتر ہے

نرم و شیریں گوئی با مردم کلام
تو لوگوں سے نرم و میٹھی گفتگو کر

دوستاں از وے بگردانند روے
دوست بھی چہرہ موڑ لیتے ہیں[۱]

عاقبت بیند از و رنج و ضرر
انجام کار دشمن سے تکلیف و نقصان اٹھاتا ہے

گر خبر داری ز دشمن دور باش
اگر صاحب فہم ہو تو دشمن سے دوری اختیار کرو

از برائے آنکہ دشمن دور بہ
کیونکہ اچھا یہی ہے کہ دشمن سے دور رہا جائے

تا توانی روئے اعدا را مبیں
جب تک ممکن ہو دشمنوں کے چہرے نہ دیکھ

[۱] لو اور بچنے لگے ہیں ۱۲ ÷ ÷

اے پسر تدبیر رہ را توشہ کن
اے لڑکے تدبیر کو زادِ راہ بنا

پس حدیثِ این و آں یگ گوشہ کن
(اور) ہر ایک کے کہنے پر عمل پیرا نہ ہو

## در بیانِ مُہلکات

ہلاک کرنے والی اشیاء کا بیان

چار چیز ست اے برادر با خطر
اے بھائی چار چیزیں خطرناک ہیں

تا توانی باش زینہا پُر حذر
بحدِ امکان ان سے بچ

قربتِ سلطان واُلفت با بداں
بادشاہ سے نزدیک ہونا (مقرب بننا) اور بروں کی محبت

رغبتِ دنیا و صحبت با زناں
دنیا کی رغبت[۱] اور عورتوں کی ہمنشینی[۲]

قربِ سلطان آتشِ سوزاں بود
بادشاہ سے نزدیکی جلانیوالی آگ ہوتی ہے

با بداں اُلفت ہلاکِ جاں بود
(اور) بروں سے محبت زندگی تباہ کردیتی ہے

زہر دارد در درونِ دنیا چوں مار
دنیا کا باطن سانپ کی طرح زہریلا ہوتا ہے

گرچہ بینی ظاہرش نقش و نگار
اگرچہ بظاہر نقش و نگار نظر آتے ہیں[۳]

می نماید خوب و زیبا در نظر
یہ دنیا اچھی اور خوبصورت دکھائی دیتی ہے

لیک از زہرش بود جاں را خطر
مگر اس کے زہر سے زندگی خطرہ میں پڑجاتی ہے

زہرِ ایں مارِ منقش قاتل ست
اس نقش و نگار والے سانپ کا زہر ہلاک کرنیوالا ہے

باشد از وے دور ہر کو عاقل ست
اس سے ہر عقلمند دور رہتا ہے

ہمچو طفلاں منگر اندر سرخ و زرد
بچوں کی طرح سرخ و زرد کو نہ دیکھ[۴]

چوں زناں مغرورِ رنگ و بو مگرد
عورتوں کی طرح رنگ و خوشبو کو نہ دیکھ

زالِ دنیا چوں عروس آراستہ ست
بوڑھی دنیا آراستہ (سجی ہوئی) دلہن کی طرح ہے

در دو روزے شوئے دیگر خواستہ ست
دو دن میں دوسرے شوہر کی طلبگار ہوتی ہے[۵]

[۱] طلبِ دنیا میں سرگرداں رہنا ۱۲ [۲] ان سے بچنا چاہئے ۱۲ [۳] اور بڑی بلا دیر سے معلوم ہوتی ہے ۱۲ [۴] کہ وہ ظاہری خوب صورتی پر نظر کرتے اور باطنی نقصان سے غافل ہوتے ہیں ۱۲ [۵] کسی ایک کی ہو کر نہیں رہتی ۱۲ ؛ ؛

مقبل آں مرد یکہ شد زیں جفت طاق
خوش نصیب وہ ہی جسنے اس سے علحدگی اختیار کی

پشت بروے کرد و دادش سہ طلاق
اور اسے تین طلاقیں دیکر پیٹھ پھیر لی

لب بہ پیشِ شوی خنداں می کند
شوہر کے سامنے ہنس کر ہونٹ کھولتی ہے

پس ہلاک از زخم دنداں می کند
پھر دانتوں سے زخم لگا کر ہلاک کر دیتی ہے

## دربیانِ اہلِ سعادت
نیک بختوں کا بیان

شد دلیلِ نیک بختی چار چیز
خوش نصیبی کی علامت چار چیزیں ہیں

ہر کہ ایں چارش بود باشد عزیز
جسمیں یہ چاروں موجود ہوں وہ صاحب عزت ہے

اصل پاک آمد دلیلِ نیک بخت
نیک بختی کی علامت شریف النسب ہونا ہے

نیست بد اصلے سزائے تاج و تخت
بد اصل تاج و تخت کے قابل نہیں ہوتا

نیک بختاں را بود رائے صواب
نیک بختوں کی رائے ٹھیک ہوتی ہے

آنکہ بد رائیست باشد در عذاب
(اور) غلط رائے رکھنے والے کی رائے تکلیف دہ ہوتی ہی

ہر کہ ایمن از عذابِ حق بود
عذاب خداوندی سے بے خوف شخص

نیست مومن کافر مطلق بود
مومن نہیں قطعی کافر ہے

عمرِ دنیا چند روزے بیش نیست
دنیا کی عمر چند روز سے زیادہ نہیں

غافل ست آنکس کہ پیش اندیش نیست
وہ شخص غافل ہو جسے آگ (آخرت) کی فکر نہیں

ترکِ لذاتِ جہاں باید گرفت
دنیوی لذتوں کو چھوڑ دینا چاہئے

دامنِ صاحبدلاں باید گرفت
(اور) اولیاءاللہ کا دامن پکڑ لینا چاہئے

در پئے لذاتِ نفسانی مباش
نفسانی لذتوں کی دھن میں مت رہو

دوستدارِ عالمِ فانی مباش
اس فانی دنیا کو محبوب نہ رکھو

لہ اور محبوب ۱۲
لہ اور منزہ رساں ۱۲

نیست حاصل رنج دُنیا بُردنت
دنیا کی فکر میں مبتلا ہونے کا حاصل کچھ نہیں (بے سودگی)

عاقبت چوں می بباید مردنت
آخر کار تجھے مرنا ہے

از تنت چوں جاں رواں خواہد شدن
جب تیری جان کنی کا وقت آ جائے گا

خاک اندر استخواں خواہد شدن
(اور) ہڈیاں خاک میں ملنے والی ہوں گی

مرترا از دادنِ جاں چارہ نیست
اس وقت تیرے لئے جان دینے کے علاوہ چارہ نہیں

رہزنت جز نفسک اماّرہ نیست
تیرا رہزن تیرے برائیوں پر ابھارنے والے نفس کے علاوہ (کوئی) نہیں

## در بیانِ سبب عافیت
سکون و عافیت کے سبب کا بیان

عافیت را گر بخواہی اے عزیز
اے پیارے اگر عافیت و آرام کا طلبگار ہے

می تواند یافتن در چار چیز
تو چار چیزوں سے حاصل ہو سکتا ہے

ایمنی و نعمت اندر خانداں
سکون و اطمینان[۱]، دولت، خاندان میں[۱]

تندرستی و فراغت بعد ازاں
(اور) تندرستی و فارغ البالی

چونکہ بانعمت اماں باشدت
کیونکہ دولت تیرے لئے باعث سکون و اطمینان ہو گی

عافیت راز و نشانے باشدت
اور اس سے عافیت کی نشاندہی ہو گی

بادلِ فارغ چو باشی تندرست
انکاری سے دل خالی ہوگا تو تندرست ہوگا

دیگر از دنیا نباید ہیچ جست
دنیا سے مزید[۲] کچھ نہ تلاش کرنا چاہئے

برمیاور تا توانی کام نفس
جسقدر ممکن ہو نفس امارہ کا مقصد پورا نہ ہونے دے

تانیفتی اے پسر در دام نفس
تا کہ تو اے لڑکے نفس کے جال میں نہ پھنسے[۳]

زیر پا آور ہوائے نفس را
نفسانی خواہش کو کچل دے

کم بدہ وہ بہرہ ہائے نفس را
نفس کو اسکا حصہ کم سے کم عطا کر

[۱] گھر و کنبہ ۱۲
[۲] مذکورہ چار چیزوں کے سوا ۱۲
[۳] محفوظ رہے ۱۲

نفس و شیطاں می برند از رہ ترا
نفس اور شیطان تجھے راہ سے بھٹکا دیتے ہیں
تا بیندازند اندر چہ ترا
تاکہ تجھے کنوئیں میں پھینک دیں

نفس را سرکوب و دائم خوار دار
نفس کا ہمیشہ سر کچل اور ذلت کا برتاؤ کر
تا توانی دورش از مردار دار
تاکہ تو حرام سے دور رہے

نفسِ بد را ہر کہ سیرش می کند
نفس امارہ کا پیٹ بھرنے والا
در گنہ کردن دلیرش می کند
اسے گناہ کرنے میں دلیر و جری بنا دیتا ہے

خلق خود را دور دار از ہر مزہ
اپنی ذات کو ہر مزہ (یعنی نفسانی لذت) سے دور رکھ
تا نیفتی در بلاؤ در بزہ
تاکہ مصیبت و گناہ سے محفوظ رہے

ز آب و نان تا لب شکم را پر مساز
پانی اور روٹی سے پیٹ منہ تک مت بھر
ہمچو حیواں بہرِ خود آخور مساز
حیوان (جانور) کیطرح اپنے لئے چراگاہ نہ بنا

روز کم خور گرچہ صائم نیستی
ہر دن کم کھا خواہ روزہ دار نہ ہو
پُر مخور را آخر بہائم نیستی
منہ تک مت بھر کہ تو جانور نہیں

اے کہ در خوابی ہمہ شب تا بروز
اے رات بھر صبح تک سونے والے
بہرِ گورِ خود چراغے برفروز
اپنی قبر کیلئے چراغ فروزاں (روشن) کر

خواب و خور جز پیشۂ انعام نیست
کھانا اور سونا صرف چوپایوں کا طریقہ ہے
خفتگاں را بہرہ از انعام نیست
سونیوالوں کا انعام میں کوئی حصہ نہیں ہوتا

اے پسر بسیار خواہی خفت، خیز
اے لڑکے اگر قبر میں بہت (آرام) سونا چاہئے
گر خبر داری ز خود بے گفت خیز
اگر اپنا خیال ہی تو بغیر کہے اٹھ

دل دریں دنیائے دون بستن خطا ست
اس ذلیل دنیا میں دل لگانا غلطی ہے
دامن از وے گر تو برچینی رواست
تیرا اس سے پہلو تہی اختیار کرنا ہی درست ہے

زچہ دل بندی بدنیائے دنی — چوں نہ بجا وید در وے بود نی

ذلیل دنیا سے کس واسطے دل لگایا جائے — جبکہ دنیا میں ہمیشہ رہنا (ہی) نہیں

ظاہر خود را میارا اے فقیر — تا کہ گردد باطنت بدرِ منیر

اے فقیر[1] اپنی ظاہری زیب و زینت کا (زیادہ) خیال نہ کر — تا کہ تیرا باطن روشن چاند (کی طرح) ہو جائے

طالبِ ہر صورتِ زیبا مباش — در ہوائے اطلس و دیبا مباش

ہر دل[2] آویز شکل کا طلبگار نہ ہو — اطلس و دیبا[3] کی آرزو میں مت رہ

از ہوا بگذر خدا را بندہ شو — زندگی می بایدت در زندہ شو

خواہش[4] کو تج کر اللہ کا (شکر گذار) بندہ ہو جا — تجھے زندگی چاہئے تو فنا فی اللہ ہو جا

خرقۂ پشمینہ را بر دوش کن — شربتے از نامرادی نوش کن

اونی موٹا لباس[5] کاندھے پر ڈال — دنیوی مقاصد سے پہلو تہی کا شربت پی لے

ایکہ در بر میکنی پشمینہ را — پاک ساز از کینہ اول سینہ را

اے اونی موٹے لباس کو بغل میں رکھنے والے — اول سینہ کو کینہ و عداوت سے پاک و صاف کر

گر ہمی خواہی نصیب از آخرت — رو بدر کن جامہائے فاخرت

اگر تو آخرت کے کچھ حصہ کا طلبگار ہے — تو (دنیوی) زندگی میں فخر کا لباس[6] اتار دے

بے تکلف باش و آرائش مجو — ترکِ راحت گیر و آسائش مجو

تکلف سے بچ اور زیب و زینت کی جستجو نہ کر — راحت و آرام (اور دنیوی عیش) تج دے

در برت گو کسوتِ نیکو مباش — زیر پہلو جامہ خوبت گو مباش

تجھے اگرچہ لباس فاخرہ میسر ہو (مگر) نہ پہن — (اور) تیرے پاس اگرچہ عمدہ ترین کپڑا موجود ہو زیب تن نہ کر

ہمچو صوفی در لباسِ صوف باش — در صفتہائے خدا موصوف باش

صوفی کی طرح اونی لباس اختیار کر — صفات ربانی سے مشابہت[7] اختیار کر

[1] مفلس و محتاج یا درویش ۱۲

[2] ہر اچھی چیز

[3] ریشمیں کپڑے ۱۲

[4] خواہش نفسانی ۱۲

[5] صوفیاء کا لباس ۱۲

[6] اور اس سے احتراز کر ۱۲

[7] مثلاً عفو و حلم وغیرہ اوصاف خود میں پیدا کر ۱۲

مردِ رہ را بوریا قالین بود
سلوک (تصوف) کی راہ میں چلنے والے کیلئے بورِیا
زانکہ خشتش عاقبت بالیں بود
بھی قالین ہوتا ہی، اسلئے آخرکار اوٹو کا سرہانا (قبر میں) ملتا ہے

مردِ رہ را بودِ دنیا سود نیست[1]
سلوک (تصوف) کی راہ میں چلنے والے کیواسطے دنیا کا
ہر گزش اندیشۂ نابود نیست
ہونا بیفائدہ ہی، اسلئے اسکے جاتے رہنے کا خطرہ (وغم) نہیں ہوتا

## در بیان تواضع وصحبت درویشاں
تواضع اور درویشوں کی ہم نشینی کا بیان

گر ترا عقل ست با دانش قریں
اگر تو صاحب عقل و سمجھ دار ہے
باش درویش و بدرویشاں نشیں
تو درویش بنجا اور درویشوں کی ہمنشینی اختیار کر

ہمنشینی جز بدرویشاں مکن
درویشوں کے علاوہ کسی کی ہمنشینی مت اپنا
تا توانی غیبتِ ایشاں مکن
وار انکی پیٹھ پیچھے برائی سے احتراز کر

حبِ درویشاں کلیدِ جنت است
درویشوں سے محبت جنت کی کنجی ہے
دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است
(اور) ان سے دشمنی باعثِ لعنت ہے

پوششِ درویش غیر از دلق نیست
درویش کا لباس محض گدڑی ہے
در پئے کام و ہوائے خلق نیست
(دوسری) مخلوق کیطرح (مقصد خواہش) نفسانی کی فکر میں لگے رہتا نہیں ہی

مرد تا ننہد بفرق نفس پائے
جب تک آدمی نفس کی مانگ پر پاؤں نہ رکھے[2]
رہ کجا یابد بدرگاہِ خدائے
بارگاہ خداوندی کا راستہ کیسے پاسکتا ہے

مردِ رہ در بند قصر و باغ نیست
راہ خداوندی کا راہ رو محل اور باغ (کی طلب) کا اسیر نہیں
در دلِ او غیر درد و داغ نیست
اسکے دلمیں اللہ تعالیٰ کی محبت کے درد اور داغ کے علاوہ کچھ نہیں

گر عمارت را بری بر آسماں
اگرچہ تعمیر (بلڈنگیں) آسمان تک لیجائے
عاقبت زیر زمیں گردی نہاں
لیکن تجھے آخرکار زمین کے نیچے چھپنا ہے

[1] دنیا کا کچھ حصہ حاصل ہونا ۱۲ [2] اسکا سر نہ کچلے ۱۲

گرچو رستم شوکت و زورت بود — جائے چوں بہرام در گورت بود

اگرچہ تیری طاقت و دبدبہ رستم کی مانند ہو — اگرچہ تیرا مقام بہرام گور (بادشاہ) جیسا ہو

اے پسر از آخرت غافل مباش — با متاع ایں جہاں خوشدل مباش

اے لڑکے آخرت سے غافل نہ ہو — دنیوی سازوسامان سے خوش دل و مسرور نہ ہو

در بلیاتِ جہاں صبار باش — گاہِ نعمت شاکر جبار باش

دنیا کے مصائب پر صبر کر — کبھی اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر (بھی) ادا کر

## در بیان دلائل شقاوت

بدنصیبی کے دلائل کا بیان

چار چیز آثارِ بدبختی بود — جاہلی و کاہلی سختی بود

چار چیزیں بدنصیبی کی علامت ہیں — جہالت اور سستی باعث دشواری ہوتی ہیں

بیکسی و ناکسی مرچار شد — بختِ بد را ایں ہمہ آثار شد

بے کسی اور ناکسی خاص طور پر یہ چار چیزیں — سب بدنصیبی کی علامتیں ہیں

آنکہ در بندِ عبادت می شود — بیشک از اہلِ سعادت می شود

عبادتِ ربانی کا اسیر شخص — بلاشبہ سعادت مندوں میں سے ہوتا ہے

بر ہوائے خود قدم ہر کو نہاد — کے تواند کرد با نفسک جہاد

جس نے اپنی خواہشات کی پیروی اختیار کی — کب تک اپنے نفس امارہ سے جہاد کر سکتا ہے

ہر کہ سازد در جہاں با خواب و خور — در قیامت باشدش ز آتش گذر

جو دنیا میں کھانے اور پینے کو وطیرہ بنائے — قیامت میں وہ جہنم میں بسر کرے گا۔

رو بگرداں از مراد و آرزوی — پس بدرگاہِ خدا می آرزوی

نفسانی خواہش و آرزو اور مراد سے منہ موڑ لے — پھر بارگاہِ ربانی کی طرف متوجہ ہو جا

[1] تنہا و بے یار و مددگار ہونا ۱۲ [2] اور فکر میں رہنے والا ۱۲

کامرانی سر بناکامی کشد

(نفس امارہ کی) فتح و کامیابی کا انجام ناکامی ہوتا ہے

مرد رہ خط در نکونامی کشد

حق کا طلبگار نیک نامی[۱] پر خط کھینچتا ہے[۲]

امر و نہیِ حق چو داری اے ولید

اے لڑکے اللہ کے فرمان کی تعمیل امر[۳] کی جا بجا پکار رہے

پس مرو دنبالۂ نفسِ پلید

ناپاک نفس کے پیچھے مت جا اس سے دور بھاگ

ہر کہ ترکِ کامرانی می کند

جو آخرت کی کامیابی سے گریز کرتا ہے

بر خلافش زندگانی می کند

وہ (امر حق کے) خلاف زندگی بسر کرتا ہے

امر و نہیِ حق ز قرآں گوش دار

قرآن شریف میں بتائے ہوئے امر و نہی حق کو محفوظ رکھ

جائے شادی نیست دنیا ہوش دار

یہ خیال رکھ کہ دنیا خوش ہونے کی جگہ نہیں ہے

## در بیان ریاضت

ریاضت (عبادت میں محنت) کا بیان

گر ہمی خواہی کہ گردی سربلند

اگر سربلند ہونے کی خواہش ہے

اے پسر بر خود درِ راحت بہ بند

اے لڑکے اپنے آپ پر راحت (کوشی) کا دروازہ بند کرلے

ہر کہ بر بست اُو درِ راحت تمام

جس نے خود پر دنیوی راحت و آسائش کا دروازہ بند کرلیا

باز شد بر وے درِ دارالسّلام

اس پر جنت کا دروازہ کھل گیا (جنت کا حقدار ہو گیا)

غیرِ حق را ہر کہ خواہد اے پسر

اے لڑکے! جو شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا طلبگار ہو

کیست در عالم ازو گمراہ تر

اس سے زیادہ گمراہ دنیا میں کون ہے

اے برادر ترکِ عزّ و جاہ کن

اے بھائی دنیوی عزت و مرتبہ (کا خیال) ترک کر دے

خویش را شائستۂ درگاہ کن

خود کو بارگاہ ربانی کے لائق بنا

عزّ و جاہت سر بہ پستی می کشد

دنیوی عزت و مرتبہ زوال و پستی کی طرف لیجاتا ہے

مر ترا بر تن پرستی می کشد

تجھے راحت و تن پرستی کا خوگر بناتا ہے

---

۱ اور نام و نمود

۲ یعنی اسے ناموری کی تمنا نہیں ہوتی ۱۲

۳ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ۱۲

اور ہمہ تن رضائے خداوندی کی جستجو میں لگ گیا ۱۲

خوار گردد ہر کہ باشد جاہ جوی
دنیوی مرتبہ کا طلبگار ذلیل ہوتا ہے

اے برادر قربِ آں درگاہ جوی
اے بھائی بارگاہِ خداوندی کے قرب کی جستجو کر

نفس در ترکِ ہوا مسکیں بود
نفس ترکِ خواہشات سے عاجز ہوتا ہے

گوشمالِ نفسِ ناداں ایں بود
اس بیوقوف نفس کی سزا یہی ہے

چوں دلت از یادِ حق ایمن بود
تیرا دل یادِ حق سے مطمئن ہو گا

نفسک امارہ کے ساکن بود
تو تیرا نفس امارہ (مقابلہ میں) کہاں ٹھہر سکتا ہے

ہر کہ او را تکیہ بر صانع بود
جس کا اللہ پر بھروسہ ہو

در جہاں با لقمۂ قانع بود
وہ دنیا میں ایک لقمہ پر قناعت کر لیتا ہے

اکتفا بر روزئے ہر روزہ کن
روز کے ملنے والے رزق پر اکتفار کر

گر نداری از خدا دریوزہ کن
اگر یہ میسر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ (طلب کر)



## در بیانِ مجاہداتِ نفس
نفس کے مجاہدات کا بیان



نفس نتواں کشت الا باسہ چیز
نفس صرف تین چیزوں سے کچلا جا سکتا ہے

چوں بگویم یاد گیرش اے عزیز
اے عزیز میرے کہنے کو یاد رکھ

خنجرِ خاموشی و شمشیرِ جوع
خاموشی کے خنجر اور بھوک کی تلوار

نیزۂ تنہائی و ترکِ ہجوع
تنہائی کے نیزہ اور نیند کرنے (اور بیدار رہنے)

ہر کہ را نبود مرتب ایں سلاح
جو شخص ان ہتھیاروں کو ترتیب دے عمل نہ کرے

نفسِ او ہرگز نیابد باصلاح
اسکا نفس اصلاح پذیر (صالح) کبھی نہ ہو گا

چونکہ دل بے یادِ اللہ بود
کیونکہ تیرا یادِ الٰہی سے خالی دل ہو گا

دیوِ ملعوں یار و ہمراہت بود
تو ملعون نفس تیرا دوست و رفیق ہو گا

اہلِ دنیا را چو زر و سیم آیدش
اہل دنیا کے پاس چاندی اور سونا آنا چاہئے

لقمہائے چرب و شیریں بایدش
تو اور شیریں لقمے ہونے چاہئیں۔

ہر کہ او در بندِ سیم و زر بود
سونے اور چاندی کا اسیر شخص

در عقوبت عاقبت مضطر بود
اسکی سزا یہی ہے کہ آخرکار بیقرار و پریشان ہوگا ہے

آنکہ بہرِ آخرت کارش بود
جسنے آخرت کیلئے کام (اور مجاہدے) کئے ہوں

از خدا تشریف بسیارش بود
اللہ تعالیٰ اس کا بے حد اعزاز فرمائینگے

مالِ دنیا خاکساراں را دہند
دنیا کا مال حقیروں کو

آخرت پرہیزگاراں را دہند
(اور) آخرت (اخروی نعمت) پرہیزگاروں کو دیجے ہیں

ہست شیطاں اے برادر دشمنت
اے بھائی تیرا دشمن شیطان ہے

غلِ آتش خواہد اندر گردنت
وہ تیری گردن میں آگ کا طوق ڈالنا چاہتا ہے

مُدبرے کو رُو بدنیا آورد
(جو) بدنصیب دنیا کی طلب میں لگا رہتا ہے

بہرہ کے از عالمِ عقبےٰ بود
اسے آخرت سے کیا حصہ ملے گا

اے پسر با یادِ حق مشغول باش
اے لڑکے یاد ربانی میں مشغول رہ

وز خلائق دُور ہمچو غول باش
(اور) بھوت کی طرح مخلوق سے دوری اختیار کر



## در بیانِ فقر
مفلسی کا بیان



فقرِ خود را پیشِ کس پیدا مکن
اپنے افلاس کا کسی کے سامنے اظہار نہ کر

محنتِ امروز را فردا مکن
آنیوالی کل کی احتیاج کیخاطر پریشان مت ہو

مر ترا آنکس کہ فردا جاں دہد
تجھے کل تک زندہ رکھنے والی ذات

غم مخور آخر کہ آب و ناں دہد
غم نکر کہ (وہ تجھے) پانی اور روٹی (رزق) عطا کریگا

تا بکے چوں مور باشی دانہ کش
چیونٹی کیطرح کب دانے (رزق) اکٹھا کرے گا

گر تو مردی فاقہ را مردانہ کش
اگر تو مرد ہے تو بہادری سے فاقہ برداشت کر

ـہ تنہائی کے
جنگل میں رہنا"

بر توکّل گر بود غیر وزیت
اگر تو صحیح معنی میں متوکل ہو جائے
حق دہد مانندِ مرغاں وزیت[1]
تو پرندوں کیطرح اللہ تعالیٰ تجھے روزی عطا کرے

از خدا شاکر بود مردِ فقیر
درویش اللہ تعالیٰ پر شاکر (بہرصورت) ہوتا ہے
گر دہد قوتش لبِ نانِ فطیر
خواہ اللہ اسے غیر خمیری روٹی کا ایک کنارہ ہی بخشے

خم مشو پیش توانگر ہمچو طاق
مالدار کے سامنے محراب کیطرح مت جھک
تا نگردی جفت با اہلِ نفاق
تاکہ تیرا شمار اہل نفاق میں نہ ہو

مردِ رہ را نام و ننگ از خلق نیست
راہ سلوک (تصوف) میں چلنے والے کو خلوق کی نام آوری اور ذلت کی پرواہ نہیں
نفرتش از جامہائے دلق نیست
(اور) اسے گدڑی پوشی[2] سے نفرت نہیں

ہر کہ را ذوقِ نکو نامی بود
جسے دنیوی نیکنامی کی پروا (و ذوق) ہو
خاص مشمارش کہ او عامی بود
اسے خاص (بندگان خدا) میں مت سمجھ وہ عام شخص ہے

گر ترا دِل فارغ از زینت بود
اگر تیرا دل (دنیوی) زیب و زینت[3] سے خالی ہو
کے ہوائے مرکب و زینت بود
تو تجھے سواری اور زینت کی خواہش و آرزو ہو سکتی ہے

روئے دل چوں از ہوا برتافتی
جب دل خواہش (نفسانی) سے یکسو ہو جائے
بعد ازاں می داں کہ حق را یافتی
تو یہ سمجھ لو کہ (راہِ) حق کو پا لیا

## در بیانِ دریافتنِ حقیقتِ نفسِ امّارہ
نفسِ امّارہ کی حقیقت معلوم کر لینے کا بیان

چوں شترمرغے شناس ایں نفس را
نفس امّارہ شترمرغ کی مانند ہے
نے کشد بار و نہ پرّد بر ہوا
کہ نہ بوجھ اٹھا سکتا ہے اور نہ ہوا میں اڑ سکتا ہے

گر بپر گوئیش گوید اشترم
اگر اس سے اڑنے کیلئے کہا جائے تو کہہ دیتا ہے میں اونٹ ہوں
ور نہی بارش بگوید طائرم
اور اگر بوجھ رکھا جائے تو کہے کہ میں پرندہ ہوں

[1] رزق ۱۲
[2] فقیرانہ کپڑوں سے ۱۲
[3] کے خیال سے ۱۲

چوں گیاہِ زہر رنگش دلکش ست

یہ نفس زہریلی خوش رنگ گھاس کی طرح ہے

گر بطاعت خوانیش سستی کند

اگرچہ نفس اطاعت کیلئے اور رب کی فرمانبرداری میں سستی کرتا ہے

نفس را آں بہ کہ در زنداں کنی

نفس کو قیدخانہ میں ڈالنا ہی بہتر ہے

کامِ نفسِ بد برآوردن خطاست

نفس امّارہ کا مقصد پورا کرنا غلطی ہے

نیست درمانش بجز جوع و عطش

نفس کا علاج بھوک اور پیاس کے علاوہ نہیں ہے

چوں شتر در رہ در آی و بارکش

اونٹ کی مانند راہ خدا میں آئے اور (اطاعت) کا بوجھ اٹھائے

بارِ ایزد را بجاں باید کشید

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا بوجھ زندگی کو کھینچنا چاہیے

ہر کہ گردن می کشد زیں بارہا

جسنے اس بارِ اطاعت سے سرکشی اختیار کی

چوں شتر مرغ آنکہ از بارش گریخت

شتر مرغ کی طرح بارِ اطاعت سے بھاگنے والا

ہر کہ بارش را تحمل می کند

جو اطاعتِ ربانی کا بوجھ اٹھاتا ہے

کردہ بار امانت را قبول

انسان نے بارِ امانت کو قبول کیا

لیک طعمش تلخ و بویش ناخوش ست

کہ اسکا مزہ کڑوا اور ناخوشگوار بو ہے

لیک اندر معصیت چستی کند

مگر معصیت و نافرمانی میں چستی سے کام لیتا ہے

ہر چہ فرماید خلافِ آں کنی

جو کچھ یہ کہے اسکے خلاف کرو

زانکہ دشمن را بپروردن خطاست

کیونکہ دشمن کی پرورش ہی غلط ہے

تا کہ سازی رام اندر طاعتش

تاکہ یہ مطیع و فرمانبردار ہوکر رہے

بارِ طاعت بر درِ جبار کش

(اور) فرمانبرداری کا بوجھ اٹھاکر بارگاہِ ربانی تک لیجائے

ورنہ ہمچو سگ زباں باید کشید

ورنہ کتے کی مانند ہانپنا ہوگا

باشد از نفریں برو انبارہا

اس پر (بالآخر) نفرت کا بوجھ ہوگا

از گلستانِ حیاتش پر بریخت

گلستانِ حیات (جنت)، نہ پہونچ سکا

در جہاں جانش تجمل می کند

(دنیا میں بھی) اپنی زندگی خوبصورت وطلاوز بناتا ہے

از کشیدن پس نباید شد ملول

لہذا یہ بارِ امانت اٹھانےسے نجیدہ نہ ہونا چاہیئے

کردۂ بار امانت را قبول
انسان نے بارِ امانت کو قبول کیا[1]

از کشیدن پس نباید شد ملول
لہٰذا یہ بارِ امانت اٹھانے سے رنجیدہ نہ ہونا چاہئے

روزِ اوّل خود فضولی کردۂ
ازل میں خود فضولی (انسان) نے بارِ امانت اٹھایا

واں فضولی از جہولی کردۂ[2]
اور پھر اس فضولی نے نادانی کا مظاہرہ کیا

جنبشے کن اے پسر غافل مباش
اے لڑکے غافل نہ ہو عبادت میں لگ جا

چوں بلیٰ گفتی بہ[3] تن تنبل مباش
جب تونے "ہاں" کہا ہے تو جسم کو کاہلی میں مبتلا نہ کر

ہر کہ اندر طاعتش کسلاں بود
اطاعت گذاری میں سستی برتنے والے کا انجام

حاصلش گمراہی و خذلاں بود
گمراہی اور رسوائی ہے

وقتِ طاعت تیز رو چوں باد باش
اطاعت کے وقت ہوا کی طرح تیز ہو جا

وز ہمہ کارِ جہاں آزاد باش
اور دنیا کے سارے کاموں سے یکسو ہو جا

راہِ پُرخوف ست و دزداں در کمیں
راہ خطرناک ہے اور چور گھات میں ہیں

رہبرے بر تا نمانی بر زمیں
کسی راہبر[4] کا ہاتھ تھام لے تاکہ تو زمین[5] پر نہ رہے

منزلت دور ست و بارت بس گراں
تیری منزل دور ہے اور بوجھ زیادہ ہے

کوششے کن پس نمانی از دگراں
کوشش کر تاکہ اوروں سے پیچھے نہ رہے

ہر کہ در رہ از گراں باراں بود
جو شخص راستہ میں گرانبار[6] ہوتا ہے

ہر دمش از دیدہ چوں باراں بود
ہر وقت اسکی آنکھ سے بارش کی طرح آنسو برستے ہیں

لاشۂ داری سبک کن بارِ خویش
گدھا کمزور ہے اپنا بوجھ ہلکا کر

ور نہ در رہ سخت بینی کارِ خویش
راستہ میں تیرا کام بے حد خراب ہو گا

چیست بارت؟ جیفۂ دنیائے دوں
تیرا بوجھ کیا ہے؟ ذلیل دنیا کی لاش (کا بوجھ)

کز پئے آں گشتۂ خوار و زبوں
کس لئے اسکی خاطر ذلیل و خستہ حال ہو جائے



## در بیانِ ترکِ خودرائی و خودستائی



خود رائی اور خودستائی کے ترک کا بیان

[1] قرآن کریم کی آیت انا عرضنا الامانۃ سے وحملها الانسان کیجانب پورے شعر میں اشارہ کیا گیا ہے ۱۲
[2] انہ کان ظلوماً جہولاً (الآیۃ) ۱۲
[3] عہد الست "قالو بلیٰ" کیجانب اشارہ ہے ۱۲
[4] عبادت سے منہ نہ موڑو ۱۲
[5] مرشد کامل ۱۲
[6] معرفت خداوندی سے محروم نہ رہے ۱۲
[7] زیادہ بوجھ اٹھائے ہوئے ۱۲

سرچہ آرائی بدستار اے پسر

اے لڑکے سر کو عمامہ سے کیا آراستہ کرتا ہے

تا نگیری ترکِ عزّ و مال و جاہ

جسوقت تک (دنیوی) عزت و مال و مرتبہ (کا خیال) ترک

نیست مردی خویش را آراستن

خود کو آراستہ کرنیوالا مرد (مردِ خدا) نہیں ہے

نیست بر تن بہتر از تقویٰ لباس

جسم پر تقویٰ و پارسائی سے بہتر کوئی لباس نہیں ہے

ہر کہ او در بندِ آرائش بود

جسم کے سنوارنے ہی میں ڈوبا رہنے والا

عاقبت جز نامرادی نبودش

انجام کار اسے سوائے نامرادی[3] کے کچھ نہیں ملتا

خودستائی پیشۂ شیطاں بود

اپنے منہ سے اپنی تعریف شیطان کا طریقہ ہے

گفت شیطاں من ز آدم بہترم

شیطان نے کہا کہ میں آدمؑ سے بہتر ہوں[5]

از تواضع خاک مردم می شود

تواضع کے باعث مٹی (بھی) انسان بنجاتی ہے[6]

رانده شد ابلیس از مستکبری

شیطان غرور کے باعث راندۂ درگاہ ربانی ہوا

تا توانی دل بدست آر اے پسر

اے لڑکے[1] ہوسکے تو کسی کا دل[2] موہ لے

از ہمہ بر سر نیائی چوں کلاہ

سر کے کلاہ (ٹوپی) کیطرح سب سے ممتاز نہ ہوگا

قصدِ جاں کرد آنکہ او آراست تن

جس نے جسم کو سنوارا اسنے اپنی روح ہلاک کر دی

در تکلف مرد را نبود اساس

مرد کیلئے تکلفات باعث مضبوطی و پائیداری نہیں

در جہاں فرزندِ آسائش بود

دنیا میں آرام و آسائش کا مبتلا (خوگر) ہوجاتا ہے

بہرۂ از عیش و شادی نبودش

اسے عیش و نشاط کا کوئی حصہ حاصل نہیں ہوتا

ہر کہ خود را کم زند مرد آں بود

مرد اور بڑا وہ ہے جو عاجزی[4] پسند ہو

تا قیامت گشت ملعوں لاجرم

تو قیامت تک کیلئے ملعون ہو گیا

نورِ نار از سرکشی گم می شود

آگ کا نور[7] سرکشی[8] کے باعث گم ہوجاتا ہے

گشت مقبل آدم از استغفری

اور حضرت آدم علیہ السلام استغفار کی بنا پر بانصیب ہوئے

۱؎ اس کے بجائے ۱۲

۲؎ اس کے کام آ کر ۱۲

۳؎ فضلِ ربانی سے محروم ہی ۱۲

۴؎ منکسر مزاج ہو ۱۲

۵؎ کہ میں آگ سے پیدا کیا گیا ہوں اور آدمؑ مٹی سے ۱۲

۶؎ ترقی نصیب ہوتی ہے ۱۲

۷؎ شعلہ کی لپٹ ۱۲

۸؎ سر ابھارنے والا ۱۲

| | |
|---|---|
| شد عزیز آدمؑ چو استغفار کرد | خوار شد شیطاں چو استکبار کرد |
| حضرت آدمؑ استغفار کے سبب (اللہ تعالیٰ) کے پیارے ہو گئے | شیطان غرور کی بنا پر ذلیل ہوا |
| دانہ پست افتد زبردستش کنند | خوشہ چوں برسر کشد پستش کنند |
| دانہ پست ہوتا ہے تو ابھارا جاتا ہے | (اور) خوشہ کو سر ابھارنے کی بنا پر توڑ لیتے ہیں |



## در بیانِ آثارِ ابلہاں

بیوقوفوں کی علامتوں کا بیان



| | |
|---|---|
| چار چیز آمد نشانِ ابلہی | با تو گویم تا بیابی آگہی |
| چار چیزیں بیوقوفی کی علامت ہیں | میں تجھے بتاتا ہوں تاکہ تو آگاہ ہو جائے |
| عیب خود را بدنہ بیند در جہاں | باشد اندر جستنِ عیب کساں |
| دنیا میں اپنے عیب کو عیب نہ سمجھنا[1] | (اور) دوسروں کے عیب کی جستجو میں رہنا |
| تخمِ بخل اندر دلِ خود کاشتن | آنگہ امیدِ سخاوت داشتن |
| اپنے دل میں بخل[2] کا بیج بونا | اور اس کے ساتھ[3] سخاوت کی امید رکھنا |
| ہر کہ خلق از خُلق او خوشنود نیست | ہیچ قدرش بر درِ معبود نیست |
| جس کے اخلاق سے مخلوق خوش[4] نہ ہو | درِ معبود اور بارگاہِ ربانی میں اسکی کوئی قدر و قیمت نہیں |
| ہر کہ او را پیشہ بدخوئی بود | کارِ او پیوستہ بدروئی بود |
| جس شخص کا وطیرہ ہی بداخلاقی و تلخ مزاجی ہو | اسکا کام بدروئی و خرابی ہمیشہ ہی وابستہ ہوتا ہے |
| خوئے بد در تن بلائے جاں بود | مردمِ بدخو نہ از انساں بود |
| بری عادت جسم و روح کیلئے وبال ہوتی ہے | بری عادت والے شخص کا شمار انسانوں میں نہیں ہوتا |
| بخل شاخے از درختِ دوزخ است | وانِ بخیلک از سگانِ مسلخ است |
| کنجوس دوزخ کے درخت کی ایک شاخ ہے | حقیر کنجوس مذبح کا کتا ہے |

[1] زمین میں پہونچتا ہے ۱۲ [2] کنجوس ہونا اور کسی کے کام نہ آنا ۱۲ [3] دوسروں ۱۲ [4] بداخلاق ہو ۱۲ [5] انجام خراب ہوتا ہے ۱۲

روئے جنت را کجا بیند بخیل

جنت کا چہرہ بخیل کہاں دیکھے گا [۱]

پشۂ افتادہ زیرِ پائے پیل

ہاتھی کے پاؤں کے نیچے آیا ہوا مچھر ہے

باش از بخلِ بخیلاں بر کراں

بخیلوں کے بخل سے کنارہ کش (اور یکسو) رہ

تا نباشی از شمارِ ابلہاں

تاکہ تیرا شمار بے وقوفوں میں نہ ہو



## در بیانِ عافیت

عافیت کا بیان



ز بلا تا رستہ گردی اے عزیز

اے عزیز مصیبت سے چھٹکارہ کی راہ

باز باید داشتن دست از دو چیز

دو چیزوں سے بے تعلق رہنا ہے

رو تو دست از نفس و دنیا باز دار

زندگی نفس اور دنیا سے الگ ہو کر گزار

تا بلا ہا را نباشد با تو کار

تاکہ تجھے مصیبتوں کا سامنا نہ ہو

گر بحرص و آز گردی مبتلا

اگر حرص و ہوس میں مبتلا ہوگا

با تو رو آرد ز ہر سو صد بلا

تو تجھ پر ہر طرف سے مصیبتوں کی یلغار ہوگی

آنکہ نبود ہیچ نقدش در میاں

جسکی ہمیانی میں نقدی (روپیہ پیسہ) نہ ہو

ہر کجا باشد بود اندر اماں

جہاں بھی ہوگا محفوظ رہے گا [۲]

نفس و دنیا را رہا کن اے پسر

اے لڑکے نفس و دنیا کا راستہ چھوڑ دے [۳]

تا رہی از ہر بلا و ہر خطر

تاکہ ہر مصیبت اور ہر خطرہ سے نجات مل جائے

اے بسا کس کز برائے نفسِ زار

بہت سے لوگ ذلیل و حقیر نفس کی خاطر

در بلا افتاد و گشت از غم نزار

مصیبت میں مبتلا ہوئے اور غم سے نڈھال ہو گئے

از برائے نفس مرغِ نامراد

نفس کی خاطر نامراد پرند (انسان)

آمد و در دامِ صیاد اوفتاد

آکر شکاری کے جال میں پھنس گیا

[۱] داخلہ کہاں نصیب ہوگا

[۲] کوئی گزند نہ پہونچا سکے گا

[۳] بے نیاز ہو جا

تا دلت آرام یابد اے پسر
اے لڑکے تاکہ تیرا دل آرام پائے

بود و نابودِ جہاں یکسر شمر
دنیا کے (مال وغیرہ کے) ہونے نہ ہونے کو برابر سمجھ

از عذابِ قہرِ حق ایمن مباش
عذاب خداوندی سے بے خوف نہ ہو

در پئے آزارِ ہر مومن مباش
کسی مومن (مسلم بھائی) کی تکلیف کے درپے نہ ہو

در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس
مصیبت میں کسی سے مدد طلب نہ کر

زانکہ نبود جز خدا فریاد رس
اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی فریاد رس نہیں

ہر کرا رنجاندهٔ عذرش بخواہ
جسکو تجھ سے تکلیف پہونچی ہو اس سے معذرت کرلے

تا نباشد خصمِ تو در عرصہ گاہ
تاکہ قیامت کے میدان میں کوئی تیرا دشمن اور مخالف نہ ہو

گر غنا خواہد کسے از ذو المنن
اگر لوگوں کا احسان مند ہونے سے بچنا چاہے

در قناعت می توانش یافتن
تو جتنا میسر ہو اسی پر قناعت کر

لہ اور کام حوال
نہ کرے ۱۲



## در بیانِ عقلِ عاقلاں

عقلمندوں کی عقل کا بیان



ہر کرا عقل ست و دانش ای عزیز
اے عزیز! جو صاحب عقل و دانش ہے

دور باید بودنش از چار چیز
اسے چار چیزوں سے دور رہنا چاہئے

کارِ خود با ناسزا نکند رہا
اپنا کام نااہل کے سپرد نہ کرے

مردمی نکند بجائے ناسزا
نالائقی پر اظہار شرافت نہ کرے لہ

عقل داری میلِ بدکاری مکن
تو صاحب عقل ہو تو بدکاری کی طرف مائل نہ ہو

زیں چو بگذشتی سبکساری مکن
بدکاری کے ارتکاب سے خود کو ہلکا نہ کر

ہر کرا از حلم دل روشن بود
جسکا دل بردباری سے روشن ہو

در زمانہ با صلاحِ تن بود
(وہ) زمانہ میں سلامتی و تندرستی (جسم زور روح) کیساتھ رہتا ہے

تا شوی پیش از ہمہ از روزگار
جہاں تک ہو زمانہ والے کے سامنے

دست بر نان و نمک بکشادہ دار
کھلانے پلانے کا ہاتھ کشادہ رکھ[1]

تا تو باشی در زمانہ داد گر
تاکہ تو زمانہ میں منصف مشہور ہو

زیر دستاں را نکو دار اے پسر
اے لڑکے کمزوروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کر

ہر کہ بر پندِ خود آمد استوار
جو نصیحت پر خود (بھی) عمل پیرا ہو

پندِ او را دیگراں بندند کار
اسکی نصیحت پر دوسرے عمل کرتے ہیں

ہر کہ از گفتارِ خود باشد ملول
جسکی گفتگو خود اسے ملول و غمزدہ کرتی ہو

قولِ او را دیگراں نکنند قبول
اسکا قول دوسرے قبول نہیں کرتے[2]

ہر چہ باشد در شریعت ناپسند
جو چیز شریعت میں[3] پسندیدہ نہ ہو

دور باش از وے چو ہستی ہوشمند
عقلمند ہے تو اس سے دوری اختیار کر

تا صوابِ کار بینی سر بسر
تاکہ مکمل طور پر کام ٹھیک و درست ہو

بر مرادِ خود مکن کار اے پسر
(واسطے) اے لڑکے اپنی مراد[4] پر عمل پیرا نہ ہو



## در بیانِ رستگاری
چھٹکارے کا بیان



ہست بیشک رستگاری در سہ چیز
تین چیزیں بلاشبہ (عذاب سے) چھٹکارے کا باعث ہیں

با تو گویم یاد گیرش اے عزیز
اے عزیز میں تجھسے یاد رکھنے کیلئے کہتا ہوں

زاں[1] یکے ترسیدن ست از ذوالجلال
ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کا خوف ہے

دوم[2] آمد جستن قوتِ حلال
دوسرے حلال روزی کی تلاش

سومی[3] رفتن بود بر راہِ راست
تیسرے راہ راست پر چلنا[4]

رستگار است آنکہ ایں خصلت وراست
جسے یہ خصلت میسر ہو وہ ٹھیک راہ پر ہے[5]

[1] سخاوت سے کام لے ۱۲
[2] قابلِ قبول و عمل نہیں سمجھتے ۱۲
[3] نگاہِ شریعت میں ۱۲
[4] نفسانی خواہش ۱۲
[5] راہِ شریعت ۱۲
[6] اور نجات یافتہ ہے ۱۲

گر تواضع پیش گیری اے جواں
اگر اے جوان تو اضع اختیار کرے

دوست دارندت ہمہ خلقِ جہاں
تو تو سارے عالم کا محبوب ہو جائے

سر مکن در پیشِ دنیا دار پست
دنیا دار کے آگے سر نہ جھکا

ور کنی بیشک رود دینت ز دست
اگر جھکائے گا تو تیرا دین ہاتھ سے جاتا رہیگا

ہر کہ او از حرص دنیا دار شد
جس نے حرص کے باعث دنیا داری اختیار کی

بیگماں از وے خدا بیزار شد
بلاشبہ اس سے اللہ تعالیٰ بیزار ہو گیا

بہر زر مستائے دنیا دار را
دنیا دار کی دولت کیخاطر[1] تعریف و ستائش مت کر

تا چہ خواہی کردن ایں مردار را
اس دنیوی مال و دولت کا کیا کرے گا

مُردگانند اغنیائے روزگار
دنیا (زمانہ) کے مالدار گویا، مردے ہیں

اے پسر با مُردگاں صحبت مدار
اے لڑکے مردوں کی ہمنشینی اختیار نہ کر

مال و زر بیحد بدست آوردہ گیر
مال و دولت خواہ کتنی بھی اکٹھی کرے

بعد ازاں در گورِ حسرت بردہ گیر
اسکے بعد اسکی حسرت[2] و آرزو قبر میں ساتھ جائیگی



## در بیانِ فضیلتِ ذکر
ذکر کی فضیلت کا بیان



باش دائم اے پسر در یادِ حق
اے لڑکے اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہمیشہ لگا رہ

گر خبر داری ز عدل و دادِ حق
اگر تو اللہ تعالیٰ کے عدل و انصاف سے آگاہ ہے

زندہ دار از ذکر صبح و شام را
صبح و شام کو ذکر خداوندی سے زندہ رکھ[3]

در تغافل مگذر ایں ایام را
ایام حیات غفلت میں نہ گذار

یادِ حق آمد غذائے روح را
ذکر خداوندی روح کیلئے غذا ہے

مرہم آمد ایں دلِ مجروح را
(اور) زخمی دل کا مرہم ہے

۱ حصول دولت
۲ بالآخر
۳ کہ یہ حیات
بخشش ہے

یادِ حق گر مونسِ جانت بود
اللہ تعالیٰ کی یاد اگر تیری رفیقِ جان ہو جائے
گر زمانے غافل از رحماں شوی
اگر ایک وقت تک اللہ تعالیٰ[1] سے غافل ہے
مومنا ذکرِ خدا بسیار گوی
اے مومن اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کر
ذکر را اخلاص می باید نخست
اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے شرطِ اوّل اخلاص ہے
ذکر بر سہ[3] وجہ باشد بے خلاف
ذکر کے بالاتفاق تین طریقے ہیں
عام را نبود بجز ذکرِ زباں
عام لوگوں کا ذکر محض زبان سے ہوتا ہے
ذکرِ خاص الخاص ذکرِ سِر بود
اللہ کے مخصوص بندوں کا ذکر پوشیدہ[2] ہوتا ہے
ذکر بے تعظیم گفتن بدعت است
عظمتِ ربانی کا پورا دھیان نہ رکھتے ہوئے ذکر اللہ بدعت و گناہ ہے
ہست مر ہر عضو را ذکرے دگر
ذکرِ چشم از خوفِ حق بگریستن
آنکھ کا ذکر خوفِ خداوندی سے رونا ہے
یاریِ ہر عاجز آمد ذکرِ دست
ہاتھ کا ذکر یہ ہے کہ ہر عاجز کی مدد کرے

کے ہوائے کاخ و ایوانت بود
تو محلوں کی خواہش و آرزو باقی نہ رہے
اندراں دم ہمدمِ شیطاں شوی
تو تو اسی وقت شیطان کا ساتھی ہو جائیگا
تا بیابی در دو عالم آبروی
تاکہ تجھے دونوں جہان میں عزت و آبرو نصیب ہو
ذکر بے اخلاص کے باشد درست
اخلاص سے خالی ذکر غلط (و بے سود) ہوتا ہے
تو ندانی ایں سخن را از گزاف
تو یہ بات بے سود نہ سمجھ
ذکرِ خاصاں باشد از دل بیگماں
(اور) خواص کا ذکر بلاشبہہ دل سے ہوتا ہے
ہر کہ ذاکر نیست او خاسر بود
ذکر نہ کرنے والا شخص[4] ٹوٹے میں رہتا ہے
و اندراں یک شرط دیگر حرمت است
ذکر اللہ کی شرط اسکا (پورا) احترام (بھی) ہے
ہفت اعضا ہست ذاکر اے پسر
باز در آیاتِ او نگریستن
پھر آیاتِ ربانی میں غور و فکر کرنا ہے
ذکرِ پا خویشاں زیارت کردن است
(اور) پاؤں کا ذکر اپنوں کی ملاقات ہے

[1] اللہ تعالیٰ کی یاد سے ۱۲
[2] روحانی ۱۲
[3] آخرت کے اعتبار سے ۱۲
[4] اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں ۱۲

استماعِ قولِ رحمٰن ذکرِ گوش
تا توانی روز و شب در ذکر کوش

کان کا ذکر فرمانِ رب سننا ہے
دن اور رات میں جس قدر ہو سکے ذکر میں مصروف رہ

اشتیاقِ حق بود ذکرِ دلت
کوش تا ایں ذکر گردد حاصلت

دل کا ذکر اللہ تعالیٰ کا اشتیاق ہے
اسکی سعی کر تاکہ تجھے یہ ذکر میسر ہو جائے

آنکہ از جہل ست دائم در گناہ
کے حلاوت یابد از ذکرِ اِلٰہ

جو شخص نادانی کی بنا پر ہمیشہ گناہ میں مبتلا رہتا ہے
اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اسے کب حلاوت نصیب ہو سکتی ہے

خواندنِ قرآں بود ذکرِ لساں
ہر کرا ایں نیست ہست از مفلساں

زبان کا ذکر تلاوتِ قرآن ہے
جسے یہ دولت حاصل نہیں مفلسوں میں اسکا شمار ہے

شکرِ نعمتہائے حق می کن مدام
تا کند حق بر تو نعمتہا مدام

ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کر
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے ہمیشہ نعمتوں سے نوازتا رہے

حمدِ خالق بر زباں دار اے پسر
عمر تا برباد ندہی سر بسر

اے لڑکے اللہ تعالیٰ کی تعریف وردِ زبان رکھ
تاکہ تیری عمر بالکل ضائع و برباد نہ ہو

لب مجنباں جز بذکرِ کردگار
زانکہ پاکاں را ہمیں بود ست کار

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ ہونٹ مت ہلا
اسلئے کہ نیک لوگوں کا یہی طریقہ رہا ہے

## در بیانِ عملِ چار چیز

چار چیزوں پر عمل کا بیان

بر ہمہ کس نیک باشد چار چیز
با تو گویم یاد گیرش اے عزیز

چار چیزیں سب کیلئے بہتر ہیں
اے عزیز (محبوب) میں تجھسے کہتا ہوں اسے یاد رکھ

اوّل آں باشد کہ باشی داد گر
ہم ز عقلِ خویش باشی با خبر

پہلے یہ کہ تو منصف ہو
اپنی عقل[1] سے بھی آگاہ ہو

[1] عقل سے کام لینے کے طریقہ سے بھی آگاہ

باشکیبائی تقرب کردن ست

صبر سے کام لیکر بارگاہ ربانی میں تقرب حاصل کرنا

حرمت مردم بجا آوردن ست

لوگوں کی عزت بجا لانا



## دربیان خصلت ذمیمہ

بری خصلت کا بیان



چار چیز دیگر اے نیکو سرشت

اے اچھی فطرت والے چار چیزیں اور ہیں

ہست از جملہ خلائق نیک زشت

جو کل مخلوقات میں سے بدترین ہیں

زاں چہار اول حسد کینہ بود

ان چار میں پہلی کینہ پروری ہے

زاں گذشتہ عجب و خود بینی بود

پھر غرور و خود بینی (خود ستائی) ہے

خشم را دیگر فرو نا خوردنست

تیسری لوگوں پر غصہ کا اظہار ہے

خصلت چارم بخیلی کردنست

چوتھی خصلت کنجوسی ہے

اے پسر گم گرد گرد ایں خصال

اے لڑکے ان خصلتوں کے اردگرد نہ گھوم[۱]

از برائے آنکہ زشت اند ایں فعال

کیونکہ یہ کام برے ہیں

غل و غش بگذار چوں زر پاک شو

میل کچیل[۲] چھوڑ کر سونے کیطرح پاک ہو جا

پیش ازاں کہ خاک گردی خاک شو

(مرنے اور) مٹی میں ملنے سے پہلے مٹی بنجا[۳]

حرص بگذار و قناعت پیشہ کن

حرص کو چھوڑ کر قناعت اختیار کر

آخر از مردن یکے اندیشہ کن

اور مرنے کے بارے میں سوچ[۴]

با محباں باش دائم ہمنشیں

ہمیشہ دوستوں کی ہمنشینی اختیار کر

تا توانی روئے اعدا را مبیں

جب تک ہو سکے دشمنوں کے چہرے مت دیکھ

۱ انہیں مت اپنا ۱۲
۲ کھوٹ اور کدورت ۱۲
۳ طریقہ تواضع اختیار کر ۱۲
۴ غور و فکر کر ۱۲



## دربیان سعادت و نصیحت

خوش نصیبی اور نصیحت کا بیان



برسعادت چار چیز آمد دلیل

چار چیزیں خوش نصیبی کی علامت ہیں

از سعادت ہر کرا باشد نشاں

جس شخص میں سعادت کی علامت ہو

ہر کرا باشد سعادت رہنمائے

جس شخص کی رہنما سعادت (نیک بختی) ہو

ہر کرا بخت و سعادت گشت یار

جسکے رفیق نصیب سعادت ہوں

گر تو خود نار ہوا را کشتہ

اگر تو نے خواہش کی آگ کو کچل دیا

گر بود با دوستاں تدبیر تو

اگر تیری مصلحت کے محور دوست ہوں

از سر خود ہر کہ کارے می کند

خود سری سے کام لینے والے شخص سے

دشمن خود را نباید زد تبر

اپنے دشمن کو تبر سے نہ مارنا چاہئے

تا توانی جور نا اہلاں بکش

جب تک ہو سکے نا اہلوں کے ظلم سہہ لے

چوں ترا آمد مقامے سازگار

جب تجھے کوئی مقام سازگار و موافق آجائے

در نصیحت آں کہ نپذیرد سخن

نصیحت اسے مت کر جو قبول نہ کرے

شرح ایں ہر چار بشنو اے خلیل

اے دوست ان چاروں کی شرح و تفسیر سن

باشدش تدبیر ہا با دوستاں

اسکی مصلحتوں کا محور دوست ہوتے ہیں

صبر دارد از جفائے ناسزائے

نالائقوں کے ظلم پر صبر کرتا ہے[1]

در جہاں باشد بدشمن سازگار

وہ دنیا میں دشمن کے ساتھ نبھالے گا[2]

داں کہ از اہل سعادت گشتہ

سمجھ لے کہ سعادت مندوں میں شامل ہو گیا

یار باشد دولت شبگیر تو

تو شب بیداری کی دولت تیری رفیق ہوگی

بخت و دولت زو فرار میکنند

نصیب اور دولت دونوں فرار اختیار کرتے ہیں

گر توانی کشت اورا با شکر

اگر ہو سکے تو شیرینی سے مار دے[4]

گر ہمی خواہی کہ یابی عیش خوش

اگر تو عیش و نشاط کا طلب گار ہے

بر نہ بندی رخت زانجا زینہار

تو وہاں سے ہرگز مت جا

با چنیں کس پند خود ضائع مکن

اسطرح اپنی نصیحت ضائع نہ کر

۱ے کرانہ سے مقصود لیکر عمل پیرا ہوتا ہے ۱۲ ۲ے یا اسے بھی اپنا موافق بنا لیگا ۱۲ ۳ے بجھا دیا ۴ے یعنی احسان کر کے مار دے ۱۲

خوئے بد را نیک کردن مشکل ست
جہد کردن بہرِ او بے حاصل ست

بری عادت کو اچھی عادت سے بدلنا مشکل ہے
اور اس کیلئے سعی لاحاصل ہے

بندہ را گر نیست در کارِ رضا
کے تواند باز گرداند قضا

بندہ اگر رضائے خداوندی کے کام میں مشغول نہیں
تو قضا و فیصلۂ ربانی کب ٹل سکتا ہے

ہر کہ او استیزہ با سلطاں کند
کارِ خود را سر بسر ویراں کند

بادشاہ کے ساتھ لڑنے والا
قطعاً اپنا نقصان کرتا ہے

ہر کہ او باغی شود از بادشاہ
روزِ او چوں تیرہ شب گردد تباہ

بادشاہ سے بغاوت کرنے والے شخص کا
دن (بھی) تاریک شب کی طرح تباہ ہو جاتا ہے



## در بیانِ علامتِ مُدبراں

بدنصیبی کی علامت کا بیان



چار چیز آمد نشانِ مُدبری
یاد گیرش گر تو روشن خاطری

چار چیزیں بدنصیبی کی علامت ہیں
اگر تیرا دل روشن ہے تو انہیں یاد رکھ

مُدبری باشد بابلہ مشورت
پیش بجاہل دادنِ سیم و زرت

بد بخت بے وقوف سے مشورہ کرتا ہے
اور جاہل و بے وقوف کو اپنا سونا چاندی دیتا ہے

ہر کہ پندِ دوستاں نکند قبول
در حقیقت مُدبر است آں بوالفضول

دوستوں کی نصیحت قبول نہ کرنے والا
حقیقت میں وہ بے ہودہ و بدنصیب ہے

ہر کہ از دنیا نگیرد عبرتے
ہست ازاں مُدبر جہاں را نفرتے

جو شخص دنیا سے عبرت حاصل نکرے
اس بدنصیب سے دنیا متنفر ہو جاتی ہے

مشورت ہر کس کہ با ابلہ کند
دیوِ ملعونش سبک گمرہ کند

بیوقوف سے مشورہ کرنیوالا شخص
اس کا شیطان اسے جلد گمراہ کرتا ہے

آنکہ مال و زر دہد با جاہلاں
آنچناں کس کے بود از مُقبلاں

ناد انوں کو مال و دولت عطا کرنے والا
نیک بختوں میں کب شمار ہو سکتا ہے

زر چو جاہل را ہمی آید بکف
میکند اسراف می سازد تلف

مال و دولت جب بیوقوف کے ہاتھ میں آتا ہی
تو فضول خرچی کرتا اور برباد کرتا ہے

نشنود از دوست مُدبر پند را
از جہالت بگسلد پیوند را

بدبخت دوست کی نصیحت نہیں سنتا
نادانی کے باعث تعلق ختم کر دیتا ہے

عبرتے گیر از زمانہ اے جواں
تا نباشی از شمارِ مُدبراں

اے جوان زمانہ سے عبرت حاصل کر
تاکہ تیرا شمار بدبختوں میں نہ ہو

ہر کرا از عقل آگاہی بود
نزدِ او ادبار گمراہی بود

جو شخص رموزِ عقل سے آگاہ ہو
اسکے نزدیک پیٹھ پھیرنا گمراہی ہے



## در بیانِ آنکہ چہار چیز را حقیر نباید شمرد

چار چیزوں کو حقیر نہ سمجھنے کا بیان



چار چیز آمد بزرگ و معتبر
می نماید خُرد لیکن در نظر

چار چیز بڑی اور قابلِ اعتبار ہیں
لیکن وہ دیکھنے میں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں

زاں یکے خصم ست و دیگر آتش ست
باز بیماری گزو دل ناخوش ست

انہیں سے ایک دشمن اور دوسری آگ ہے
پھر تیسری بیماری جس سے دل رنج محسوس کرتا ہے

چار می دانش کہ آراید ترا
ایں ہمہ تا خُرد ننماید ترا

چوتھی چیز عقل ہے جو تجھے سنوارتی ہے
ان سب کو تجھے چھوٹا نہ سمجھنا چاہئے

ہر کہ در چشمش عدو باشد حقیر
از بلائے او کند روزی نفیر

جس شخص کی نگاہ میں دشمن حقیر[۱] ہو
اسے ایک دن اسکی وجہ سے بھاگنا پڑے گا[۲]

۱ے اہمیت نہ د...
۲ے نقصان اٹھا...
پڑے گا

ذرۂ آتش چو شد افروختہ — بینی از وے عالمے را سوختہ

آگ کا ذرہ (چنگاری) بھڑک کر — عالم کو جلا دیتا ہے

علم اگر اندک بود خوارش مدار — زانکہ دارد علم قدرِ بے شمار

علم خواہ تھوڑا ہو اسے ذلیل و حقیر مت سمجھ — اس لئے کہ علم بے انتہا لائق قدر ہے

رنجِ اندک را بکن غمخوارگی — ورنہ بینی عجز در بیچارگی

تھوڑی بیماری کا علاج کر لے — ورنہ یہ بیماری لاعلاج ہو جائیگی

دردِ سر را گر نجوید کس علاج — خوفِ آں باشد کہ برگردد مزاج

اگر کوئی دردِ سر کا علاج نہ کرے — تو دیوانہ ہو جانے کا اندیشہ ہے

باش از قولِ مخالف پُر حذر — پیش ازاں کز پا در آئی اے پسر

مخالف[1] بات سے احتیاط کر — اے لڑکے اس سے پہلے کہ تو اوندھا[2] ہو

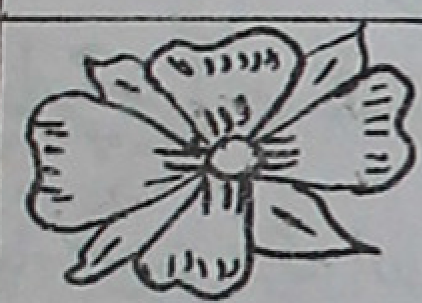
آتشِ اندک تواں کشتن بآب — وائے آں ساعت کہ گیرد التہاب

تھوڑی آگ پانی سے بجھائی جا سکتی ہے — ہائے وہ گھڑی کہ آگ لپٹیں مارنے[3] لگے



## در بیانِ مذمتِ خشم و غضب

غصہ کی برائی کا بیان



اے پسر ہر کس کہ دارد چار چیز — چار دیگر ہم شود موجود نیز

اے لڑکے جسمیں چار باتیں موجود ہوں — اسمیں چار[4] چیزیں اور بھی ہوں گی

عاقبت رسوائی آید از لجاج — خشم را نکند پشیمانی علاج

چڑھنا اور پیچھے پڑ جانا آخر کار باعث رسوائی ہو — غصہ کا علاج پشیمانی نہیں

بے گماں او کبر خیزد دشمنی — حاصل آید خواری از کاہل تنی

بلا شبہہ غرور دشمنی کو ابھارتا ہے — ذلت، کاہلی، و سستی و تن آسانی کے باعث نصیب ہوتی ہے

[1] اور فتنہ انگیز

[2] شکست کا منہ دیکھنا پڑے ۱۲

[3] پھر قابو پانا دشوار ہوتا ہے ۱۲

[4] یعنی پہلی چار سے ان کا چولی دامن کا ساتھ ہے ۱۲

چوں لجوجی درمیاں پیدا شود
پیچھے پڑ جانے کی خصلت کے باعث

بندہ از شومی او رسوا شود
آدمی اسکی نحوست سے رسوا ہو جاتا ہے

خشم خود را چونکہ راند جاہلے
جب جاہل کو غصہ آتا ہے

جز پشیمانیش نبود حاصلے
تو سوائے شرمندگی کچھ حاصل نہیں ہوتا

ہر کہ گشت از کبر بالا گردنش
جو شخص غرور کے باعث اپنا سر اونچا کرے

دوستاں گردند آخر دشمنش
آخرکار اس کے دوست بھی دشمن بنجاتے ہیں

کاہلی را ہر کہ سازد پیشۂ
جو شخص کاہلی کو اپنا وطیرہ بنالے

آید از خواری بپایش تیشۂ
اسکے پاؤں کو ذلت کا تیشہ نصیب ہوگا[1]

خشم خود را گر فرو نخورد کسے
اپنے غصہ پر قابو نہ پانے والا

عاقبت بیند پشیمانی بسے
انجام کار شرمندہ ہوتا ہے

ہر کہ او افتادہ و تن پرورست
پڑے رہنے اور تن پروری کا عادی

نیست آدم کمتر از گاؤ خرست
آدمی نہیں بلکہ گائے وبیل اور گدھے سے کمتر ہے

## در بیان بے ثباتی چہار چیز و پرہیز از آں
چار چیزوں کے ناپائیدار رہنے اور ان سے پرہیز کا بیان

چار چیز اے خواجہ کم دارد بقا
اے خواجہ (صاحب) چار چیزیں ناپائیدار اور جلد فنا ہونے والی ہیں

گوش دار اے مومن نیکو لقا
اے بظاہر اچھے مومن انہیں یاد رکھ

جور سلطاں را بقا کمتر بود
بادشاہ کے ظلم کو بقا کم[2] ہے

پس عتاب اصدقا کمتر بود
دوستوں کی ناراضی جلد ختم ہو جاتی ہے

دیگر آں مہرے کہ بینی از زناں
دوسرے عورتوں سے ظاہر ہونے والی محبت

بے بقا چوں صحبت ناجنس داں
بے میل شخص کی ہمنشینی کی طرح ناپائیدار ہوتی ہے

[1] رسوا ہوگا ۱۲
[2] کیونکہ ظلم کے باعث تختہ الٹ جاتا ہے ۱۲

بارعیت چوں کند سلطان ستم
بادشاہ جب رعایا پر ظلم پر کمر باندھتا ہے
مر اُورا باشد بقا در ملک کم
تو اسکی بادشاہت (سلطنت) جلد ختم ہو جاتی ہے

گر ترا از دوستاں آید عتاب
اگر تجھے دوستوں پر غصہ آئے گا
کم بقا باشد چو خطِ بر روئے آب
تو وہ پانی کی لکیر سے بھی جلد ختم ہو جائیگا

گرچہ باشد زن زمانے مہرباں
اگرچہ عورت (بیوی) ایک مدت تک مہربان رہے
چوں کم آید بہرہ بکشاید زباں
جب گھر کے خرچ کا معاملہ پیش آئیگا زبان کھولیگی[1]

چوں بنا جنساں نشیند آدمی
بے میل لوگوں کے پاس بیٹھنے والے آدمی کی
کمترک بنید ازیشاں ہمدمی
رفاقت کم سے کم اختیار کرنی چاہئے

زاغ چوں فارغ ز بوئے گل بود
کوا کیونکہ پھول کی خوشبو سے بےنیاز ہوتا ہے
نفرتش از صحبتِ بلبل بود
(تو) اسے بلبل کی ہمنشینی سے نفرت ہوتی ہے

صحبت ناجنس جاں کاہی بود
بے میل کی ہمنشینی روح کا گھلانا ہے
جملہ راز یں حال آگاہی بود
سب کو اس حالت و کیفیت سے آگاہ ہونا چاہیے

چوں ترا ناجنس آید در نظر
جب تجھے کوئی بے میل شخص نظر آئے
اے پسر چوں باد ازوے در گذر
اے لڑکے اس سے ہوا کی مانند گذر جا[2]

## در بیانِ آنکہ چہار چیز از چہار چیز کمال می باید
چار چیزوں میں چار چیزوں سے کمال پیدا ہونے کا بیان

چار چیز از چارِ دیگر شد تمام
چار چیزیں چار چیزوں سے مکمل ہوتی ہیں
چوں شنیدی یاد میدار اے غلام
اے لڑکے انہیں سنکر یاد رکھ

دانش مرد از خرد گیرد کمال
آدمی کی فہم عقل سے مکمل ہوتی ہے
از عمل دین ہمی یابد جمال
عمل سے تیرا دین خوب صورت بنجاتا ہے

[1] اور لڑنے لگیگی ۱۲
[2] احتراز کر ۱۲

دینت از پرہیز کامل می شود
تیرا دین پارسائی سے کامل ہوتا ہے

نعمت از شکر شامل می شود
شکر گذاری سے نعمت بڑھتی ہے

ہست دانش را کمالات از خرد
فہم و دانش عقل سے درجۂ کمالات حاصل کرتی ہے

بے عمل را اہلِ دیں کس نشمرد
بے عمل کو کوئی دیندار شمار نہیں کرتا

شکرِ نعمت را کمالے میدہد
نعمت کی شکر گذاری کمال بخشتی ہے

غافلاں را گوشمالے میدہد
غافلوں کو سزا دیتی ہے

شکر نا کردن زوالِ نعمت است
ناشکری کرنے سے نعمت زائل ہو جاتی ہے[1]

بہرۂ شاکر کمالِ نعمت است
نعمت مکمل طور پر ملنا شکر گذار کا حصہ ہے

علم را بے عقل نتواں کاربست
عقل کے بغیر علم بے سود ہے

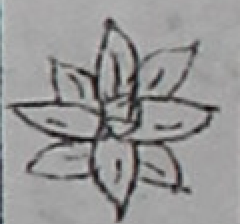
پیش بے عقلاں نمی باید نشست
بیوقوفوں کے سامنے نہ بیٹھنا چاہئے[2]

بے خرد دانش وبال ست اے پسر
اے لڑکے بے عقل کیلئے فہم و دانش وبال ہے

علم مرغ و عقل بال است اے پسر
اے لڑکے علم پرند اور عقل اسکے پر ہیں[3]

ہر کہ علمے دارد و نبود بر آں
جو شخص عالم ہو مگر علم پر عمل پیرا نہ ہو

از طریقِ عقل باشد بر کراں
تقاضائے عقل اس سے کنارہ کش ہوتا ہے



## در بیانِ آنکہ باز گردانیدن آں محالست
اس کا بیان جس کا واپس لوٹنا محال ہے



چار چیز ست آنکہ بعد از رفتنش
چار چیزیں ایسی ہیں کہ جنکے چلے جانیکے بعد

از محالات ست باز آوردنش
ان کا لوٹانا ناممکن ہے

چوں حدیثے رفت ناگہ بر زباں
جو بات اچانک زبان پر آ گئی

یا کہ تیرے جست بیروں از کماں
یا تیر کمان سے نکل گیا

[1] چھن جاتی ہیں ۱۲ [2] یعنی زانوئے تلمذ طے نہ کرنا چاہئے ۱۲ [3] کہ دونوں کا ہونا ضروری ہے ۱۲

بازچوں آرد حدیثِ گفتہ را
کہی ہوئی بات لوٹ نہیں سکتی
باز کے گردد چو تیر انداختی
جو تیر چلادیا وہ کب لوٹ سکتا ہے
ہر کہ بے اندیشہ گفتارش بود
بے سوچے سمجھے گفتگو کرنے والا
تا نہ گفتی می توانی گفتنش
جو بات کہی نہ ہو وہ کہہ سکتے ہیں

کس نہ گرداند قضائے رفتہ را
فیصلۂ ربانی کو لوٹانا کسی کے بس میں نہیں
ہمچنیں عمرت کہ ضائع ساختی
اسی طرح وہ عمر کیسے لوٹ سکتی ہے جو ضائع کردی (اگذرگئی)
پس ندامتہائے بسیارش بود
آخر بہت شرمندہ ہوتا ہے
چوں بہ گفتی کے توان نہفتنش
جو بات کہدی گئی وہ کیسے چھپ سکتی ہے



## دربیانِ غنیمت دانستنِ عمر
عمر کو غنیمت سمجھنے کا بیان



عمر را می داں غنیمت ہر نفس
ہر وقت اور ہر سانس عمر (زندگی) کو غنیمت سمجھ
ہیچ کس از خود قضا را رد نہ کرد
کوئی بھی فیصلۂ خداوندی کو لوٹا نہیں سکتا
ہر کہ می خواہد کہ باشد در اماں
جو شخص امان[1] میں رہنا چاہے
می سزد گر عمر را داری عزیز
بھی موزوں ہے بشرطیکہ بہ لحاظ عمر پیارے ہوں

چوں رود دیگر نیاید باز پس
جب گذر گئی پھر لوٹ کر نہیں آتی
ہر کہ راضی از قضا شد بد نہ کرد
فیصلۂ رب پر راضی ہونے والے نے برا نہیں کیا
مُہر می باید نہادن بر زباں
اسے اپنی زبان پر مہر لگا لینی چاہیے
چوں رود[2] پیشش نخواہی دید نیز
جب عمر ختم ہو جائیگی پھر کچھ (آگے پیچھے) نہ دیکھے گا[3]

[1] دینی و دنیوی پریشانیوں سے [2] چلا جائیگا [3] اور عمل و غور و فکر کا موقعہ ہاتھ سے نکل جائے گا



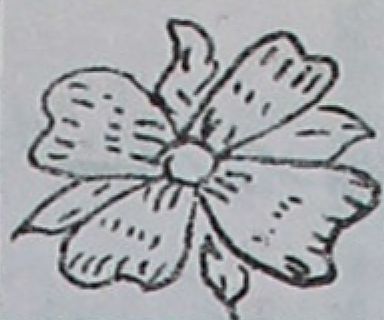
## دربیانِ خاموشی و سخاوت
خاموشی اور سخاوت کا بیان



حاصل آید چار چیز از چار چیز
چار چیزیں چار چیزوں کے ذریعہ حاصل ہوا کرتی ہیں
خامشی را ہر کہ سازد پیشۂ
جس نے خاموشی کو اپنی عادت بنا لیا
گر سلامت بایدت خاموش باش
اگر سلامتی مطلوب ہے خاموش رہا کر
از سخاوت مرد یابد سروری
سخاوت سے ہی آدمی کو سرداری نصیب ہوتی ہے
ہر کہ او شد ساکت و خاموش کرد
جس نے سکوت و خاموشی کو[۲] اپنایا
گر ہمی خواہی کہ باشی در اماں
اگر تو بھی امان و اطمنان کا طلبگار ہے
ہر کرا عادت شود جود و کرم
جو سخاوت و کرم کا عادی ہو جاتا ہے
ہر کہ کارِ نیک یا بد می کند
جو شخص بھلا یا برا کام کرتا ہے
اے برادر بندۂ معبود باش
اے بھائی اللہ تعالیٰ کا[۴] بندہ ہو جا
باش از بخلِ بخیلاں پُر حذر
کنجوسوں کی کنجوسی سے پرہیز کر

یاد گیر ایں نکتہ از من اے عزیز
اے عزیز! مجھ سے اس نکتہ کو یاد رکھ
گردد ایمن[۱] بود ش اندیشۂ
وہ ہر شکر سے محفوظ ہو گیا
گشت ایمن ہر کہ نیکی کرد فاش
وہ شخص محفوظ رہا جس نے علی الاعلان نیکی کی[۱]
شکر نعمت را دہد افزوں تری
نعمت کا شکر اسمیں اضافہ کرتا ہے
از سلامت کسوتے بر دوش کرد
سلامتی کا لباس اپنے کاندھے پر رکھا[۳]
رو نکوئی کن تو با خلقِ جہاں
تو زندگی مخلوقِ عالم کیساتھ بھلائی کرتے ہوئے گذار
در میانِ خلق گردد محترم
مخلوق کے درمیان قابلِ احترام ہوتا ہے
آں ہمہ می داں کہ با خود می کند
وہ سب اپنے ہی واسطے کرتا ہے
تا توانی با سخاؤ جود باش
جب تک ممکن ہو سخاوت سے کام لے
تا نہ سوزد مر ترا نارِ سقر
تاکہ تجھے دوزخ کی آگ نہ جلائے

[۱] اور بدی سے تائب ہوا ۱۲
[۲] اور شکر نعمت ۱۲
[۳] محفوظ و سلامت رہا ۱۲
[۴] صحیح معنی میں ۱۲



## در بیان چیزے کہ خواری آرد
ان چیزوں کا بیان جن سے ذلت نصیب ہوتی ہے



چار چیزت بر دہد از چار چیز
چار چیزیں چار چیزوں سے پھل دیتی ہیں

ہر کہ زو صادر شود ایں چار کار
جس سے یہ چار کام ظہور پذیر ہوں

چوں سؤال آورد گردد خوار مرد
سوال کریگا تو (یقیناً) آدمی ذلیل ہوگا

ہر کہ در پایان کارے ننگرد
جس شخص کی انجام پر نظر نہیں ہو گی

ہر کہ نکند احتیاطِ کار ہا
جو اپنے کاموں میں محتاط نہ ہوگا

ہر کہ گشت از خوئے بد ناسازگار
جو شخص بری عادت کی بنا پر لوگوں سے میل نہ کھاتا ہے

نشنود ایں نکتہ جز اہلِ تمیز
اس نکتہ کو اہلِ شعور کے علاوہ کوئی نہیں سنتا[1]

بیند او چار دگر بے اختیار
وہ مزید چار کاموں پر مجبور ہے[2]

ماند تنہا ہر کہ استخفاف کرد
وہ اکیلا ہی رہے گا جو دوسروں کی توہین کریگا

عاقبت روزے پشیمانی خورد
انجام کار ایک دن شرمندہ ہو گا

بر دلش آخر نشیند بار ہا
آخر کار اسکے دل پر (بہت سے کاموں کا) بوجھ ہوگا

دوستاں بیشک کنند از و فرار
بلا شبہ اس سے دوست راہِ فرار اختیار کرینگے

ا؎ توجہ نہیں کرتا ۱۲

۲؎ یعنی نتیجتاً ان دوسرے چار سے مجبور واسطہ پڑے گا ۱۲



## در بیان آنچہ آدمی را شکست آرد
ان چیزوں کا بیان جو آدمی کو شکست کا منہ دکھاتی ہیں



آدمی را چار چیز آرد شکست
چار چیزوں کی بنا پر آدمی شکست پاتا ہے

دشمنِ بسیار و وامِ بے شمار
دشمنوں کی کثرت اور بے حد قرض[3]

با تو گویم گوش دار اے حق پرست
اے حق پرست میں تجھ سے کہتا ہوں انہیں یاد رکھ

جرم بے حد و عیالِ پُر قطار
بے انتہا خطائیں اور کثیر العیالی

وائے مسکینے کہ غرقِ وام شد — ہر دمش از غصہ خوں آشام شد

ہائے وہ غریب و مسکین جو قرض میں ڈوب جائے[1] — وہ ہر وقت غصہ سے خون (کے گھونٹ) پیتا ہے

ہر کرا بسیار باشد دشمنش — خیرہ گردد ہر دو چشم روشنش

جس شخص کے دشمن بکثرت ہوں — اسکی آنکھیں بے نور ہو جاتی ہیں

ہر کرا اطفال بسیارش بود — در زمانہ زاری کارش بود

کثیر العیال شخص — زمانہ میں اسکا کام گریہ وزاری ہوتا ہے[2]



## دربیانِ صفتِ زناں وصبیان

عورتوں اور بچوں کی صفت کا بیان



چار چیز است از خطا ہا اے پسر — گوش دارش با تو گویم سر بسر

اے لڑکے چار چیزوں کا شمار خطا میں ہے — تجھ سے میں مکمل طور پر کہتا ہوں سے یاد رکھ

اوّل از زن داشتن چشم وفا — سادہ دل را بس خطا باشد خطا

اوّل عورت سے وفا کی امید رکھنا — یہ بے وقوف کی نری غلطی ہے

ایمنی ز ابلہ خطائے دیگر ست — صحبتِ صبیان از ینہا بدتر ست

بیوقوف پر اطمنان دوسری خطا ہے — بچوں کے (مسلسل) ساتھ رہنا اس سے بھی زیادہ بُرا ہے

چارمی از مکر دشمن ایمنی — کے کند دشمن بغیر از دشمنی

چوتھے دشمن کی مکاری سے مطمئن ہوجانا[3] — دشمن دشمنی کئے بغیر کب رہ سکتا ہے



## دربیانِ عطائے حق

ادائیگی حق کا بیان



چار چیز ست از عطا ہائے کریم — با تو گویم یاد گیرش اے سلیم

چار چیزوں کا شمار اللہ تعالیٰ کی عطا میں ہے — اے سلیم فطرت میں تجھ سے کہتا ہوں سے یاد رکھ

فرضِ حق اوّل بجا آوردن ست — والدین از خویش راضی کردن ست

اوّل اللہ تعالیٰ کے حق کا بجالانا ہے — (اور) ماں باپ کو اپنے سے راضی کرنا ہے

حکمِ دیگر چیست باشیطاں جہاد — چارمی نیکی بہ خلقِ نامراد

مزید حکم شیطان[1] کے ساتھ جہاد و نبرد آزمائی ہے — چوتھے نامراد[2] مخلوق کے ساتھ حسنِ سلوک ہے



## در بیان آنکہ عمر زیادہ کند

عمر میں اضافہ کرنے والی چیزوں کا بیان



می فزاید عمرِ مرد از چار چیز — این نصیحت بشنو اے جانِ عزیز

آدمی کی عمر چار چیزوں سے بڑھتی ہے — اے حیات کے پیارے یہ نصیحت سن

اوّل آوردن بگوش آواز خوش — وانگہے دیدن جمالِ ماہ وش

اوّل کان میں اچھی آواز کا پہونچنا — (پھر) کسی ماہرو کا جمال دیکھنا

سوم آمد ایمنی بر مال و جاں — می فزاید عمرِ مردم را ازاں

تیسرے مال و جان کا اطمینان — آدمی کی عمر ان سے بڑھتی ہے

آنکہ کارش بر مرادِ دل بود — در بقا افزونیش حاصل بود

جو کام آرزو کے مطابق ہو — اس سے عمر بڑھتی ہے



## در بیان آنکہ عمر را بکاہد

عمر کو گھٹانے والی چیزوں کا بیان



عمرِ مردم را بکاہد پنج چیز — یاد دارش چوں شنیدی اے عزیز

آدمی کی عمر پانچ چیزوں سے گھٹتی ہے — اے عزیز انہیں سنکر یاد رکھ

شد یکے زاں پنج در پیری نیاز — پس غریبی وانگہے رنج دراز

انہیں سے ایک بڑھاپے میں دنیا کی آرزو ہے — (اور مسلسل) مسافرت اور طویل زحمت

---

[1] نفس امارہ

[2] وغیرہ ۱۲ ۵ھ جسکی مراد پوری نہ ہوئی ہو ۱۲

ہر کہ او بر مردہ انداز د نظر
ہر وقت مُردوں کو دیکھنے والے

عمرِ او بیشک بکاہد اے پسر
کی عمر اے لڑکے بلاشبہ گھٹتی ہے

پنجم آمد ترس و بیم از دشمناں
پانچویں دشمنوں سے ڈرنے والا

عمر را اینہا ہمی دارد زیاں
اسکی عمر کو بھی اس خوف سے نقصان پہونچتا ہے

ہر کہ او را دشمناں ترساں بود
دشمن سے خوفزدہ شخص کی کیفیت

کارِ او لحظہ دیگر ساں بود
ھر لحظہ بدلتی رہتی ہے

از خدا ترس و مترس از دشمناں
اللہ تعالیٰ سے ڈر اور دشمنوں سے خوفزدہ نہ ہو

کز ہمہ دارد خدایت در اماں
اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان سب سے محفوظ رکھے گا

## در بیانِ باعث زوالِ سلطنت

سلطنت کے زوال کے سبب کا بیان

چار چیز آمد فسادِ پادشاہ
چار چیزیں بادشاہ کیلئے باعثِ خرابی ہیں

باتو می گویم و لے دارش نگاہ
میں تجھ سے کہتا ہوں انھیں یاد رکھ

اوّل[1] اندر مملکت جورِ امیر
اوّل سلطنت کے اندر سردار کا ظلم

دیگر آں غفلت کہ باشد در وزیر
دوسرے وزیر کی تغافل کیشی

رنج شہ باشد خیانت در دبیر
بادشاہ کیلئے میر منشی کی خیانت باعث رنج ہے

بد بود گر قوتے یابد اسیر
قیدی قوت پاکر بدی پر اتر آتا ہے

چوں کند در ملکِ شہ میرے ستم
جب بادشاہ کے ملک میں کوئی سردار ظلم کرتا ہے

پادشہ را زیں سبب باشد الم
بادشاہ کو اس سے رنج ہوتا ہے

چوں بود غافل وزیرِ بے خبر
وزیر بے خبر اور غفلت کیش ہو

ملکِ شہ از وے بود زیر و زبر
تو بادشاہ کا ملک برباد وتہ و بالا ہوجائے

---

[1] اور باعث نقصان ۱۲
[2] حدود سلطنت ۱۲

گر خلل در کاتبِ دیواں بود
اگر دفتر کا منشی درست (دامین) نہ ہو

عاقبت رنجِ دلِ سلطاں بود
انجام کار بادشاہ کے دل کیلئے رنج کا باعث ہوگا

گر اسیراں را شود قوت پدید
اگر قیدیوں کو قوت حاصل ہو جائے

در ولایت فتنہا گردد جدید
تو سلطنت میں نئے فتنے کھڑے ہو جائیں

چوں صلاحت در وجودِ شہ بود
بادشاہ اگر خود نیک (منصف) ہو

دستِ میراں از ستم کوتہ بود
تو سردار (بھی) ظلم سے دست کش ہو جائیں

گر نباشد واقف و دانا وزیر
اگر وزیر عقلمند اور سیاست و تدبیر سے آگاہ نہ ہو

پادشہ راز و بود رنجِ کثیر
بادشاہ کیلئے وہ بیحد باعث تکلیف بنجائے

گر ندارد شہ سیاست را بکار
اگر بادشاہ سیاست و تدبیر سے واسطہ نہ رکھے

ملک ویراں گردد از ہر نابکار
تو نااہلوں سے ملک ویران و برباد ہو جائے



## در بیان آنکہ آبرو نریزد

آبرو باقی رکھنے والی چیزوں کا بیان



دور باش از پنج خصلت اے پسر
اے لڑکے پانچ چیزوں سے دوری اختیار کر

تا نہ ریزد آبرویت در نظر
تاکہ لوگوں کی نگاہ میں تیری عزت و آبرو باقی رہے

اوّلاً کم گوئی با مردم دروغ
اوّل لوگوں سے جھوٹ نہ بول

زانکہ گردی از دروغست بیفروغ
اسلئے کہ جھوٹ بولنے سے تو بے وقعت ہو جائے گا

ہر کہ استیزہ کند با مہتراں
جو بڑوں کے ساتھ نبرد آزما ہو

آبروئے خود بریزد بے گماں
وہ بلا شبہہ اپنی عزت و آبرو گنواتا ہے

پیشِ مردم ہر کہ را نبود ادب
جو لوگوں کے سامنے مؤدب ہو کر آداب کا

گر بریزد آبرو نبود عجب
کوئی تعجب نہیں اگر اسکی عزت باقی نہ رہے

از سبکساراں مباش اے نیکخوی
کز سبکساری بریزد آبروی

اے اچھی عادت والے اوچھے آدمیوں میں سے نہ ہو
اسلئے کہ اوچھے پن سے وقعت و آبرو جاتی رہتی ہے

اے پسر با مہتراں کمتر ستیز
وز حماقت آبروئے خود مریز

اے لڑکے بڑوں کے ساتھ مت لڑ
اور نادانی سے اپنی آبروریزی خود نہ کر

گر بعالم آبرو می بایدت
دائماً خلق نکو می بایدت

اگر تو دنیا میں عزت و وقار کا طالب ہے
تو ہمیشہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کر

ہر کہ آہنگِ سبکساری کند
ز آبروئے خویش بیزاری کند

جو شخص اوچھا پن اختیار کرے
وہ اپنی آبرو کا خود مخالف ہے

جز حدیثِ راست با مردم مگوی
تا نگردد آبرویت آبجوی

لوگوں کے ساتھ صرف سچ بول
تا کہ تیری عزت نہر کا پانی نہ بنجائے[1]

از خلاف و از خیانت باش دور
تا بود پیوستہ در روئے تو نور

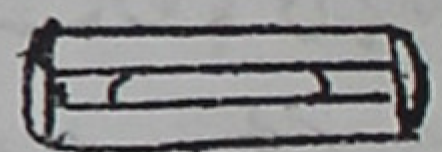
اختلاف اور خیانت سے دوری اختیار کر
تا کہ تیرا چہرہ نیکی کے باعث پُرنور و بارونق ہو جائے

گر ہمی خواہی کہ گویندت نکو
اے برادر ہیچ کس را بد مگو

اگر تو یہ چاہے کہ لوگ تجھے اچھا کہیں
تو اے بھائی کسی کو برا نہ کہہ

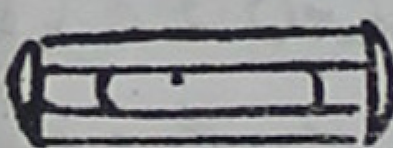
تا نباشی در جہاں اندوہگیں
از حسد در روزگار کس مبیں

تا کہ تو دنیا میں مغموم نہ ہو
(اسلئے) زمانہ میں کسی کے ساتھ حسد مت کر



## در بیانِ آنکہ آبرو بیفزائد

عزت و آبرو کو بڑھانے والی چیزوں کا بیان



می فزاید آبرو از پنج چیز
با تو گویم بشنو اے اہل تمیز

پانچ چیزوں سے عزت و آبرو بڑھتی ہے
میں تجھ سے کہتا ہوں اے باشعور سُن

[1] نے بے وقعت نہ ہو ۱۲

در سخاوت کوش گرداری غنا

اگر تو مالدار ہے تو سخاوت سے کام لے

تا فزاید آبرویت از سخا

تاکہ سخاوت کی وجہ سے تیری وقعت و آبرو بڑھ جائے

بردباری و وفاداری گزیں

بردباری اور وفاداری اختیار کر

زانکہ آب روئے افزاید ازیں

اسلئے کہ ان سے زندگی کے چہرے کی رونق بڑھتی ہے

ہر کہ او بر خلق بخشاید ہمی

جو مخلوق کے ساتھ سخاوت کرتا ہے

بیشک آب روئے افزاید ہمی

بلاشبہ وہ چہرہ کی آب بڑھاتا ہے

چوں بکار خویش حاضر بودہ

اپنے کام (سخاوت) کو انجام دینے والا

آبروئے خویش را افزودہ

اپنی آبرو میں اضافہ کرتا ہے

از سخاوت آبرو افزوں شود

سخاوت سے آبرو وقعت میں اضافہ ہوتا ہے

وز بخیلی بے خرد ملعوں شود

اور بیوقوف کنجوسی کی وجہ سے ملعون ہوتا ہے

ہر کہ بر خلق بخشائش بود

جس شخص کی مخلوق پر بخششیں ہوں

آبروئے او ور افزایش بود

اسکی عزت و آبرو بڑھتی ہے

باش دائم بردبار و باوفا

ہمیشہ بردبار اور باوفا رہ

تا بروئے خویش بینی صد ضیا

تاکہ تجھے اپنا چہرہ زیادہ سے زیادہ پُر نور نظر آئے

تا بماند رازت از دشمن نہاں

تاکہ تیرا راز دشمنوں سے پوشیدہ رہے

سر خود با دوستاں کمتر رساں

اپنے راز کا دوستوں پر بھی اظہار نہ کر

تا نگردی پیش مردم شرمسار

تاکہ تو لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہو

آنچہ خود ننہادہ باشی بر مدار

اپنے رکھے ہوئے کے علاوہ کو نہ اٹھا

اے برادر پردۂ مردم مدر

اے بھائی لوگوں کی پردہ دری مت کر

تا ندرد پردہ ات شخصے دگر

تاکہ کوئی شخص تیری پردہ دری نہ کرے ۱۲

باہوائے دل مکن زنہار کار
خواہش سے کوئی سروکار نہ رکھ

تازیانت باشد اے خواجہ دراز
تیری زبان اے خواجہ (صاحب) کب تک دراز رہیگی

قدرِ مردم راشناس اے محترم
اے قابلِ احترام لوگوں کی قدر شناسی کر

ہر کرا قدرے نباشد در جہاں
جسکی دنیا میں قدر و وقعت نہ ہو

از قناعت ہر کرا نبود نشاں
جسے کچھ بھی قناعت نصیب نہ ہو

بر عدوّے خویش چوں یابی ظفر
جب اپنے دشمن پر فتح حاصل کرے

دائماً می باش از حق ترسگار
ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ

با تواضع باش و خو کن با ادب
تواضع اختیار کر اور ادب کو عادت بنا

بردباری جوی و بے آزار باش
بردباری تلاش کر اور کسی کو مت ستا

صبر و علم و حلم تریاقِ دل اند
صبر، علم اور بردباری دل کے لئے تریاق ہیں

تا نیارد پس پشیمانیت بار
تاکہ بعد میں تجھے شرمندگی کا پھل نہ ملے

دست کوتہ دار ہر جانب متاز
ہاتھ کھینچ لے اور ہر طرف مت گھما

تا شناسد دیگرے قدرے تو ہم
تاکہ دوسرے لوگ بھی تیری قدر پہچانیں

زندہ مشمارش کہ ہست از مردگاں
اسے زندہ نہ سمجھو کیونکہ وہ مردوں میں سے ہے

کے توانگر سازدش مالِ جہاں
اسے دنیوی مال کیسے مالدار بنا سکتا ہے

عفو پیش آر و ز جرمش در گذر
تو اسے معاف کر دے اور اس سے درگذر کر

نیز باش از رحمتش امیدوار
اور اسکی رحمت سے امید بھی رکھ

صحبت پرہیزگاراں می طلب
(اور) پرہیزگاروں کی ہمنشینی اپنا لے

تا گردد در ہنر نامِ تو فاش
تاکہ (ان) اوصاف و ہنر میں تیرا نام مشہور ہو جائے

حرص و بغض و کینہ زہرِ قاتل اند
لالچ، بغض اور کینہ زہرِ قاتل ہیں

ہمچو تریاق اند دانایان دہر
زمانہ کے عقلمند تریاق کی طرح ہیں

قاتل اند اے خواجہ ناداناں چو زہر
اور بیوقوف زہر کی مانند قاتل ہیں

مردم از تریاق می یابد نجات
لوگوں کیلئے تریاق باعث نجات[1] ہے

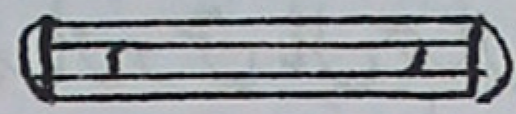
خورد کس از زہر کے یابد حیات
زہر کھانیوالا زندگی کب پا سکتا ہے

فخر جملہ عملہا ناں دادن ست
اعمال میں بہترین عمل فیاضی و مہمان نوازی ہے

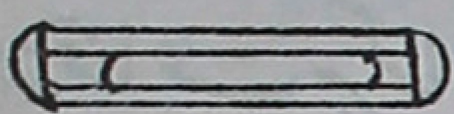
در بروئے دوستان بکشادن ست
اور دوستوں پر دروازہ[2] کھلا رکھنا ہے

گرچہ دانا باشی و اہل ہنر
اگرچہ تو عقلمند و باہنر ہو

خویش را کمتر زہر ناداں شمر
خود کو سب سے کم ہی سمجھ



## دربیانِ علامتِ ناداں
نادان کی علامت کا بیان



شد دو خصلت مردِ ناداں را نشاں
دو خصلتیں نادان شخص کی علامتیں ہیں

صحبتِ صبیاں و رغبت بازناں
بچوں سے دوستی اور عورتوں سے رغبت



## دربیانِ صفتِ زندگانی
زندگی کی صفت کا بیان



ناخوشی در زندگانی اے ولید
اے لڑکے زندگی میں تکلیف

مرد را از خوئے بد گردد پدید
آدمی کو بری خصلت کی وجہ سے ہوتی ہے

آنکہ نبود مرد را فعلِ نکو
جس شخص کے افعال نیک و بھلے نہ ہوں

مردہ میداں اش کہ نبود زندہ او
اسے زندہ نہیں مردہ سمجھ

ہر کہ گوید عیب تو اندر حضور
جو تیرے سامنے تیرا عیب بیان کرے

می نماید راہت از ظلمت بنور
وہ تیری تیرگی سے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے

[1] باعث حیات ہے ۱۲
[2] دروازہ سخاوت و عنایت ۱۲

مر ترا ہر کس کہ باشد رہنمای
جو شخص تیری راہنمائی کرے
مر خردمندان عالم را شناس
دنیا کے عقلمند لوگوں کی پہچان
حال خود را از دو کس پنہاں مدار
دو آدمیوں سے اپنا حال مت چھپا
تا توانی باز ناں صحبت مجوی
جسقدر ہو سکے عورتوں کی ہمنشینی مت تلاش کر
آنچہ اندر شرع باشد ناپسند
جو کہ شرعاً ناپسندیدہ ہو
ہر چہ را کردست حق بر تو حرام
جو اللہ نے تجھ پر حرام کر دیا ہو
چونکہ روزی بر تو بخشاید خدای
تجھے رزق اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے
تازہ روی و خوش سخن باش اے اخی
اے بھائی ہنس مکھ ہو اور اچھی گفتگو کر
بر مخور اندوہ مرگ اے بوالہوس
اے بوالہوس موت کا غم نہ کر
دل ز غل و غش ہمیشہ پاک دار
دل کینہ اور کھوٹ سے ہمیشہ پاک رکھ

شکر او می باید آوردن بجای
اس کا شکر بجا لانا چاہیئے
خلق نیکو شرم نیکوتر لباس
اچھے اخلاق اور شرم و حیا کا لباس فاخرہ ہیں
از طبیب حاذق و از یار غار
حاذق طبیب اور پُر خلوص دوست
راز خود را نیز با ایشاں مگوی
اپنے راز کا ان پر اظہار نہ کر
گرد او ہرگز مگرد اے ہوشمند
اے صاحب ہوش اس کام کے قریب بھی نہ پھٹک
دور دار از خود کہ باشی نیکنام
اس سے دوری اختیار کر تاکہ نیکنام رہے
دل کشادہ دار و تنگی کم نمای
(اسلئے) دل کشادہ رکھ اور کنجوسی مت کر
تا بود نام تو در عالم سخی
تاکہ تیرا نام دنیا میں سخی (مشہور) ہو جائے
چونکہ وقت آید نہ گردد پیش و پس
کیونکہ موت بلا تقدیم و تاخیر اپنے وقت پر ہی آتی ہے
تا توانی کینہ در سینہ مدار
کینہ کو بحد امکان سینہ میں جگہ نہ دے

تکیہ کم کن خواجہ بر کردار خویش
اپنے عمل پر بھروسہ مت کر

دل بنہ بر رحمتِ جبارِ خویش
رحمت خداوندی پر اعتماد کر

بہترین چیزے بود خلقِ نکوست
حُسنِ اخلاق بہترین چیز ہے

خَلق خلقِ نیک را دارند دوست
مخلوق حسنِ اخلاق[۱] کو پسند کرتی ہے

رَو فروتر باش دائم اے خلف
اے بعد میں آنیوالے ہمیشہ اپنے کو کمتر سمجھتے ہوئے

کیں بود آرائشِ اہلِ سلف
اسلئے کہ یہی چیز پہلے لوگوں کیلئے باعثِ زینت تھی

آنکہ باشد در کفِ شہوت اسیر
جو شخص ناجائز خواہش کے ہاتھ میں قید ہو[۲]

گرچہ آزاد ست اُو را بندہ گیر
اگرچہ وہ آزاد ہو اسے (باعتبار ذہنیت) غلام ہی سمجھ

گر تو بینی ناکسے را دستگاہ
اگر تو نا اہلوں کو قوی (باعتبار مال وغیرہ) دیکھے

حاجتِ خود را از و ہرگز مخواہ
تو اپنی ضرورت کا اس سے اظہار نہ کر

بر درِ ناکس قدم ہرگز مَبَر
نا اہل کے دروازہ پر ہرگز قدم نہ رکھ

در بہ بینی ہم مپرس از وے خبر
اور اگر چلا بھی گیا ہو تو اس سے (زیادہ) گفتگو نہ کر

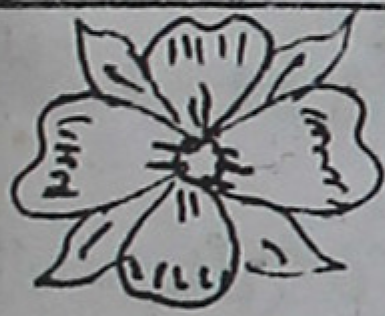
تا توانی کارِ ابلہ را مَساز
بحدِ امکان کسی نادان سے کام نہ لے

کار فرمایش وے لے کمتر نواز
اور مجبوراً تو اس پر زیادہ عنایات نہ کر



## در بیانِ احتراز از دشمناں

دشمنوں سے بچنے کا بیان



از دو کس پرہیز کن اے ہوشیار
اے صاحب ہوش دو آدمیوں سے پرہیز کر

تا نہ بینی نکبتے از روزگار
تاکہ تجھے زمانہ سے تکلیف اور حقیر نہ ہو

اوّل از دشمن کہ او استیزہ روست
اوّل جنگ کے چہرہ والے دشمن سے احتراز

واں دگر از صحبتِ نادان دوست
اور بیوقوف دوست کی صحبت و ہمنشینی سے گریز

۱ اور اخلاق والے کو ۱۲
۲ غلام
خواہشات سے ہو ۱۲
۳ سخت
چہرہ ۱۲

خویش را از نزدِ دشمن دور دار — یارِ ناداں را ز خود مہجور دار

خود کو دشمن کے قرب سے دور رکھ — نادان دوست کو خود سے دور رکھ

اے پسر کم گوئی با مردم درشت — ور بگوئی از تو گردانند پشت

اے لڑکے سخت مزاج لوگوں سے گفتگو کم کر — اگر تو اس سے (زیادہ) گفتگو کریگا تو وہ تجھ سے پیٹھ پھیر لینگے

بہترین خصلت اگر دانی کراست — آنکہ داد انصاف و انصافش نخواست

اگر تو بہترین خصلت سے واقف ہونا چاہے — تو وہ یہ ہے کہ انصاف کرکے اپنی مدح سرائی کا آرزومند نہ ہو

چوں حدیثِ خوب گوئی با فقیر — بہ بود زانش کہ پوشانی حریر

فقیر و ضرورتمند کے ساتھ خوش اخلاقی سے گفتگو — اسے ریشمی کپڑا پہنانے سے بہتر ہے

خشم خوردن پیشۂ ہر سرور است — تلخ باشد و ز شکر شیریں تر ست

غصہ کو پی جانا ہر سردار کا طریقہ ہے — غصہ پیجانا بظاہر تلخ مگر باعتبار انجام شکر سے بڑھ کر شیریں ہے

ہر کہ با مردم نہ سازد در جہاں — زندگانی تلخ دارد بے گماں

جو شخص دنیا میں لوگوں کیساتھ نباہ نہ کرسکے — بلاشبہ اسکی زندگی تلخ ہوگی (گذرے گی)

آنکہ شوخ ست و ندارد شرم نیز — دانکہ او ناپاک زاد ست اے عزیز

بے حیا اور بے شرم شخص — اے عزیز خراب نسل سے ہوتا ہے

از ملامت تا نمانی در اماں — باش دائم ہمنشینِ زیرکاں

تاکہ تو ملامت سے محفوظ رہے — ہمیشہ عقلمندوں کی ہمنشینی اختیار کر



## در بیان آنکہ خواری آورد

ذلیل کرنے والی چیزوں کا بیان



ہشت خصلت آورد خواری بروی — باتو گویم گر ہمی گوئی بگوی

آٹھ خصلتیں ذلیل کرنے والی ہیں — میں تجھ سے بتاتا ہوں اگر تو بھی چاہے تو ذکر کردے

اوّل آں باشد کہ مانندِ مگس — مردِ ناخواندہ شود مہمانِ کس

اوّل وہ شخص کہ مکھی کی طرح — کسی کا بن بلایا مہمان بنجائے

ہر کہ اُو مہمانِ کس ناخواندہ شد — نزدِ مردم خوار و زار و رانده شد

بن بلایا مہمان بننے والا — لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہوتا ہے[1]

دیگر آں باشد کہ نادانے رود — کد خدائے خانۂ مردم شود

دوسرے وہ نادان شخص — کہ کسی کے گھر کا مالک سا بنجائے[2]

کار کردن بر حدیثِ آں دو مرد — کز سرِ جہل اند دائم در نبرد

دو ایسے آدمیوں کے درمیان کود پڑنا — جو جہالت کے باعث بر سرِ پیکار ہوں

ہر کہ بنشیند زبردستِ صدور — گر رسد خواری بر ویش نیست دور

دوسروں کی مسند اور بیٹھنے کی جگہ بلا اجازت زبردستی بیٹھنا — اگر بیٹھے گا تو رسوائی نصیب ہو گی

نیست جمعے را چو بر قولِ تو گوش — صد سخن گر باشدش یکسر بپوش

مجمع اگر تیری بات پر دھیان نہ دے[3] — اگر چہ سیکڑوں کہنے کی باتیں ہوں تو بالکل پوشیدہ رکھ

حاجتِ خود را مگو با دشمناں — زیں بتر خواری نباشد در جہاں

اپنی ضرورت دشمنوں کے سامنے پیش نہ کر — دنیا میں اس سے ذلیل ترین کوئی بات نہیں

از فرومایہ مرادِ خود مجوی — تا نیاید مر ترا خواری بروی

کمینہ سے اپنی ضرورت پوری کرنیکے بارے میں نہ سوچ — تاکہ تجھے ذلیل نہ ہونا پڑے

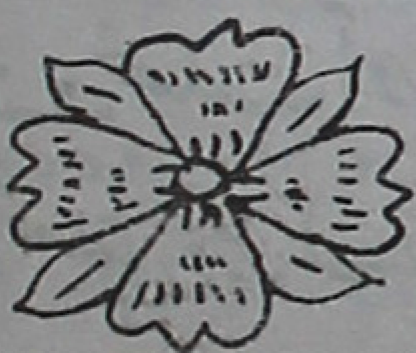
با زن و کودک مکن بازی ہلا — تا نگردی خوار و زار و مبتلا

خبردار۔ عورت اور بچہ کیساتھ کوئی کھیل نہ کھیل — تاکہ ذلت و رسوائی و مصیبت کا سامنا نہ ہو



## در بیانِ زندگانیِ خوش

اچھی زندگی کا بیان



در جہاں شش چیز می آید بکار
دنیا میں چھ[1] چیزیں کام آتی ہیں
خوش بود یارِ موافق در جہاں
دنیا میں مزاج کے مطابق دوست
ہر سخن کاں راست گوئی و درست
ہر سچی اور صحیح بات
انچہ ارزانست عالم در بہاش
سارا عالم بھی جسکی قیمت نہیں
دشمنِ حق را نباید داشت دوست
اللہ تعالیٰ کے دشمن کے ساتھ دوستی نہ رکھنی چاہئے
عیبِ کس با او نمی باید نمود!
کسی کی عیب جوئی نہیں کرنی چاہئے
از خدا خواہ آنچہ خواہی اے پسر
اے لڑکے جو مانگتا ہو اللہ تعالیٰ سے مانگ
بندگاں را نیست ناصر جز اللہ
بندوں کا مددگار اللہ کے علاوہ کوئی نہیں
آنکہ از قہرِ خدا ترسد بسے
جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہے
از بدی گفتن زباں را ہر کہ بست
برا کہنے سے جس نے زبان بند رکھی

اوّلاً یار و طعامِ خوشگوار
اوّل دوست اور اچھا[2] کھانا
باز نخدوے کہ باشد مہرباں
پھر قابلِ خدمت مہربان شخص
بہ ز دنیا زانکہ در وے نفع ست
اس دنیا سے بہتر ہے جسمیں تیرا کھلا ہوا نفع ہے
عقلِ کامل داں تو زو دل شاد باش
وہ عقلِ کامل ہے کہ دل اس سے خوش ہوتا ہے
بازگشتِ جملہ چوں آخر بدوست
سب کو بالآخر اللہ ہی کیطرف لوٹنا ہے
زانکہ نبود ہیچ لحمے بے غدود
اسلئے کہ (کسی بھی قسم کا) گوشت بغیر غدود[1] کے نہیں ہوتا
نیست در دستِ خلائق خیر و شر
(اسلئے کہ) خیر و شر[2] مخلوق کے ہاتھ میں نہیں
یاری از حق خواہ و از غیرش مخواہ
مدد اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے طلب نہ کر
بیگماں ترسند از وے ہر کسے
بلاشبہ اس سے سب ڈرتے ہیں[3]
کرد شیطانِ لعیں را زیرِ دست
اسنے ملعون شیطان کو مغلوب کر لیا

[1] یعنی کوئی شخص عیب سے خالی نہیں ۱۲
[2] بھلائی اور برائی اور نفع و نقصان پہونچانا ۱۲
[3] اور احترام و توقیر کرتے ہیں ۱۲




# دربیانِ آنکہ اعتماد را نشاید

ان چیزوں کا بیان جن پر اعتماد نہ کرنا چاہیے

کس نیابد پنج چیز از پنج کس

پانچ چیزیں پانچ آدمیوں سے حاصل نہیں ہوتیں

نیست اوّل دوستی اندر ملوک

بادشاہوں سے دوستی[1] نہیں پائی جاتی

سفلہ را با مروّت سنگری

کمینہ آدمی با مروّت نہیں ہوتا

ہر کہ بر مالِ کساں دارد حسد

جو شخص لوگوں کے مال پر حسد کرتا ہو

آنکہ کذّاب ست دمی گوید دروغ

جو شخص جھوٹا اور جھوٹ کا عادی ہو

یاد گیر از ناصح اے صاحب نفس

اے زندہ شخص نصیحت کرنیوالے سے (اسکو) یاد رکھو

ایں سخن باور کنند اہلِ سلوک

راہِ طریقت پر چلنے والے اس بات پر یقین رکھتے[2] ہیں

ہیچ بدخوئے نیابد مہتری

کسی بدخو اور بری عادت والے سرداری نصیب[3] نہیں ہوتی

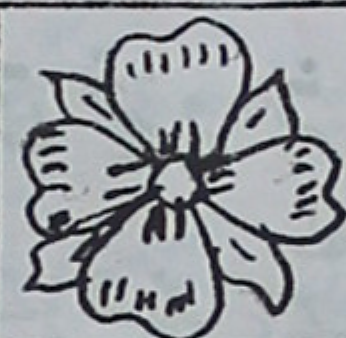
بوئے رحمت بر دماغش کے رسد

رحمت کی خوشبو اسکے دماغ تک کیسے پہونچ سکتی ہے

نیست او را در وفاداری فروغ

اس سے وفاداری کی کچھ زیادہ امید نہیں

[1] پر خلوص دوستی ۱۲
[2] اور بادشاہوں سے گریز کرتے ہیں ۱۲
[3] کردل موہ لے ۱۲
[4] رحمت باری ۱۲




# دربیانِ نصیحت و خیراندیشی

نصیحت اور اچھی بات سوچنے کا بیان

ہر کہ را سہ کار عادت باشدش

جو شخص تین کاموں کا عادی ہو

اوّلاً گر بیند او عیب کساں

پہلے یہ کہ اگر اسے کسی شخص میں عیب نظر آئے

ہر کرا بینی براہِ ناصواب

جب غلط راستہ پر دیکھے

در جہاں بخت و سعادت باشدش

دنیا میں صاحب نصیب اور سعادت مند ہوگا

در ملامت ہیچ نکشاید زباں

تو وہ زبان ملامت بالکل نہ کھولے

سر براہش آرتا یابی ثواب

اسے ثواب کی خاطر صحیح راستہ پر گامزن کر دے

| | |
|---|---|
| زحمتِ خود را ز مردم دور دار | بارِ خود بر کس میفگن زینہار |
| اپنی تکلیف کو لوگوں سے دور رکھ | اپنا بوجھ کسی پر ہرگز نہ ڈال |

## در بیانِ تسلیم

تسلیم (و رضا) کا بیان

| | |
|---|---|
| گر ہمی خواہی کہ باشی رستگار | رُخ مگرداں اے برادر از سہ کار |
| اگر تو نجات پانا چاہے | اے بھائی تین کاموں سے منہ نہ موڑ |
| اوّلاً دیدن بود حکمِ قضا | بعد از آں جستن بجان و دل رضا |
| اول فیصلہ ربانی کو دیکھنا | پھر اس پر دل و جان سے راضی ہوجانا |
| چیست سوئم دور بودن از جفا | ہر کہ ایں دارد بود اہلِ صفا |
| تیسرے ظلم سے باز و دور رہنا | ان اوصاف والوں کا شمار پاکبازوں میں ہوتا ہے |
| ہر کہ دارد دانش و عقل و تمیز | جز براہِ حق نہ بخشد ہیچ چیز |
| جو شخص صاحبِ عقل و دانش و شعور ہو | وہ کوئی چیز راہِ خداوندی کے علاوہ میں نہیں دیتا[1] |
| صدقۂ کالودہ گردد با ریا | کے بود آں خیر مقبولِ خدا |
| جس صدقہ میں ریا (دکھاوا) ہو | وہ عنداللہ کب مقبول ہوسکتا ہے |
| گر عمل خالص نباشد ہمچو زر | قلب را ناقد نیارد در نظر |
| اگر عمل سونے کی طرح خالص و بے ریا نہ ہو | نگاہِ قلب کو پرکھنے کی دولت[2] میسر نہیں ہوتی |
| تا توانگر باشی اندر روزگار | نفس را از آرزوہا دور دار |
| اگر تو زمانہ (دنیا) میں مالدار ہونا چاہے | تو نفس کو تمناؤں سے دور رکھ[3] |

## در بیانِ کراماتِ حق

عنایاتِ ربانی کا بیان

چار چیز است از کرامتہائے حق
چار چیزوں کا شمار اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں ہوتا ہے

اوّلاً صدق از زبانت در سخن
اوّل زبان کی سچائی

پس سخاوت ہست از فضلِ الٰہ
پھر سخاوت یہ فضل ربانی میں سے ہے

تا توانی دور باش از سود خوار
بحد امکان سود خور سے دوری اختیار کر

ہر کرا حق دادہ باشد ایں چہار
جسے اللہ نے یہ چاروں چیزیں عطا کی ہوں

پیشِ مردم آنکہ رازت کرد فاش
جو لوگوں کے سامنے تیرا راز فاش کر دیتا ہو

ہر کہ باشد مانعِ عشر و زکوٰۃ
جو شخص عشر (دسواں حصہ) اور زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو

پُر حذر باش از چناں کس زینہار
ان لوگوں سے ضرور احتیاط کر

یاد دارش چوں ز من گیری سبق
مجھ سے پڑھ اور سمجھ کر انہیں یاد رکھ

وانگہے حفظِ امانت ہم کُن
پھر امانت کی حفاظت۔ اسے سمجھ لے

فضلِ حق داں در نظر داری نگاہ
اسے اللہ کا فضل سمجھ اور اس کا (پورا) دھیان رکھ

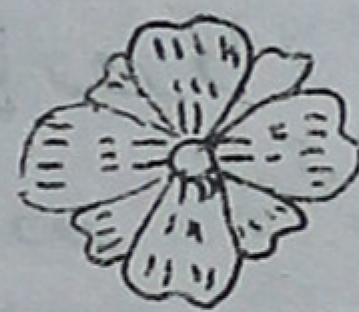
زانکہ ہست از دشمنانِ کردگار
اسلئے کہ اسکا شمار اللہ تعالیٰ کے دشمنوں میں ہوتا ہے

باشد آنکس مومن و پرہیزگار
تو وہ شخص مومن اور پرہیزگار ہوگا

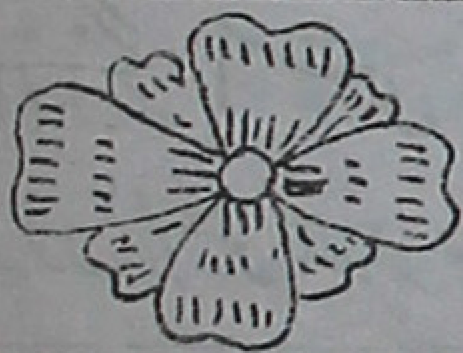
ہمدم آں ابلہِ باطل مباش
اس برے بیوقوف کو اپنا ساتھی مت بنا

وانکہ غافل دار بگذارد صلوٰۃ
اور جو شخص لاپرواہی سے نماز چھوڑ دیتا ہو

تا نہ سوزد مر ترا آسیبِ نار
تا کہ تجھے آگ کا بھوت نہ جلائے



## در بیان فرو خوردن خشم
غصہ پر قابو پانے کا بیان



لذّتِ عمرت اگر باید بدہر
زمانہ میں اگر زندگی کا لطف اٹھانا ہو

باش دائم پُر حذر از خشم و قہر
تو ہمیشہ غضب و غصہ سے احتیاط کر

ہست مہماں از عطاہائے کریم
مہمان اللہ تعالیٰ کی عطاؤں میں سے ایک عطا ہے

ہر کہ زو پنہاں شود باشد لئیم
جو مہمان سے چھپ جائے (میزبانی سے بچے) وہ کمینہ ہے

معرفت داری گرہ بر زر مبند
اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت حاصل ہے تو بخل سے کام نہ لے

چوں رسد مہماں بر ویش در مبند
مہمان آئے تو اس پر گھر کا دروازہ بند نہ کر

خیز و بر خوان کسے مہماں مشو
دوسرے کے دستر خوان پر مہمان مت بن اور اٹھ جا

چوں رسد مہماں از و پنہاں مشو
تیرے پاس مہمان آئے تو اس سے پوشیدہ نہ ہو (بلکہ استقبال کر)

ہر کہ مہماں را گرامی می کند
جو شخص مہمان کی عزت کرتا ہے

کوششے در نیکنامی می کند
وہ اپنی نیکنامی کی سعی کرتا ہے

ہر کہ مہمانت شود از خاص و عام
خاص و عام میں سے جو بھی تیرا مہمان ہو

پیشِ او می باید آوردن طعام
اس کے سامنے کھانا پیش کرنا چاہئے

زانچہ داری اندک و بیش اے پسر
اے لڑکے تھوڑا یا بہت جو کچھ میسر ہو

بردباید پیشِ درویش اے پسر
درویش کے سامنے رکھدینا چاہئے

ناں بدہ بر جائعاں بہرِ خدائے
بھوکوں کو اللہ کے واسطے کھانا دے

تا دہندت در بہشتِ عدن جائے
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے جنتِ عدن میں جگہ عطا کرے

باتنِ عور آں کہ بخشد جامۂ
جو شخص برہنہ جسم کو کپڑا عطا کرے

حق دہد اورا ز رحمت نامۂ
اللہ تعالیٰ اسے پروانۂ رحمت عطا کرتا ہے

ہر کہ ثوبے باتنِ عورے دہد
جو شخص ننگے جسم کو کپڑا دے

در دو عالم ایزدش نورے دہد
اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہان میں نور بخشتا ہے

گر بر آری حاجتِ محتاج را
جو شخص ضرورت مند کی ضرورت پوری کرتا ہے

بر سر از اقبال یابی تاج را
تو اسے عزت کا تاج نصیب ہوتا ہے

ہر کرا باشد بدولت بخت یار
جسے مالداری کیساتھ خوش نصیبی کی دولت حاصل ہو

خیر ورزد در نہان و آشکار
وہ علی الاعلان اور پوشیدہ طور پر بھلائی کرتا ہے

اے پسر ہرگز مخور نانِ بخیل
اے لڑکے بخیل کا کھانا ہرگز مت کھا

کم نشیں در عمر بر خوانِ بخیل
بخیل کے دسترخوان پر بیٹھنے سے احتراز کر

نانِ ممسک جملہ رنجست و عنا
بخیل کا کھانا رنج و زحمت کا باعث ہے

می شود نانِ سخی نور و صفا
(اور) سخی کا کھانا نور و پاکیزگی بڑھاتا ہے

تا نخوانندت بخوان کس مرو
جب تک تجھے بلایا نہ جائے کسی کے دسترخوان پر مت جا

در پئے مردار چوں کرگس مرو
مردار کے پیچھے گدھ کی طرح نہ جا

چشمِ نیکی از خسیس دوں مدار
کمینہ بخیل سے نیکی کی توقع مت رکھ

سقفِ ویراں را تو بر استوں مدار
تو ویران چھت پر ستون مت رکھ

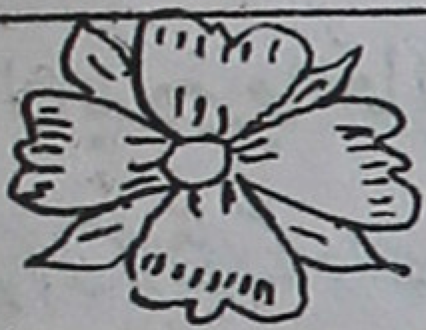
گر کنی خیرے تو آں از خود مبیں
اگر تجھ سے خیر و بھلائی ظاہر ہو تو اپنی طرف سے[1] مت سمجھ

ہر چہ بینی نیک بین و بد مبیں
جو کچھ کرتا ہو اچھا کر اور برائی کی بات مت سوچ

[1] بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھ ۱۲



## در بیانِ علاماتِ احمق
احمق کی علامتوں کا بیان



سہ علامت داں کہ در احمق بود
احمق کی تین علامتیں ہیں

اوّلاً غافل زیادِ حق بود
اول اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت ہے

گفتنِ بسیار عادت باشدش
زیادہ بولنا اسکی عادت ہوتی ہے

کاہلی اندر عبادت باشدش
اور عبادت میں سست ہوتا ہے

اے پسر چوں احمق و جاہل مباش
اے لڑکے جاہل اور احمق کی طرح مت ہو

یکدم از یادِ خدا غافل مباش
کسی وقت اللہ کی یاد سے غفلت نہ برت

ہر کہ او از یادِ حق غافل بود

جو شخص یادِ خدا سے غفلت برتے

از حماقت در رہِ باطل بود

وہ نادانی کی بنا پر غلط راہ پر گامزن ہو گا

ہیچ از فرمانِ حق گردن متاب

کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے گردن نہ موڑ (نافرمانی نہ کر)

تا نمانی روزِ محشر در عذاب

تاکہ تو قیامت کے دن عذاب (عذابِ دوزخ) میں مبتلا نہ ہو

باطلے را اے پسر گردن منہ

اے لڑکے باطل کی فرمانبرداری نہ کر

نقدِ مرداں را بہر کودن منہ

فرمانبرداری احمق (باطل) کی مت کر

در قضائے آسمانی دم مزن

آسمانی فیصلہ میں چون وچرا سے کام نہ لے

ہر کسے را بیش بین و کم مزن

ہر ایک کو اپنے سے اچھا خیال کر اور کم رتبہ نہ سمجھ

دستِ خود را سوئے نامحرم میار

اپنا ہاتھ نامحرم کی جانب مت بڑھا

جانبِ مالِ یتیماں ہم میار

یتیموں کے مال کی جانب بھی ہاتھ بڑھانے سے احتراز کر

تا توانی راز با ہمدم مگوئے

بحدِ امکان اپنا راز ساتھی سے نہ بیان کر

گر تو باشی نیز با خود ہم مگوئے

اگر ہو سکے اپنے آپ سے مت کہہ

تا شوی آزاد و مقبول اے عزیز

تاکہ تو آزاد اور بارگاہِ ربانی میں مقبول ہو

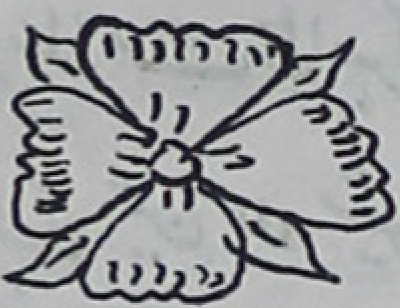
بے طمع می باش گر داری تمیز

اگر صاحبِ شعور ہی تو کسی قسم کا (کسی سے) لالچ نہ رکھ



## در بیانِ علاماتِ فاسق

فاسق کی علامتوں کا بیان



ہست فاسق را سہ خصلت در نہاد

فاسق تین خصلتوں کا خوگر ہوتا ہے

باشد اوّل در دلش حُبِّ فساد

اوّل یہ کہ اسکا دل فساد و خرابی کو پسند کرتا ہے

خصلتش آزردنِ خلقِ خدا ست

مخلوقِ خدا کو ستانا اور رنجیدہ کرنا اسکی عادت ہوتی ہے

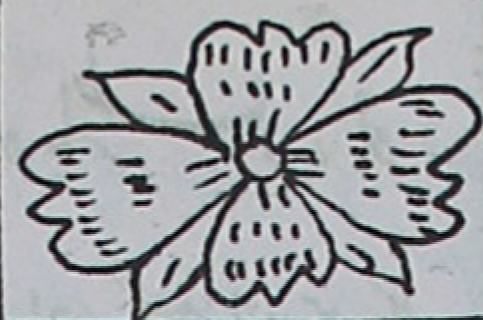
دور دارد خویش را از راہِ راست

(اور) وہ اپنے کو سیدھے (سچے) راستہ سے دور رکھتا ہے



# دربیانِ علاماتِ شقی

بدبخت کی علامت کا بیان



ہست ظاہر سہ علامت در شقی

بدبخت میں تین علامتیں ظاہر ہیں

بے طہارت باشد و بیگاہ خیز

ناپاک رہتا ہے اور ناوقت بیدار ہوتا ہے

می خورد دائم حرام از احمقی

وہ اپنی نادانی سے ہمیشہ حرام کھاتا ہے

ہم ز اہلِ علم باشد در گریز

(اور) اہل علم سے بھی فرار اختیار کرتا ہے

اے پسر مگریز از اہلِ علوم

اے لڑکے علم والوں سے فرار اختیار مت کر

تا نہ سوزد مر ترا نارِ سموم

تاکہ تجھے گرم ہوا نہ جلائے

تا توانی ہیچ کس را بد مگوی

بحدِ امکان کسی کو برا مت کہہ

پیشِ مردم عیبِ کس ہرگز مجوی

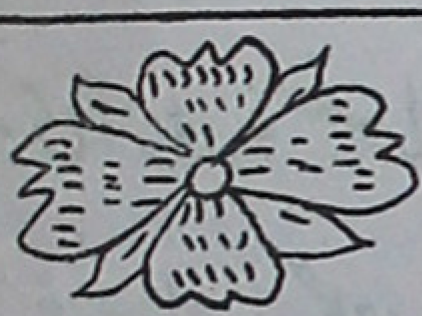
کسی کے سامنے کسی کے عیب تلاش نہ کر

با طہارت باش و پاکی پیشہ کن

پاک رہ اور پاکیزگی کو اپنا لے

وز عذابِ گور نیز اندیشہ کن

اور عذاب قبر سے بھی ڈرتا رہ



# دربیانِ علاماتِ بخیل

بخیل کی علامتوں کا بیان



سہ علامت ظاہر آمد در بخیل

بخیل کی تین علامتیں ظاہر ہیں

اولاً از سائلاں ترساں بود

اول وہ مانگنے والوں سے خوفزدہ رہتا ہے

با تو گویم یاد گیرش اے خلیل

میں تجھ سے کہتا ہوں اے دوست یاد رکھ

وز بلائے جوع ہم لرزاں بود

اور بھوک کی مصیبت سے کانپتا رہتا ہے

چوں رسد در رہ بخویش و آشنا

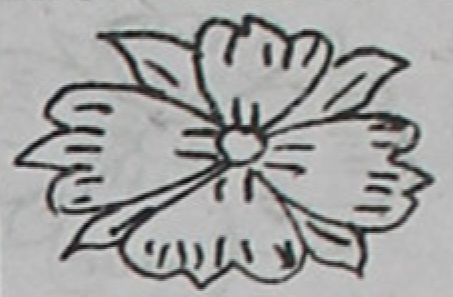
راستہ میں کوئی اپنا واقف کار ملتا ہے

بگذرد زاں خواو گوید مرحبا

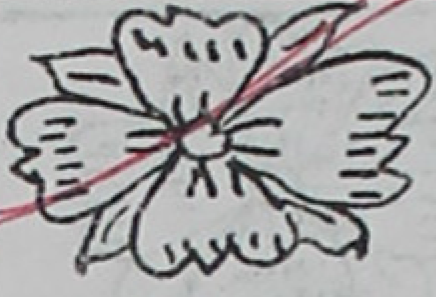
تو کترا جاتا ہے اور اپنے اس فعل پر خوش ہوتا ہے

غیبت سے احتراز کی طرف اشارہ ہے ۱۲

نیست از مالش کسے را فائدہ
اس کے مال سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا
کم رسد با کس ز خوانش مائدہ
کسی کو اسکے دستر خوان سے کھانا نہیں ملتا



## در بیانِ قساوتِ قلب
قلب کی سختی کا بیان



سخت دل را سہ علامت یافتم
سخت دل کی میں تین علامتیں پاتا ہوں
چوں بدیدم رو از و بر تافتم
جب میں دیکھتا ہوں اس سے رخ موڑ لیتا ہوں

با ضعیفاں باشدش جور و ستم
سخت دل! کمزوروں پر ظلم و ستم ڈھاتا ہے
ہم قناعت نبودش با بیش و کم
اسمیں قناعت بھی سرے سے نہیں ہوتی

موعظت ہر چند گوئی بیشتر
اسے خواہ کتنی بھی نصیحت کی جائے
در دلِ سختش نباشد کارگر
اس کے سخت دل پر اثر نہیں ہوتا

اہل دنیا را بمعنی مردہ داں
دنیا والوں (دنیا داروں) کو حقیقت میں مردہ سمجھ
تا نباشی ہمنشیں با مردگاں
تاکہ تو مردوں کا ہمنشین نہ ہو



## در بیانِ حاجت خواستن
اظہار ضرورت کا بیان



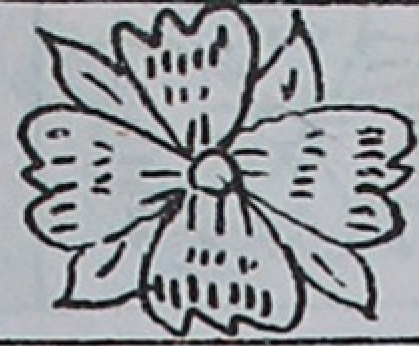
حاجتِ خود را مجوئے از زشت روی
اپنی ضرورت کا بد مزاج سے اظہار نہ کر
آنکہ دارد روئے خوب از وے بجوی
خوش اخلاق کے سامنے اپنی ضرورت ظاہر کر

مومنے را با تو چوں افتادہ کار
کسی مسلمان کو اگر تجھ سے کام پڑ جائے
تا توانی حاجتِ او را برار
بحد امکان اسکی ضرورت پوری کر

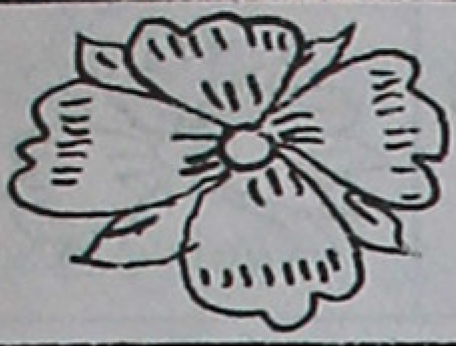
حاجتِ خود را جز از سلطاں مخواہ
اپنی حاجت بادشاہ کے علاوہ کے سامنے پیش مت کر
چوں نخواہی یافت از درباں مخواہ
بادشاہ تک رسائی نہ ہو سکے تو دربان سے مت کہہ

از وفاتِ دشمناں شادی مکن
دشمنوں کے مرنے پر خوشی کا اظہار نہ کر

از کسے پیشِ کس آزادی مکن
کسی کو کسی کے سامنے تکلیف نہ پہونچا



## در بیانِ قناعت
قناعت کا بیان



با قناعت ساز دائم اے پسر
اے لڑکے ہمیشہ قناعت اختیار کر

گرچہ ہیچ از فقر نبود تلخ تر
اگرچہ کوئی چیز فقر و مفلسی سے زیادہ کڑوی نہیں

ہر سحر برخیز و استغفار کن
ہر صبح اٹھ کر استغفار کر

فرصتے اکنوں کہ داری کار کن
اب جو فرصت و موقعہ میسر ہے اس سے کام لے

ہمنشینِ خویش را غیبت مکن
اپنے ہمنشین کی غیبت مت کر

غیرِ شیطاں بر کسے لعنت مکن
شیطان کے علاوہ کسی پر لعنت مت کر

چوں شود ہر روز در عالم جدید
زمانہ کا ہر دن اپنی جگہ پر نیا ہے

از گناہاں توبہ می باید گزید
(اسلئے ہر دن) گناہوں سے توبہ کرنی چاہئے

ہر کہ را ترسے نباشد از خدا
جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے ...

حق بترساند ز ہر چیزی ورا
اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے ڈرائے گا

تا توانی حاجتِ مسکیں بر آر
بحد امکان مسکین کی ضرورت پوری کر

تا بر آرد حاجتت را کردگار
تاکہ اللہ تعالیٰ تیری ضرورت پوری کرے

ہست مالت جملہ در کف عاریت
تیرا سارا مال تیرے ہاتھ میں عاریتاً[1] ہے

گر بماند از تو باشد زاریت
اگر تو اکٹھا کر کے موت کی آغوش میں سو گیا تو تیرے دفنے کا مقام ہے

عاریت را باز می باید سپرد
مانگے ہوئے مال کو لوٹا دینا چاہئے

ہیچ کس دیدی کہ زر با خود ببرد
کسی کو نہ دیکھا ہوگا کہ سونا اپنے ساتھ لیگیا ہوگا

[1] کچھ مدت کے لیے مانگا ہوا ہے ۱۲

[2] بلکہ سب کچھ یہیں چھوڑ جاتا ہے ۱۲

حاصل از دنیا چہ باشد اے امیں
اے امانتدار دنیا سے کیا حاصل ہو گا

ہر چہ دادی در رہِ حق آن تست
جو تو نے راہِ حق میں خرچ کر دیا وہی تیرا ہے

ہر کہ با اندک ز حق راضی شود
جو تھوڑے پر اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے

ہست دنیا بر مثالِ قنطرہ
دنیا کی مثال پُل کی سی ہے

ہر کہ سازد بر سرِ پل خانہ
جس نے پُل کے سرے پر گھر بنا لیا

از خدا نبود روا مستحسن غنا
اللہ تعالیٰ سے مالداری کی طلب درست نہیں

فقر و درویشی شفائے مومن ست
مومن کی شفا فقر و درویشی میں ہے

مال و اولادت بمعنی دشمن اند
تیرا مال اور تیری اولاد درحقیقت دشمن ہیں

اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ را یاد گیر
انما اموالکم[1] کو یاد رکھ

مرد رہ را بود دنیا سود نیست
سالک کیلئے دنیا (کے مال و دولت) کا ہونا بے سود ہے

نُہ گزے کرپاس وسہ گز از زمیں
نو گز سوتی کپڑا اور تین گز زمین

انچہ ماند از بلائے جانِ تست
اور جو رہ گیا وہ تیرے لئے وبالِ جان ہے

حاجتِ او را خدا قاضی شود
اسکی ضرورت اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے

بگذر از وے گر تو داری رو برہ
تو اسی سے گذر جائیگا اگر گذرنے کا ارادہ کرے

نیست عاقل او بود دیوانہ
وہ عقلمند نہیں پاگل ہے

ہست مومن را غنا رنج و عنا
مومن کیلئے مالداری باعث رنج و زحمت ہے

زانکہ اندر وے صفائے مومن ست
اسلئے کہ اسی میں مومن کی پاکیزگی ہے

گرچہ نزدیکِ تو چشمِ روشن اند
اگرچہ تیرے نزدیک روشن آنکھ کی طرح ہیں

مال و ملکِ ایں جہاں بر باد گیر
اس دنیا کے ملک و مال کو ضائع شدہ سمجھ

ہر گزش اندیشۂ نابود نیست
اسے نہ ہونے کا کوئی غم نہیں ہوتا

ہر کہ از صدقش دلِ صافی بود
جس کا دل سچائی کے باعث صاف ہو
خرقۂ با لقمۂ کافی بود
(سکیلئے) معمولی لباس اور تھوڑا سا کھانا کافی ہے

ہر کہ در بندِ زیادت می شود
جو شخص زیادہ کی فکر میں رہتا ہے
دور از اہلِ سعادت می شود
وہ نیک بختوں سے دور ہوتا ہے

بندگانِ حق چوں جاں را باختند
اللہ والے جان کی بازی لگا دیتے ہیں[1]
اسپِ ہمت تا ثریا تاختند
ہمت کے گھوڑے کو ثریا (ستارہ) تک لیجاتے ہیں[2]

تا نبازی در رہِ حق ہر چہ ہست
جب تک اللہ کے راستہ میں جو کچھ ہے نہ لگا دے
انچہ می باید کجا آید بدست
جو کچھ حاصل کرنا چاہتا ہو وہ کہاں حاصل ہو سکتا ہے

## دربیانِ نتائجِ سخا
### سخاوت کے نتائج کا بیان

در سخا کوش اے برادر در سخا
اے بھائی سخاوت میں کوشش کر[3]
تا بیابی از پسِ شدت رخا
تاکہ شدت و سختی کے بعد ترقی[4] نصیب ہو

باش پیوستہ جوانمرد لے اخی
اے بھائی سخاوت سے وابستہ رہ
زانکہ نبود دوزخی مردِ سخی
اس لئے کہ سخی شخص دوزخی نہیں ہوتا

در رخِ مردِ سخی نور و صفاست
سخی کا چہرہ منور و روشن و پاکیزہ ہوتا ہے
زانکہ در جنت قرینِ مصطفاست
اس لئے کہ وہ جنت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق ہوگا

حق تعالے بر درِ جنت نوشت
اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازہ پر لکھ دیا
اینکہ جائے اسخیا باشد بہشت
یہ کہ سخاوت کرنیوالوں کی جگہ جنت ہے

اسخیا را با جہنم کار نیست
سخیوں کو دوزخ سے کوئی واسطہ نہیں
جائے ممسک جز درونِ نار نیست
بخیل کی جگہ دوزخ کے علاوہ نہیں ہے

[1] سخت ریاضت کرتے ہیں ۱۲
[2] بلند ہمت ہوتے ہیں اور پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے ۱۲
[3] سخاوت کا مظاہرہ کر ۱۲
[4] قیامت کے روز آرام ۱۲

چوں نگردد خلق باخوئے تو راست
اگر لوگ تیری عادت و اخلاق کو سانچے میں نہ ڈھلیں

گر بخوئے مردماں سازی رواست
تو تو ہی ان کے اخلاق کے سانچے میں ڈھل جا

اے برادر تکیہ بر دولت مکن
اے بھائی دولت پر بھروسہ نہ کر

یاد دار از ناصحِ خود ایں سخن
اپنے نصیحت کرنے والے کی یہ بات یاد رکھ

سود نکند گر گریزی از قضا
فیصلہ ربانی سے فرار بے سود ہے

ہر چہ می آید بداں مسیدہ رضا
منجانب اللہ جو کچھ ملے اس پر اظہار رضامندی کر

زاں چہ حاصل نیست دل خرسند دار
حاصل نہ ہونیوالی چیز پر بلولہ ہو دل خود راضی رکھ

گوشِ دل را جانب ایں پند دار
اس نصیحت کیطرف کان لگائے (توجہ کر)

ہر کہ او با دوستاں یک دل بود
جو شخص دوستوں کیساتھ متفق ہو [1]

جملہ مقصودِ دلش حاصل بود
اسکی ساری مرادیں پوری ہوتی ھیں



# در بیان جہان فانی
فنا ہونے والی دنیا کا بیان



در جہاں دانی کہ باشد معتبر
اس فنا ہونے والی دنیا میں وہ کون باعزت ہے

آں کہ اورا باک نبود از خطر
کہ جسے اسکے ساتھ چھوڑنے کا اندیشہ نہ ہو [2]

کم کند باکس وفا ایں روزگار
اس زمانہ (دنیا) نے کس کے ساتھ وفا کی ہے

جور دارد نیستش با مہر کار
دنیا نے ستم کئے ہیں (اور) مہربانی سے کوئی مطلب نہیں رکھا

آنکہ با تو روزِ غم بود دست یار
جو تیرا رنج و غم کے وقت مددگار و ساتھی ہو

روزِ شادی ہم بپرسش زینہار
خوشی کے موقعہ پر بھی اسے یاد رکھ

روز نعمت گر تو پردازی بہ کس
نعمت و خوشی میسر ہونیکے وقت جسکا تو خیال رکھیگا

روزِ محنت باشدت فریاد رس
وہ تیری پریشانی کے دن کام آئے گا

[1] اور انکی خوشی میں خوشش ۱۲
[2] دنیوی دولت و عزت کے ۱۲

چوں بیابی دولتے از مستعان
کسی کی دولت (عیش) سے مدد حاصل کرنا (نفع اٹھانا)

اندر آں دولت بپرس از دوستاں
تو اپنے عیش و آرام و دولت کے وقت دوستوں کو یاد رکھ

مر ترا ہر کس کہ یارِ غم بود
تیرے رنج و غم کے وقت کا ساتھی .....

چوں رسد شادی ہماں ہمدم بود
تیری خوشی کے موقعہ پر (بھی) تیرا رفیق ہو گا۔



## در بیانِ معرفت اللہ
معرفت الٰہی کا بیان



معرفت حاصل کن اے جانِ پدر
اے جانِ پدر معرفت حاصل کر

تا بیابی از خدائے خود خبر
تا کہ ذات باری اور اس کی صفات سے پوری طرح واقف ہو جائے

ہر کہ عارف شد خدائے خویش را
جسے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی کامل پہچان ہو جاتی ہے

در فنا بیند بقائے خویش را
وہ ذات حق میں گم ہو جانے کو اپنی بقا تصور کرتا ہے

ہر کہ او عارف نباشد زندہ نیست
جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے پورا آگاہ نہ ہو وہ (دراصل)

قربِ حق را لائق وار زندہ نیست
اور وہ ذات باری کے تقرب کے لائق نہیں ہے

ہر کہ او را معرفت حاصل نشد
جسے معرفت حق حاصل نہیں ہوئی

ہیچ با مقصودِ خود واصل نشد
وہ بالکل اپنے مقصد تک نہیں پہونچا

نفسِ خود را چوں تو بشناسی دلا
اے دل جو شخص اپنی حقیقت سے آگاہ ہو گیا

حق تعالیٰ را بدانی با عطا
اسے فضل رب سے معرفت حق (بھی) حاصل ہو جائیگی

عارف آں باشد کہ باشد حق شناس
عارف اسے کہتے ہیں جو حق شناس ہو

ہر کہ عارف نیست گردد ناسپاس
غیر عارف ناشکرا ہوتا ہے

ہست عارف را بدل مہر و وفا
عارف کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے لبریز ہوتا ہے

کارِ عارف جملہ باشد با صفا
عارف کے سارے کام پاکیزہ ہوتے ہیں

ہر کہ او را معرفت بخشد خدائے

جسے اللہ تعالیٰ دولتِ معرفت عطا کرے

نزدِ عارف نیست دنیا را خطر

عارف کے نزدیک دنیا پر خطر نہیں

معرفت فانی شدن در وے بود

معرفت اپنی ذات کو ذاتِ حق میں گُم کر دینے کا نام ہے

عارف از دنیا و عقبیٰ فارغ ست

عارف کا دل دنیا (کی لذت) اور آخرت (کی جزا سزا) سے خالی ہوتا ہے

ہمتِ عارف لقائے حق بود

عارف کا ارادہ (صرف) ملاقاتِ رب (تک محدود) ہوتا ہے

غیرِ حق را در دلِ او نیست جائے

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کی اسکے دلمیں جگہ نہیں ہوتی

بلکہ بر خود نیستش ہرگز نظر

عارف کی اپنے وجود پر بھی نگاہ[لے] نہیں ہوتی

ہر کہ فانی نیست عارف کے بود

جو اپنی ذات کو فنا نہیں کر سکا وہ عارف بھی نہیں ہوتا

زانچہ باشد غیرِ مولیٰ فارغ ست

ذاتِ حق کے علاوہ اسے کسی چیز کا تصور نہیں ہوتا

زانکہ در حق فانیٔ مطلق بود

اس لئے کہ وہ ذاتِ حق میں بالکل فنا (گم) ہو جاتا ہے

لے کر اسے کوئی اہمیت دے ۱۲



## در بیانِ مذمتِ دنیا

دنیا کی برائی کا بیان



باچہ ماند ایں جہاں گویم جواب

دنیا کس چیز سے مشابہت رکھتی ہے اسکا جواب دیتا ہوں

چوں شوی بیدار از خواب اے عزیز

اے عزیز خواب سے بیدار ہو کر

ہمچنیں چوں زندہ افتادہ مُرد

اسی طرح جب زندگی ختم ہو گئی اور آدمی مر جاتا ہے

ہر کرا بود ست کردارِ نکو

جس کا عمل اچھا رہا

آنکہ بیند آدمی چیزے بخواب

دنیا ایسی ہے جیسے آدمی کوئی چیز خواب میں دیکھے

حاصلے نبود ز خوابت ہیچ چیز

خواب کی کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی

ہیچ چیزے از جہاں با خود نبرد

تو کوئی چیز دنیا سے اپنے ساتھ نہیں لے جاتا

در رہِ عقبیٰ بود ہمراہِ او

تو وہ عمل آخرت میں اسکے ساتھ ہوگا (کام آئیگا)

ایں جہاں را چوں زنے داں خوبروی

اس دنیا کو خوبصورت عورت کی طرح سمجھ

مرد را می پرورد اندر کنار

آدمی کی اپنی آغوش میں پرورش کرتی ہے

چوں بیابد خفتہ شور اناگہاں

پھر (طلبگار) کو سویا ہوا پاکر اچانک

بر تو باید اے عزیز پُر ہنر

اے باکمال عزیز تجھے چاہئے

خویش را آراید اندر چشم شوی

خود کو شوہر (طلبگار) کیلئے سنوارتی ہے

مکر و شیوہ می نماید بے شمار

(اور) بیحد ناز و انداز دکھاتی ہے

بے گماں سازد ہلاکش آں زماں

بغیر کوئی خیال کئے ہوئے اسی وقت اسے ہلاک کردیتی ہے

کز چنیں مکارہ باشی پُر حذر

کہ اس مکار دنیا سے احتیاط برتے



## در بیان ورع

پارسائی کا بیان



در ورع ثابت قدم باش اے پسر

اے لڑکے پارسائی میں ثابت قدم رہ

خانۂ دیں گردد آباد از ورع

دین کا گھر پرہیزگاری سے آباد ہوتا ہے

ہر کہ از علم و ورع گیرد سبق

جو شخص علم اور پرہیزگاری سے سبق لے

ترسگاری از ورع پیدا شود

خدا ترسی پرہیزگاری سے پیدا ہوتی ہے

باورع ہر کس کہ خود را کرد راست

جس نے پرہیزگاری سے خود کو درست کر لیا

گر ہمی خواہی کہ گردی معتبر

اگر تو باعزت ہونا چاہے

لیک می گردد خرابی از طمع

لیکن طمع و لالچ سے اسمیں خرابی آتی ہے

دور باید بودنش از غیرِ حق

اسے غیر اللہ سے دوری اختیار کرنی چاہئے

ہر کہ باشد بے ورع رُسوا شود

پرہیزگاری اختیار نہ کرنیوالا رسوا ہوتا ہے

جنبش و آرامش از بہر خداست

اس کا ہلنا اور اسکا آرام و سکون اللہ کیلئے ہوگا

آنکہ از حق دوستی دارد طمع
لالچ کے باعث اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھنا

در محبت کاذبش داں بے ورع
جھوٹی اور پرہیزگاری سے خالی محبت ہے



## در بیانِ تقویٰ
پرہیزگاری کا بیان



چیست تقویٰ ترکِ شبہات و حرام
پرہیزگاری مشتبہ اور حرام چیزوں کے ترک کا نام ہے

از لباس و از شراب و از طعام
چاہے وہ پہننے کی چیز ہو اور (خواہ) کھانے پینے کی

ہرچہ افزونست اگر باشد حلال
ضرورت اور احتیاج سے زیادہ چاہے حلال ہی کیوں نہ ہو

نزدِ اصحابِ ورع باشد وبال
اہل تقویٰ کے نزدیک وبال ہے

چوں ورع شد یار باعلم و عمل
علم و عمل کے ساتھ پرہیزگاری کی دولت ملجائے

حسنِ اخلاصِ ترا ناید خلل
تو تیرے حسنِ اخلاص میں خلل نہ آئے

ناگہاں اے بندہ گر کردی گناہ
اے بندہ اگر اچانک تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے

توبہ کن در حال و عذرِ آں بخواہ
تو فوراً توبہ کر کے عذر خواہ ہو جا

چوں گناہِ نقد آمد در وجود
سرزد شدہ فوری گناہ کی

توبہ نسیہ ندارد، ہیچ سود
ادھار (تاخیر سے) توبہ بے سود ہے

در انابت کاہلی کردن خطاست
رجوع الی اللہ میں سستی کرنا غلطی ہے

بر امیدِ زندگی کاں بیوفاست
زندگی کی امید پر سستی ہو، مگر زندگی بیوفا ہے



## در بیانِ فوائدِ خدمت
خدمت کے فائدوں کا بیان



تا توانی اے پسر خدمت گزیں
اے لڑکے جب تک ہو سکے خدمت کر

تا شود اسپِ مرادت زیرِ زیں
تاکہ تیری مراد کا گھوڑا زین کے نیچے رہے

---

حاشیہ:
۱؎ جنت و دوزخ وغیرہ کے ۱۲
۲؎ بلکہ ایمان و اخلاص درجہ کمال کو پہونچ جائے ۱۲
۳؎ بندۂ خدا ۱۲
۴؎ اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا ۱۲
۵؎ یعنی بے قابو نہ ہو ۱۲

بندۂ چوں خدمتِ مرداں کند — خدمتِ او گنبدِ گرداں کند

بندہ جب نیک لوگوں کی خدمت کرتا ہے — تو دنیا اسکی خدمت کرتی ہے ......

بہرِ خدمت ہر کہ بربندد میاں — باشد از آفاتِ دنیا در اماں

جو شخص خدمت پر کمربستہ ہو جائے — وہ دنیا کی پریشانیوں سے محفوظ رہیگا

ہر کہ پیشِ صالحاں خدمت کند — ایزدش با دولت و حرمت کند

جو شخص اللہ کے نیک بندوں کی خدمت بجالاتا ہے — اللہ تعالیٰ اسے عزت و دولت عطا کرتا ہے

خادماں راہست در جنت مآب — روزِ محشر بے حساب و بے عقاب

خدمت گذاروں کا ٹھکانہ جنت ہے — قیامت کے دن یہ حساب اور عتاب (عذاب) سے بری ہونگے

خادماں باشند اخواں را شفیع — جائے ایشاں در جہاں باشد رفیع

خدمت گذار قیامت میں بھائیوں کی شفاعت کرینگے — دنیا میں ان کا مقام بلند ہو گا

گرچہ خادم عاصی و مفلس بود — بہتر از صد عابدِ ممسک بود

اگرچہ خدمت گذار گناہگار اور مفلس ہو — سیکڑوں بخیل عبادت گذاروں سے بہتر ہے

می دہد ہر خادمے را مستعان — اجر و مزدِ صائمان و قائمان

اللہ تعالیٰ یہ خدمت گذار کو عطا کرتا ہے — اجر و مزدوری روزہ داروں اور رات کو جاگ کر عبادت گذاروں کی

بہرِ خدمت ہر کہ بربندد کمر — از درختِ معرفت یابد ثمر

جو شخص خدمت گذاری پر کمر بستہ ہو جائے — وہ معرفت کے درخت سے پھل پاتا ہے

ہر کہ خادم شد جنانش می دہند — ہم ثوابِ غازیانش می دہند

خدمت گذار کو جنت ملتی ہے — (اور) غازیوں کا ثواب بھی ملتا ہے

## در بیانِ صدقہ

صدقہ کا بیان

تا اماں باشی ز قہرِ کردگار
تاکہ تو اللہ تعالیٰ کے غصہ سے محفوظ رہے

صدقہ دہ ہر بامداد و ہر پگاہ
صبح و شام صدقہ دے

ہر کہ اُو را خیر عادت می شود
جسے نیکی اور بھلائی کی عادت ہو جاتی ہے

آنکہ نیکی می کند در حقِ ناس
جو شخص لوگوں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے

آنکہ از وے ہست مردم را ضرر
جس سے لوگوں کو نقصان پہونچے

دیں ندارد ہر کہ نبود ترسگار
جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا وہ دیندار بھی نہیں

باورع باش اے پسر گر مومنی
اے لڑکے اگر مومن (کامل) ہے تو پرہیزگار بن جا

ہر کرا نبود ورع ایمانش نیست
جو شخص پرہیزگار نہ ہو وہ مومن کامل نہیں

توبہ نبود ہر کرا توفیق نیست
جسے اللہ تعالیٰ توفیق نہ دے وہ تائب بھی نہیں ہوتا

صدقہ میدہ در نہان و آشکار
علی الاعلان اور پوشیدہ طور پر صدقہ دے[۱]

تا بلاہا از تو گرداند اِلٰہ
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھ سے مصیبت کو دور رکھے

بے گماں عمرش زیادت می شود
اسکی عمر بلاشبہ بڑھتی ہے

بہترین مردماں اورا شناس
اسے لوگوں میں بہترین سمجھنا چاہیئے

در میانِ خلق زو نبود بتر
مخلوق میں اس سے بدتر اور برا کوئی نہیں

نیست عقل آنرا کہ باشد نابکار
جو نالائق ہو وہ عقلمند (بھی) نہیں ہوتا

کافری از قہرِ حق گر ایمنی
اگر اللہ کے غصہ کا خوف نہیں تو کافر ہے

ہر کرا نبود حیا ایمانش نیست
بے حیا شخص کامل مومن نہیں ہے

حق نہ بیند ہر کرا تحقیق نیست
جو تحقیق و جستجو سے کام نہیں لیتا اسے حق دکھائی نہیں دیتا

[۱] حدیث شریف میں ہے کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کی آگ کو بجھاتا ہے ۱۲



## در بیانِ تعظیمِ مہمان
مہمان کی تعظیم کا بیان



اے برادر میہماں رانیک دار
اے بھائی مہمان کیساتھ اچھی طرح پیش آ [1]
میہماں روزی بخود می آورد
مہمان اپنی روزی اپنے ساتھ لاتا ہے
ہر کرا جبار دارد دشمنش
جس شخص سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے
اے برادر دار مہماں را عزیز
اے بھائی مہمان کی عزت کر
مومنے کو داشت مہماں رانکو
جو مومن مہمان کے ساتھ بھلا برتاؤ کرے
ہر کرا شد طبع از مہماں ملول
جس کے برتاؤ سے مہمان رنجیدہ ہو
بندہ کو خدمت مہماں کند
جو شخص مہمان کی خدمت کرتا ہے
ہر کہ مہماں را بروئے تازہ دید
جس نے مہمان کا خندہ پیشانی و خوش روئی سے استقبال کیا
از تکلف دور باش اے میزباں
اے میزبان تکلف سے کام نہ لے
میہماں را اے پسر اعزاز کن
اے لڑکے مہمان کا اعزاز و احترام کر

ہست مہماں از عطائے کردگار
مہمان (دراصل) عطائے خداوندی ہے
پس گناہ میزباں را می برد
اور میزبان کے گناہ [2] معاف ہوجاتے ہیں
باز دارد میہماں از مسکنش
مہمان کو اس کے گھر سے دور رکھتا ہے
تا بیابی عزت از رحماں تو نیز
تاکہ تو اللہ کے نزدیک باعزت ہوجائے
حق کشاید باب جنت را برو
اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے
از وے آزردہ خدا و ہم رسول ص
اللہ و رسول اس سے رنجیدہ (وناراض) ہوجاتے ہیں
خویش را شایستۂ رحماں کند
خود کو لطفِ خداوندی کا مستحق بناتا ہے
از خدا الطاف بے اندازہ دید
اسے اللہ کی بے حد مہربانیاں حاصل ہوگئیں
تا گرانی نبودت از میہماں
تاکہ تجھے مہمان کے آنے سے گرانی نہ ہو
گر بود کافر بروو در باز کن
اگرچہ مہمان کافر ہو اسکے لئے گھر کا دروازہ کھول دے

[1] خاطر تواضع کر
[2] اسکی مہمانی کے باعث ۱۲

کار اہلِ بخل را تلبیس داں
کنجوسوں کے کام کو فریب سمجھ

در جہنم ہمدم ابلیس داں
دوزخ میں شیطان کا ساتھی سمجھ

ہیچ ممسک نگذرد سوئے بہشت
کوئی بخیل جنت کی طرف سے نہیں گذرے گا

بلکہ با او کے رسد بوئے بہشت
تو اس تک جنت کی خوشبو کیسے پہونچیگی

آنکہ می خوانند مراورا سقر
اس کے ٹھہرنیکا مقام خاص طور پر دوزخ ہے

اہلِ کبر و بخل را باشد مقر
یہی مغروروں اور بخیلوں کا ٹھکانہ ہوگا

اے پسر در مردمی مشہور باش
اے لڑکے سخاوت میں شہرت حاصل کر (واقعی سخی بنجا)

از بخیلی و ز تکبر دور باش
اور کنجوسی وغیرہ سے (پرہیز کرا ور) دوری اختیار کر

با سخا باش و تواضع پیشہ گیر
سخاوت اور تواضع کا طریقہ اختیار کر

تا شود روئے دلت بدرِ منیر
تاکہ تیرا دل روشن چاند (کیطرح) ہو جائے



## در بیان کارہائے شیطانی
شیطانی کاموں کا بیان



چار خصلت فعلِ شیطانی بود
چار خصلتیں شیطانی فعل ہیں

داند اینہا ہر کہ رحمانی بود
اللہ والا انہیں جانتا ہے

عطسۂ مردم چو بگذشت از یکے
ایک سے زیادہ مرتبہ چھینکنا

باشد آں از فعلِ شیطاں بیشکے
بے شک شیطانی کاموں میں سے ہے

خونِ بینی نیز از شیطاں بود
نکسیر بھی شیطان (کے اثر) سے ہوتی ہے

آنکہ ظاہر دشمنِ انساں بود
شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے

خامیازہ فعلِ شیطاں ست و قے
انگڑائی اور قے شیطان کے فعل (داخل) ہوتے

اے پسر ایمن مباش از مکرِ وے
اے لڑکے شیطان کے مکر سے بیخوف نہ ہو



# در بیانِ علاماتِ منافق

منافق کی علامتوں کا بیان



دور باش اے خواجہ از اہلِ نفاق
اے خواجہ (صاحب) اہلِ نفاق سے دوری اختیار کر

سہ علامت در منافق ظاہر ست
منافق کی تین کھلی ہوئی علامتیں ہیں

وعدہ ہائے او ہمہ باشد خلاف
اس کے وعدے سب جھوٹے ہوتے ہیں

مومناں را کم اعانت می کند
جو مومنوں کی عیادت نہیں کرتا

نیست در وعدہ منافق را وفا
منافق وعدہ پورا نہیں کرتا

تا نہ پنداری منافق را امیں
منافق کو (کبھی) امانت دار مت سمجھ

از منافق اے پسر پرہیز کن
اے لڑکے منافق سے پرہیز کر

با منافق ہر کہ ہمرہ می شود
جو شخص منافق کا ساتھ دیتا ہے

در جہنم داں منافق را وثاق
منافق کو یقیناً دوزخ میں سمجھ [1]

زاں سبب مقہورِ قہرِ قاہر ست
اسی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کا شکار ہے

قولِ او نبود بغیر از کذب و لاف
اسکی گفتگو جھوٹ اور ڈینگوں سے خالی نہیں ہوتی

ہم امانت را خیانت می کند
امانت میں بھی خیانت کرتا ہے

زاں نباشد در رخش نور و صفا
اسواسطے اس پر نور و پاکیزگی کی تابندگی نہیں ہوتی

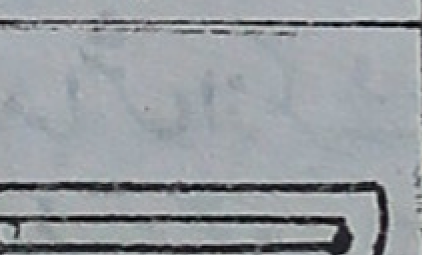
نیست باد اشرش از روئے زمیں
اللہ کرے زمین کے چہرہ پر اسکا شر باقی نہ رہے [2]

تیغ را از بہرِ قتلش تیز کن
تلوار اسکے قتل کیلئے تیز کر

منزلِ او در تگِ چہ می شود
اسکی منزل کنوئیں کی گہرائی ہے (یعنی قعر ذلت میں ڈوب جاتا ہے)

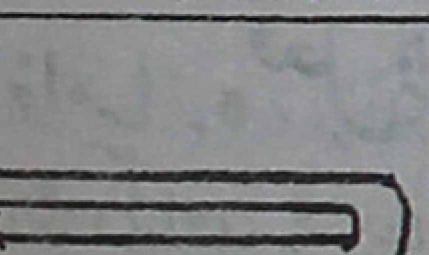
[1] یا دوزخ میں منافق کے پاؤں میں بیڑی ہوگی۔
[2] یعنی وہ خود فنا ہو کیونکہ نہ بانس نہ بجے بانسری۔

* * *
* *
*



# در بیانِ علاماتِ متقی

پرہیزگاری کی علامتوں کا بیان



سہ علامت باشد اندر متقی

پرہیزگاری کی تین علامتیں ہیں

پُر حذر باش اے تقی از یارِ بد

اے پارسا برے دوست سے پرہیز کر

کم رود ذکرِ دروغش بر زباں

پرہیزگار کی زبان جھوٹ و غلط بات سے آلودہ نہیں ہوتی

از حلال و پاک ہم گیرند کام

پرہیزگار پاک و حلال ہی سے مطلب رکھتے ہیں

کے بود نسبت تقی را با شقی

پرہیزگار کو بدبخت سے کیا نسبت ہو سکتی ہے

تا نیندازد ترا در کارِ بد

تاکہ تجھے برے کام میں مبتلا نہ کردے

از طریقِ کذب باشد بر کراں

وہ جھوٹ کے راستہ سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے

تا نیفتند اہلِ تقوی در حرام

تاکہ یہ پارسا حرام میں مبتلا نہ ہوں

## در بیانِ علاماتِ اہلِ جنّت

اہلِ جنت کی علامتوں کا بیان

ہر کرا باشد سہ خصلت در سرشت

تین خصلتیں جسکی سرشت بن چکی ہوں

شکر[1] در نعما و صبر[2] اندر بلا

نعمتوں[1] پر شکر اور مصیبت میں صبر[2]

ہر کہ مستغفر بود اندر گناہ

جو کہ گناہ پر استغفار کرے ....

ہر کہ ترسد از آلہ خویشتن

جو اپنے خدا سے ڈرتا ہو

معصیت را ہر کہ پے در پے کند

جو لگاتار گناہ کا ارتکاب کرے

باشد آنکس بیشک از اہلِ بہشت

وہ بے شک اہلِ جنت میں سے ہے

می دہد آئینۂ دل را جلا

دل کے آئینہ کو صاف کرتے اور جلا بخشتے ہیں

حق ز نارِ دوزخش دارد نگاہ

اللہ تعالی اسے دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے

خواہد او عذرِ گناہِ خویشتن

وہ اپنے گناہ کا عذر خواہ ہوتا ہے

ایزدش از اہلِ جنّت کے کند

اللہ تعالی اسے اہلِ جنت میں کب کرے گا[1]

[1] یعنی گناہوں پر جری کا انجام برا ہے ۱۲

اے پسر دائم باستغفار باش
اے لڑکے ہمیشہ استغفار کرتا رہ

وز بدان و مفسداں بیزار باش
اور بروں و فساد پسندوں سے دوری اختیار کر

گر کنی خیرے بدستِ خویش کن
اگر خیر خیرات کر سکے تو خود کر

خیرِ خود را وقفِ ہر درویش کن
اپنے خیر خیرات کو ہر درویش کیلئے وقف کردے

یک درم کانرا ز دستِ خود دہند
اپنے ہاتھ سے دیا ہوا ایک درھم

بہ بود زاں کز پسِ اُو صد دہند
پسماندگان کی اسکی طرف سے سو درہم دینے سے بہتر ہے

گر بہ بخشی خود یکے خرمائے تر
اگر اپنے ہاتھ سے ایک تر کھجور عطا کر دے

بہتر از بعدِ تو صد مثقالِ زر
تیرے بعد سو مثقال سونا دینے سے بہتر ہے

ہرچہ بخشیدی مکن با او رجوع
جو کچھ دیدے اسے واپس نہ لے

گر ز پا افتادۂ از دستِ جوع
خواہ بھوک سے بیتاب ہی کیوں نہ ہو جائے

ایں بداں ماند کہ شخصے قے کند
دے کر واپس لینا قے کر کے

باز میلِ خوردنِ آں می کند
اسے چاٹنے کی (اور قے لوٹانا نیکی) طرح ہے

با پسر گر چیز کے بخشد پدر
باپ اگر لڑکے کو کوئی چیز دے

می رسد گر باز گیرد زاں پسر
تو اسکے لئے لڑکے سے واپس لینے میں حرج نہیں

اے پسر شادی زمال و زر مجوی
اے لڑکے مال و دولت سے کسی کی خوشی کی جستجو نہ کر

انچہ کس را دادۂ دیگر مجوی
اور کسی کو عطا کردہ چیز مت لوٹا (کہ لوٹا کر دوسرے کو دیدے)

## در بیانِ آنکہ در دنیا از آں خوش نباید بود

اس کا بیان کہ دنیا میں دنیا سے خوش نہ ہونا چاہیئے

شادیٔ دنیا سراسر غم بود
دنیا کی خوشی سراسر غم ہوتی ہے

سودِ او را در عقب ماتم بود
اسکے فائدہ و نفع کا انجام ماتم ہے

نہی لاتفرح زدنیا گوش دار
دنیا سے مسرور نہ ہو اسے یاد رکھ
شادمانی را ندارد دوست حق
دنیوی مال و دولت پر خوشی اللہ کو پسند نہیں
اے پسر با محنت و غم خوئے کن
اے لڑکے تکلیف و مشقت کی عادت ڈال
گر فرح داری ز فضل حق رواست
اگر اللہ تعالیٰ کے فضل پر مسرور ہو تو درست ہے
حزن واندوہ ست قوت بندگاں
رنج و غم بندوں کی روزی ہے
از چہ موجودی بہ بین بیش اے پسر
اے لڑکے یہ سوچ ۔ تیری تخلیق کس لئے ہوئی ہے
کرد ایزد مر ترا از نیست ہست
تیرا وجود نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے تجھے وجود بخشا
تا تو باشی بندۂ معبود باش
جتنا بھی ممکن ہو اللہ تعالیٰ کا (سچا) بندہ بنا رہ

جائے شادی نیست دنیا ہوش دار
اے صاحب ہوش! دنیا خوشی کی جگہ نہیں
ایں سخن دارم ز استاداں سبق
میں نے استادوں سے یہ سبق سیکھا ہے
روئے دل را جانب دلجوئے کن
دل کا چہرہ اللہ کیطرف کر (یعنی ہمہ تن متوجہ ہو)
لیک از دنیا فرح جستن خطاست
لیکن دنیا سے فرحت کی طلب غلط ہے
غم شود یار فرح جویندگاں
دنیا کی فرحت کے متلاشی لوگوں کو غم نصیب ہوتا ہے
ہر کسے دارد غم خویش اے پسر
اے لڑکے ہر ایک کو اپنا غم ہوتا ہے[1]
از برائے آنکہ باشی حق پرست
یہ سوچ سے کہ تو حق پرست ہوا اور حق پرستی اختیار کرے
باحیا و باسخا و جود باش
حیا اور سخاوت کو شیوہ بنا لے

[1] لہذا اس بات کا غم اور فکر بھی ہونا چاہیے ۱۲



## دربیان نصائح و نتائج دینی و دنیوی
نصیحتوں اور اسکے دینی و دنیوی نتائج کا بیان

خواب کم کن اول روز اے پسر
اے لڑکے دن کے آغاز میں (صبح صبح) مت سویا کر

نفس را بد خو میاموز اے پسر
اے لڑکے اپنے نفس کو بری عادت مت ڈال

آخرِ روزت نکو نبود منام
دن کے آخری حصہ میں سونا اچھا نہیں

اہلِ حکمت را نمی آید صواب
عقلمندوں کے نزدیک ٹھیک نہیں

اے پسر ہرگز مرو تنہا سفر
اے لڑکے ہرگز تنہا سفر نہ کر

دست را بر رخ زدن شومست شوم
کسی کے چہرہ پر طمانچہ مارنے کا شمار نحوست میں ہے

شب در آئینہ نظر کردن خطاست
رات کو آئینہ دیکھنا غلطی ہے

خانہ گر تنہا و تاریکت بود
گھر اگر تنہا اور تاریک ہو

دست را کم زن تو در زیرِ زنخ
ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر مت بیٹھا کر

چار پایاں را چو بینی در قطار
چارپایوں کو قطار میں دیکھے تو

تا فزاید قدر و جاہت را خدا
تاکہ اللہ کے یہاں تیری قدر و رتبہ میں اضافہ ہو¹

تا شود عمرت زیادہ در جہاں
تاکہ دنیا میں تیری عمر بڑھے

بیشتر از شام خواب آمد حرام
شام (رات) سے قبل سونا حرام ہے

درمیانِ آفتاب و سایہ خواب
دھوپ اور سائے میں سونا

با شدت رفتن سفر تنہا خطر
سفر میں تنہا جانا خطرناک ہوتا ہے

استماعِ علم کن از اہلِ علوم
اہل علم سے علمی باتیں سن

روز اگر بینی تو روئے خود رواست
دن میں اگر اپنا چہرہ دیکھے تو درست ہے

مونسے باید کہ نزدیکت بود
کوئی غم خوار اور مونس نزدیک ہونا چاہئے

نزدِ اہلِ علم سرد آمد چو یخ
اہل علم کے نزدیک یہ موزوں نہیں

درمیانِ شاں نیائی زینہار
ان کے بیچ میں ہرگز نہ گھس

روز و شب می باش دائم در دعا
دن و رات ہمیشہ دعا میں مصروف رہ

رو نکوئی کن نکوئی در نہال
پوشیدہ طور پر بھلائی کرتے ہوئے زندگی بسر کر

¹ کیونکہ یہ عمل اللہ کے نزدیک نہایت پسندیدہ ہے ۱۲

تا نہ کاہد روزیت در روزگار

تاکہ دنیا میں تیرا رزق نہ گھٹے

ہر کہ او در فسق و در عصیاں کند

جو گناہ اور نافرمانی کی طرف متوجہ رہتا ہے

ایزد اندر رزقِ اُو نقصاں کند

اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں کمی کر دیتا ہے

کم شود روزی ز گفتارِ دروغ

جھوٹ بولنے سے رزق میں کمی آتی ہے

در سخن کذّاب را نبود فروغ

جھوٹے کی گفتگو میں رونق نہیں ہوتی

فاقہ آرد خوابِ بسیار اے پسر

اے لڑکے زیادہ سونا فاقہ و تنگدستی کا سبب ہے

خواب کم کن باش بیدار اے پسر

اے لڑکے کم سویا کر اور زیادہ بیدار رہا کر

ہر کہ در شب خوابِ عریاں می کند

جو شخص رات میں ننگا ہو کر سوتا ہے

در نصیبِ خویش نقصاں می کند

اپنے حصہ (حصۂ خیر) میں کمی کرتا ہے

بولِ عریاں ہم فقیری آورد

مکمل برہنہ ہو کر پیشاب کرنا مفلسی لاتا ہے

اندہِ بسیار و پیری آورد

(اور) بہت غم و بڑھاپے کا سبب ہوتا ہے

در جنابت بد بود خوردن طعام

ناپاکی کی حالت[1] میں کھانا کھانا بُرا ہے

ناپسند است ایں بنزدِ خاص و عام

عام و خاص دونوں کے نزدیک ناپسندیدہ ہے

ریزۂ ناں را میفگن زیرِ پائے

روٹی کا ٹکڑا پاؤں کے نیچے مت ڈال[2]

گر ہمی خواہی تو نعمت از خدائے

اگر تجھے نعمتِ خداوندی کی طلب ہے

شب مزن جاروب ہرگز خانہ در

رات کو گھر و دروازہ میں جھاڑو نہ دے

خاک رو بہ ہم منہ در زیرِ در

دروازہ کے قریب کوڑا کرکٹ مت جمع کر

گر بخوانی باپ و مامت را بنام

اگر والدین کا نام لیکر بلائے

نعمتِ حق بر تو می گردد حرام

نعمت خداوندی تجھ پر حرام ہو جائے گی[3]

[1] کہ غسل کی ضرورت ہو ۱۲
[2] کہ یہ رزق کی توہین و بے ادبی ہے ۱۲
[3] اس لئے کہ یہ انتہائی بے ادبی اور امر رب کی خلاف ورزی ہے ۱۲

گر بہر چوبے کنی دندان خلال
اگر ہر قسم کی لکڑی سے دانتوں میں خلال کرے

بینوا گردی وافتی در وبال
تو بے نوا ہوگا اور مصیبت میں پڑ جائے گا

دست را ہرگز بخاک و گل مشوئے
ہاتھ (پانی کے بجائے) مٹی اور گارے سے مت دھو

از برائے دست شستن آبجوئے
بلکہ ہاتھ دھونے کے لئے پانی کی جستجو کر

اے پسر بر آستانِ در مشیں
اے لڑکے گھر کے دروازہ پر مت بیٹھ

کم شود روزی ز کردارِ چنیں
اس عمل سے رزق ختم ہو جاتا ہے [1]

تکیہ کم کن نیز در پہلوئے در
دروازہ کے پہلو دباز و پر بھی ٹیک مت لگا

باش دائم از چنیں خصلت بدر
اس خصلت سے ہمیشہ احتراز کر [2]

در خلا جا گر طہارت می کنی
اگر پاخانہ کے قدمچہ پر تو طہارت کرتا ہے

وقتِ خود را داں کہ غارت می کنی
تو سمجھ لے تو اپنے وقت کو برباد کر رہا ہے [3]

جامہ را بر تن نشاید دوختن
کپڑے کو پہنے ہوئے نہ سینا چاہئے

باید از مرداں ادب آموختن
(رموز آشنا) لوگوں سے ادب سیکھنا چاہئے

گر بدامن پاک سازی روئے خویش
اگر دامن سے اپنا چہرہ صاف کرے گا

روزیت کم گردد اے درویش بیش
تو اے درویش تیرا رزق بہت کم ہو جائیگا

دیر رو بازار و بیروں آئی زور
بازار کمی کے ساتھ جا اور عجلت سے لوٹ آ

زانکہ رفتن را نیابی ہیچ سود
کیونکہ بازار جانے میں کوئی فائدہ نہیں [4]

نیک نبود گر کشی از دم چراغ
پھونک مار کر چراغ بجھانا اچھا نہیں

رہ مدہ دودِ چراغ اندر دماغ
کیونکہ پھونک کر بجھانے سے دھواں دماغ میں گھس جائیگا

کم زن اندر ریش شانہ مشترک
داڑھی (یا سر میں) دوسرے کا کنگھا نہ کر

زانکہ آں خاصِ تو باشد خوشترک
وہی کنگھا استعمال کر جو تیرے لئے مخصوص ہو

[1] اور افلاس کا سامنا ہوتا ہے ۱۲
[2] یا اس خصلت کی بنا پر ہمیشہ باہر ہی رہے گا گھر میں رہنا نصیب نہ ہوگا ۱۲
[3] کیونکہ پاخانہ کی چھینٹوں سے پاک جگہ بھی ناپاک ہو گی اور ناپاکی میں اضافہ ہو گا ۱۲
[4] اس لئے ضرورت پوری کر کے فوراً لوٹ آنا چاہیے ۱۲

از گدایاں پارہائے نان مخر
فقیروں سے روٹی کے ٹکڑے مت خرید
دُور کن از خانہ تارِ عنکبوت
اپنے گھر سے مکڑی کے جالے صاف کر
خرج را بیروں زاندازہ مکن
بے اندازہ خرچ سے گریز کر (اسراف سے بچ)
دسترس گر باشدت تنگی مکن
اگر قدرت ہو تو خرچ میں تنگی مت کر[۳]

زانکہ می آرد فقیری اے پسر
اس لئے کہ اے لڑکے فقیری لاتا ہے[۱]
باشد اندر ماندنش نقصانِ قوت
ان جالوں کے رہنے سے روزی میں کمی آتی ہے
خشک ریشِ خویش را تازہ مکن
اپنے خشک شدہ زخم کو ہرا مت کر[۲]
چونکہ رہواری برہ لنگی مکن
تیز رفتار گھوڑے کو لنگڑا نہ کر

## دربیانِ فوائدِ صبر
صبر کے فائدوں کا بیان

تا شوی در روزگار از صابراں
تاکہ تیرا شمار زمانہ کے صبر کرنیوالوں میں ہو
گر ترش سازی تو رُو اندر بلا
اگر تو مصیبت کے وقت ترش روئی اختیار کرے
در بلا وقتے کہ صابر نیستی
مصیبت کیوقت جس نے صبر نہیں کیا
بے شکایت صبرِ تو باشد جمیل
کسی شکوہ شکایت کے بغیر تیرا صبر اچھا ہو[۶]
گر نباشد فخر از درویشیت
اگر تیرے لئے درویشی قابل فخر نہ ہو

غم مکن از دیدنِ سختی گراں
تو شدید سختی (و آزمائش) کا غم نہ کر[۴]
خویش را از صابراں مشمر ہلا
تو تیرا شمار مصیبت پر صبر کرنیوالوں میں ہرگز نہ ہوگا
نزدِ اہل صدق شاکر نیستی
اللہ تعالے سے سچی دوستی رکھنے والوں (اہل صدق) کے نزدیک
با کسے کم کن شکایت از خلیل
دوست (اللہ تعالی) کی شکایت کسی سے مت کر
کے باہل فقر باشد خویشیت
تو تو درویشوں میں کیسے شامل شمار ہوگا۔

[۱] یعنی اسکے اثرات مرتب ہوتے ہیں ۱۲
[۲] یعنی بے اندازہ خرچ تازہ زخم کی طرح تکلیف دہ بنجاتا ہے ۱۲
[۳] میانہ روی سے کام لے ۱۲
[۴] اور مصائب خندہ پیشانی سے برداشت کر ۱۲
[۵] جیسا کہ حضرت یعقوب کا صبر جس کے بارے میں ہے "فصبر جمیل" ۱۲

گر ہمہ جنبش بفرماں باشدت — حرمتت از حد فراواں باشدت

اگر تیرا ہر عمل فرمان خداوندی کے مطابق ہو — تو تیری عند اللہ عزت بے حد ہو گی

بندہ از خدمت بعقبیٰ می رسد — لیکن از حرمت بمولیٰ می رسد

بندہ خدمت گزاری کے سبب اچھے انجام تک پہنچتا ہے — مگر فرمان خداوندی کے مطابق عمل[۱] سے اللہ تک پہنچ جاتا ہے

حرمتت در خدمت آرام دل ست — ہر کہ خدمت کرد مردِ مقبل ست

خدمت گزاری میں حرمت[۳] کا لحاظ دلی آرام کا باعث ہے — خدمت گزار (اللہ) کا مقبول بندہ ہے

گر نگردی اے پسر گردِ خلاف — آنکہے زیبد ترا در صبر لاف

اے لڑکے اگر آدمی اختلاف کی راہ سے گریز کرے — تب (صحیح معنیٰ میں) اسی صبر کرنیوالا کہنا زیب دیتا ہے

گر ہمی داری فرح را انتظار — در بلا جز صبر نبود ہیچ کار

اگر تو فرحت و فراخی کا انتظار کرنا چاہے — تو مصیبت کے وقت صبر کے علاوہ چارہ نہیں

۱؎ اور سر مو انحراف نہ کرنے سے ۱۲
۲؎ اور انتہائی مقرب بنجاتا ہے ۱۲
۳؎ پوری عزت ۱۲



## در بیانِ تجرید و تفرید

ماسوی اللہ اپنا ذہن خالی کرنے اور دنیوی آلائشوں سے یکسو کر لینے کا بیان



گر صفا می بایدت تجرید شو — ور خبر داری ز اہلِ دید شو

اگر پاکیزگی (باطن) مطلوب ہو تو اللہ کے علاوہ سے (کے تصور) اپنے ذہن کو خالی کر — اگر ہوشیار ہے تو مشاہدۂ حق کرنیوالوں میں سے ہو جا

ترکِ دعویٰ ہست تجرید اے پسر — فہم کن معنیٔ تفرید اے پسر

اے لڑکے تجرید اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھنے کا نام ہے — اے لڑکے تفرید (دنیوی آلائشوں سے یکسو کرنے) کے معنی سمجھ

اصلِ تجریدت وداعِ شہوت ست — بلکہ کلی انقطاعِ شہوت است

تجرید کی اصل شہوت کا ترک ہے — بلکہ پوری شہوت (ازروئے نفسانی) سے علیحدگی ہے

گر دہی یکبارہ شہوت را طلاق — آں زماں گردی تو در تفرید طاق

اگر ایک مرتبہ شہوت (خواہش نفسانی) کو چھوڑ دے — تو تو زمانہ میں تفرید کے اندر بے نظیر ہو گا

اگر تو برداری زغیرش اعتمید

اگر تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ پر بھروسہ کرنا چھوڑ دے

اعتمادت چوں ہمہ بر حق بود

جب تیرا کلی اعتماد اللہ تعالیٰ پر ہو

ترکِ دنیا کن برائے آخرت

دنیا کو آخرت کے واسطے ترک کر دے

گر بیابی از سعادت ایں مقام

اگر تو سعادت کی بنا پر یہ مقام حاصل کر لے

گر ز دنیا دست شوئی بہرِ حق

اگر تو دنیا سے اللہ کیلئے دست کش و بے نیاز ہو گا

رو مجرد باش دائم مرد باش

زندگی میں ہمیشہ کیلئے تجرید اختیار کر اللہ والا ہو جا

گردِ کبر و عجب و خود رائی مگرد

غرور و تکبر و خود رائی کے ارد گرد مت پھر

ہر کہ گردِ کورۂ انگشت گشت

کوئلوں کے ارد گرد پھرنے والا

وانکہ با عطار میگردد قریب

عطر فروش سے قریب شخص

ہمنشینِ صالحاں باش اے پسر

اسلئے نیک لوگوں کی ہمنشینی اختیار کر

آنکہ از تجرید گردی با امید

تو تیری تجرید نفع رساں ہو گی

آں دمت تفرید جاں مطلق بود

تو اسوقت زندگی مکمل تفرید حاصل ہوگی

وز بدن بر کش لباسِ فاخرت

اور جسم سے لباس فاخرہ اتار دے

صاحبِ تجرید باشی والسلام

تو تو صاحبِ تجرید ہو گا۔

وانکہ از تفرید گویندت سبق

تو تجھکو سبق تفرید حاصل ہو جائے گا

تا بہر فرقے نشینی گرد باش

کب تک ہر سر پر[1] بیٹھے[2] گا گرد ہو جا

قدرِ خود بشناس و ہرجائی مگرد

اپنی قدر پہچان اور مارا مارا[3] نہ گھوم

جامہ از دودش سیاہ و زشت گشت

اس کے دھویں سے کپڑے کالے اور خراب کرتا ہے

او ہمہ یابد ز بوئے خوش نصیب

ہمہ وقت اچھی خوشبو کا حصہ حاصل کرتا ہے

دور باش از رند و قلاش اے پسر

مست اور خیر سے خالی سے دور رہ

[1] رفعت کا تصور رہے گا ۱۲

[2] بے حقیقت شے ۱۲

[3] اللہ کے در کو چھوڑ کر ۱۲

جانبِ ظالم مکن میل اے عزیز
ور کنی گردی ازاں خیل اے عزیز

اے عزیز ظالم کیطرف مائل نہ ہو
ورنہ تیرا شمار بھی اسی جماعت میں سے ہو گا

روز اہلِ ظلم بگریز اے فقیر
تا نسوزی زآتش تیز اے فقیر

اے درویش زندگی ظلم کرنیوالوں سے بچکر گذار
تاکہ تجھے تیز آگ (دوزخ کی آگ) نہ جلائے

صحبتِ ظالم بسانِ آتش است
زانکہ خلق آزار تند و سرکش است

ظالم کی ہمنشینی آگ کی طرح ہے
اسلئے کہ وہ مخلوق کو تکلیف پہونچانیوالا بدمزاج اور سرکش ہے

از حضورِ صالحاں صالح شوی
ور نشینی بابداں طالح شوی

صالح (نیک لوگوں کی حضوری سے تو نیک ہوجائیگا
اور بروں کی صحبت سے برا ہو جائے گا

هر کہ او با صالحاں ہمدم شود
در حریمِ خاصِ حق محرم شود

جو شخص نیک لوگوں کا رفیق ہو جاتا ہے
خاص دربار ربانی کا درباری بنجاتا ہے

اے پسر مگذار راہِ شرع را
اصل یابی گر بگیری فرع را

اے لڑکے راہ شریعت مت چھوڑ
تو حقیقت پالیگا اگر شریعت پر عمل پیرا ہو گا

از شریعت گر نہی بیروں قدم
در ضلالت اُفتی و رنج و الم

اگر شریعت سے باہر قدم رکھے گا
تو گمراہی اور رنج والم میں مبتلا ہو گا

هر کہ در راہِ ضلالت می رود
از جہالت با بطالت می رود

جو شخص گمراہی کا راستہ اختیار کرتا ہے
جہالت سے گمراہی تک پہونچ جاتا ہے

حق طلب ذکارِ باطل دور باش
در سخا و مردمی مشہور باش

حق طلب کر اور باطل سے دوری اختیار کر
سخاوت و انسانیت میں شہرت یافتہ ہو جا

هر کہ نگزیند صراطِ مستقیم
در عذابِ آخرت ماند مقیم

جو شخص سیدھے راستہ پر نہیں چلتا
وہ عذاب آخرت میں مبتلا رہیگا

در رہِ شیطاں منہ گام اے اخی
اے میرے بھائی شیطان کے راستہ میں قدم مت رکھ

تا نگردی خوار و بدنام اے اخی
تاکہ تو رسوا و بدنام نہ ہو

ہر کہ در راہِ حقیقت سالک است
جو شخص در حقیقت سالک ہے

روز و شب خائف ز قہرِ مالک ست
وہ شب و روز قہر خداوندی سے ڈرتا رہتا ہے

بر خلافِ نفس کن کار اے پسر
اے لڑکے نفس امارہ کے خلاف کام کر

تا نیفتی زار در نارِ سقر
تاکہ ذلیل ہو کر دوزخ کی آگ میں نہ گرے



## در بیانِ کرامتِ الٰہی
اللہ تعالیٰ کی بخششوں کا بیان



چار چیز است از کرامتہائے حق
چار چیزوں کا شمار اللہ تعالیٰ کی بخششوں میں ہے

مقبل ست آنکس کہ گیرد ایں سبق
وہ شخص نیک بخت ہے جو انہیں یاد رکھے

اوّل آں باشد کہ باشد راست گو
اول یہ کہ آدمی سچا ہو

با سخاوت باشد و ہم تازہ روی
سخی اور خوش اخلاق ہو

بعد ازاں حفظِ امانت باشدش
اسکے بعد امانت کی حفاظت

ہم نظر پاک از خیانت باشدش
(اور) نگاہ خیانت و بد دیانتی سے پاک

ہر کرا حق دادہ باشد ایں چہار
اللہ تعالیٰ نے جسے یہ پانچ چیزیں عطا کی ہوں

باشد آں کس مومن و پرہیزگار
وہ شخص مومن اور پرہیزگار ہوگا



## در بیانِ آنکہ دوستی را نشاید
جن سے دوستی مناسب نہیں ان کا بیان



دوستِ بد باشد زیاں کار اے پسر
اے لڑکے برے دوست سے نقصان ہوتا ہے

تو طمع زاں دوست بردار اے پسر
اے لڑکے تو اس دوست سے کوئی توقع نہ رکھ

لہ صحت المستیار کرے

ہر کہ می گوید بدیہائے تو فاش — دوست مشمارش بد و ہمدم مباش

جو تیری برائی علی الاعلان بیان کرتا ہو — اسے دوست مت سمجھ اسے ساتھی نہ شمار کر

دوستی ہرگز مکن با بادہ خوار — از چناں کس خویشتن را دور دار

شرابی سے ہرگز دوستی نہ رکھ — ایسے شخص سے اپنے کو دور رکھ

منعمے گر می کند ترک زکوٰۃ — دور از وے باش تا داری حیوٰۃ

مالدار اگر زکوٰت دینا چھوڑ دے — اس سے تا زندگی دوری اختیار کر

دور شو زاں کس کہ خواہد از تو سود — گر سرِ خود بر قدمہائے تو سود

اس شخص سے دور رہ جو تجھ سے سود چاہے — اگرچہ اپنا سر تیرے قدموں پر بطور سود ہی کیوں رکھے[1]

اے پسر از سود خواراں کُن حذر — خصم ایشاں شد خدائے دادگر

اے لڑکے سود خوروں سے پرہیز کر — منصف خدا تعالیٰ ان کا دشمن ہے

آنکہ از مردم ہمی گیرد ربا — زینہار او را نگوئی مرحبا

جو لوگوں سے سود لیتے ہیں — انہیں کبھی شاباشی نہ دے بلکہ ان کے فعل پر ملامت کر



## دربیان غمخواری مردم

لوگوں کی غمخواری کا بیان



بر سرِ بالینِ بیماراں گذر — زانکہ ہست ایں سنتِ خیر البشر

بیماروں کی عیادت کیا کر — اس لئے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے

ناتوانی تشنہ را سیراب کن — در مجالس خدمتِ اصحاب کن

بحد امکان پیاسے کو سیراب کر — مخلوق میں ساتھیوں کی خدمت کر

خاطرِ ایتام را در یاب نیز — تا ترا پیوستہ حق دارد عزیز

یتیموں کی بھی مزاج پرسی کر[2] — تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی اسکی وجہ سے عزیز رکھے

[1] یعنی مستقل طور پر احتراز کر ۱۲
[2] اور نرمی و حسن سلوک سے پیش آ ۱۲

چوں شود گریاں یتیمے ناگہاں
اچانک یتیم کے رونے پر
عرشِ حق در جنبش آید آں زماں
عرشِ باری حرکت میں آجاتا ہے

چوں یتیمے را کسے گریاں کند
جو شخص یتیموں کو رُلاتا ہے
مالک اندر دوزخش بریاں کند
داروغۂ دوزخ اسے دوزخ میں جلائیگا

آنکہ خنداند یتیمِ خستہ را
جو شخص زخمی و ٹوٹے ہوئے دل یتیم کو ہنسائے
باز یابد جنّت در بستہ را
وہ جنّت کا دروازہ (اپنے لئے) کھلا ہوا پائیگا

ہر کہ اسرارت کند فاش اے پسر
اے لڑکے جو شخص راز فاش کر دے
از چناں کس دُور می باش اے پسر
ایسے شخص سے دوری اختیار کر

در جوانی دار پیراں را عزیز
جوانی میں بوڑھوں سے محبت کر [1]
تا عزیز دیگراں باشی تو نیز
تاکہ تو بھی دوسروں کا پیارا بن جائے

بر ضعیفاں گر ببخشائی رواست
کمزوروں کیساتھ بخشش ہی درست ہے
کیں ز سیرت ہائے خوبِ اولیاست
یہ اولیاء اللہ کی اچھی عادت ہے

بر سرِ سیری مخور ہرگز طعام
کھانا منہ تک (یعنی بہت زیادہ) نہ کھا
تا نہ میرد در بدن قلب اے غلام
تاکہ اے لڑکے تیرا دل مردہ نہ ہوجائے

علتِ مردم ز پُر خواری بود
آدمی کی بیماری زیادہ کھانا ہے
خوردنِ پُر تخمِ بیماری بود
سیر ہو کر (منہ تک) کھانا بیماری کا بیج (اور جڑ) ہے

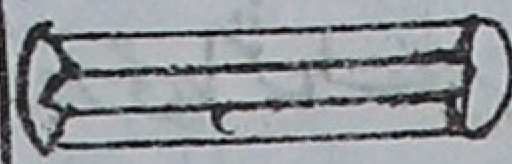
راحتے نبود حسودِ شوم را
بدبخت حاسد کو راحت نصیب نہیں ہوتی
کاذبِ بدبخت را نبود وفا
بدنصیب جھوٹا وفادار نہیں ہوتا ۔۔

ہر منافق را تو دشمن دار باش
تو ہر منافق کو مخالف خیال کر
از وے و از فعلِ وے بیزار باش
اس سے اور اس کے فعل سے بیزاری اختیار کر

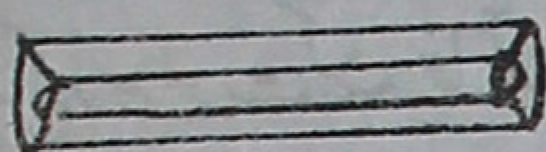
[1] ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آ
[2] اللہ تعالیٰ رلانے والے پر ناراض ہوتا ہے

توبۂ بدخو کجا محکم شود
بری عادت والے کی توبہ مضبوط کہاں ہوتی ہی
تا شود دینِ تو صافی چوں زُلال
تاکہ تیرا دین ٹھنڈے صاف پانی کیطرح صاف ہو جائے
آنکہ باشد در پئے قُوتِ حرام
جو شخص حرام روزی کے در پے ہو

مرد بخیلاں را مروّت کم شود
بخیلوں میں مروّت نہیں ہوتی
باش دائم طالبِ قُوتِ حلال
ہمیشہ حلال روزی کا طلبگار رہ
در تنِ اُو دل ہمی میرد مدام
جسم میں اسکا دل بھی ہمیشہ مردہ ہو جائیگا

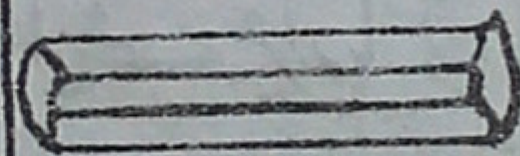


## دربیانِ صلۂ رحم
صلہ رحمی کا بیان

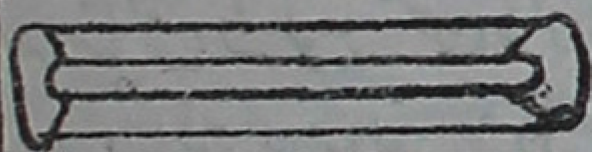


رُو بپرسیدن برِ خویشانِ خویش
زندگی رشتہ داروں کیساتھ صلہ رحمی کر کے گذار
ہر کہ گرداند ز خویشاوند رُو
جو شخص اپنوں ہی سے منہ موڑ لے
ہر کہ اُو ترکِ اقارب می کند
جو شخص رشتہ داروں سے ترک تعلق کرتا ہے
گرچہ خویشانِ تو باشند از بداں
اگرچہ تیرے رشتہ دار برے ہوں
ہر کہ اُو از خویشِ خود بیگانہ شد
جو اپنے رشتہ داروں سے بیگانگی اختیار کرے

تاکہ گردد مدّتِ عمرِ تو بیش
تاکہ تیری عمر میں اضافہ ہو جائے
بے گماں نقصاں پذیرد عمرِ اُو
بلا شبہہ اسکی عمر گھٹ جاتی ہے
جسمِ خود قوتِ عقارب می کند
اپنا جسم بچھوؤں کے حوالہ کرتا ہے
بدتر از قطعِ رحم چیزے مداں
قطع رحمی سے زیادہ کوئی چیز بری نہ سمجھ
نامش از روئے بدی افسانہ شد
اس کا نام بد مزاجی میں مشہور ہو جاتا ہے



## دربیانِ فتوت
جوانمردی کا بیان



چیست مردی اے پسر نیکو بداں
جوانمردی کیا ہے اے لڑکے اچھی طرح سمجھ

عذر خواہد مرد پیش از معصیت
اللہ والا معصیت [۱] سے عذر خواہ ہوتا ہے

آنکہ کارِ نیک مرداں می کند
جو شخص نیک لوگوں کے سے کام کرتا ہے

ہر کہ او باشد ز مردانِ خدا
جو شخص اللہ کے نیک بندوں میں سے ہوگا

اے پسر در صحبتِ مرداں در آی
اے لڑکے اللہ والوں کی ہمنشینی اختیار کر

ہر کہ از مردانِ حق دارد نشاں
جسمیں اللہ والوں کی علامت موجود ہو

خود نخواہد مرد خصماں را ہلاک
اپنے مخالفین کی (بھی) ہلاکت نہیں چاہتا

می نجوید مرد انصاف از کسے
اللہ کا نیک بندہ کسی سے انصاف کا طلبگار نہیں ہوتا

ہر کہ پا اندر رہِ مرداں نہاد
جو شخص اللہ والوں کے راستہ میں [۲] قدم رکھتا ہے

اے پسر ترکِ مرادِ خویش گیر
اے لڑکے اپنی مراد و خواہش ترک کر دے

اوّلا ترسیدن از حق در نہاں
اوّل پوشیدہ و تنہائی میں اللہ سے ڈرنا

باشدش طاعات بیش از معصیت
اسکی فرمانبرداریاں (نیکیاں) گناہوں سے زیادہ ہوتی ہیں

با ضعیفاں لطف و احساں می کند
کمزوروں کیساتھ لطف و احسان کرتا ہے

باشد اندر تنگدستی با سخا
وہ تنگدستی میں بھی سخی ہو گا

تا نظر یابی از فضلِ خدای
تاکہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کے فضل کی نگاہ پڑے

نگذراند عیبِ دشمن بر زباں
وہ دشمن کا عیب (کبھی) زبان پر نہیں لاتا

از غم ایشاں شود اندوہناک
ان دشمنوں و مخالفین کی تکلیف سے بھی اسے غم ہوتا ہے

گر رسد ظلم و جفا با او بسے
خواہ ظلم و جفا میں وہ کتنا بھی مبتلا ہو

کے رود ہرگز بدنبالِ مراد
وہ (دنیوی) مراد و مقصد کے پیچھے نہیں جاتا

وانگہے راہِ سلامت پیش گیر
اور سلامتی کی راہ اختیار کر .....

[۱] معصیت کا ارتکاب نہیں کرتا ۱۲
[۲] ان کی راہ پر گامزن ہوتا ہے ۱۲
÷ ÷ ÷



## در بیانِ فقر

فقر و درویشی کا بیان



فقر میدانی چه باشد اے پسر
اے لڑکے تو جانتا ہے فقر کیا ہے
باتو گویم گر نداری زاں خبر
اگر تجھے اسکی خبر نہیں تو میں بتاتا ہوں

گرچہ باشد بینوا در زیرِ دلق
اگرچہ وہ گدڑی کے نیچے بے سروسامان (مفلس) ہو
خویش را مُنعم نماید پیشِ خلق
خود کو خلق کے سامنے مالدار ظاہر کرتا ہے

گرسنہ باشد ز سیری دم زند
بھوکا ہو کر۔ شکم سیر ہونا ظاہر کرتا ہے
دوستی با دشمنانِ خود کند
اپنے دشمنوں کیساتھ دوستی کرتا ہے

گرچہ باشد لاغر و زار و ضعیف
اگرچہ انتہائی کمزور و ضعیف ہو
وقتِ طاعت کم نباشد از حریف
اطاعتِ خداوندی کیوقت مقابل سے پیچھے نہیں رہتا

خونِ دل پُر دارد و دستِ تہی
دل توی اور ہاتھ خالی ہوتا ہے
می نماید در نزاری فربہی
دُبلا ہو کر فربہی (موٹاپے) کا اظہار کرتا ہے

اے پسر خود را بدرویشاں سپار
اے لڑکے خود کو درویشوں کے سپرد کردے
تا نگہدارد ترا پروردگار
تاکہ اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے

با فقیراں ہر کہ ہمدم می شود
جو شخص درویشوں کا ساتھی ہو جاتا ہے
در سرائے خُلد محرم می شود
ہمیشہ رہنے والے مکان (جنت) میں رازدار ساتھی بنجاتا ہے



## در بیانِ انتباہ از غفلت

غفلت سے بیداری کا بیان



در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس
مصیبت میں کسی سے مدد طلب مت کر
زانکہ نبود جز خدا فریادرس
اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مددگار اور فریادرس نہیں

از خدائے خویشتن غافل مباش
اپنے اللہ سے (کسی لمحہ) غافل نہ ہو

جائے گریہ است ایں جہاں ودو مخند
یہ دنیا رونے کی جگہ ہے یہاں مت ہنس

ہمچو مور از حرص ہر سوئے مرو
چیونٹی کیطرح لالچ میں ہر طرف مت دوڑ

اے پسر کودک نۂ بازی مکن
اے لڑکے تو بچہ نہیں مت کھیل کود

نفسِ بد را در گنہ یاری مدہ
نفسِ امارہ کا گناہ میں مددگار نہ بن

ہر کجا تہمت بود آنجا مرو
تہمت کی جگہ پر (ہرگز) نہ جا

دشمنے داری از وایمن مباش
اپنے سے دشمنی رکھنے والے سے بیخوف نہ ہو

در رہِ فسق و ہوا مرکب متاز
بہت دوڑا ۱۲
گناہ اور نفسانی خواہش کے راستہ میں سواری

چوں سفر در پیش داری زاد گیر
جب سفر درپیش ہو تو توشہ (زادراہ) لیلے

اے پسر اندیشہ از اغلال کن
اے لڑکے دوزخوں کے گلے میں ڈالے جانیوالے طوق [illegible]
[illegible]

غافلانہ در رہِ باطل مباش
لاپرواہی سے باطل راستہ اختیار نہ کر

چشمِ عبرت بر کشا و لب بہ بند
عبرت کی آنکھ کھول اور لب بند رکھ

پندِ ناصح را بگوشِ جاں شنو
نصیحت کرنیوالے کی نصیحت زندگی کے کان سے سن[1]

کار با شیطان با انبازی مکن
اپنے کام میں شیطان کو شریک نہ کر

عمر برباد از تبہ کاری مدہ
تباہ کرنے والے کاموں میں عمر برباد مت کر

راہِ حق را ہمچو نابینا مرو
حق کے راستہ میں نابینا کی طرح مت چل[2]

زیرِ سقفِ بے ستوں ساکن مباش
بے ستون چھت کے نیچے مت ٹھہر

خویشتن را مسخرۂ شیطاں مساز
خود کو شیطان کے مسخرے پن کی چیز نہ بنا

عمر خود را سر بسر برباد گیر
اپنی عمر کو بالکل برباد شدہ سمجھ لے[4]

نفسِ بد را از لگد پامال کن
نفسِ امارہ کو لاتوں سے کچل دے پامال کردے

[1] توجہ سے سُن ۱۲
[2] بلکہ سوچ سمجھ کر چل ۱۲
[3] مبتلا نہ ہو ۱۲
[4] تاکہ باقی ماندہ زندگی میں اطاعتِ رب کیطرف توجہ رہے ۱۲

تا نسوزی سازگاری پیشہ کن
تاکہ دوزخ کی آگ نہ جلائے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا طریقہ اپنا لے

جملہ را چوں ہست بر دوزخ گذر
سب کو دوزخ پر[۱] سے گذرنا ہے

آتشے در پیش داری اے فقیر
اے درویش تیرے سینہ میں یاد و حب الٰہی کی آگ ہے

عقبہ در راہ ہست و بارت بس گراں
راہ میں گھاٹی ہے اور تیرا بوجھ بہت زیادہ ہے

داری اندر پیش روز رستخیز
تدارک گیر، قیامت کے دن

اے پسر راہ شریعت پیش گیر
اے لڑکے شریعت کا راستہ اپنا لے

اے برادر باش در فرمان حق
اے بھائی فرمان باری کا اطاعت گذار ہو جا

گردن از حکم خدایت بر متاب
اللہ کے حکم سے گردن نہ موڑ (انحراف و سرتابی نہ کر)

تا بیابی در بہشت عدن جای
تاکہ تجھے جنت عدن میں جگہ ملے

تا دہندت جائے در دار السلام
تاکہ تجھے سلامتی کے گھر (جنت) میں جگہ دی جائے

شاد اگر داری درون خستہ را
اگر تو زخمی دل کو خوش رکھے،

از عذاب و قہر حق اندیشہ کن
اللہ تعالیٰ کے قہر و عذاب سے ڈر

جائے شادی نیست با چندیں خطر
ان خطرات کیساتھ خوشی کا موقع (ہرگز) نہیں

ہیچ خوفت نیست از نار سعیر
تجھے دوزخ کی آگ سے کوئی خطرہ نہیں

بگذرد بارت بسعی دیگراں
دوسروں کی سعی سے تیرا بوجھ ہلکا نہیں ہو سکتا

از خدایت نیست امکان گریز
تیرا اپنے اللہ سے بھاگنا ممکن نہیں

زود تر ترک ہوائے خویش گیر
خواہشات نفسانی کو بہت جلد چھوڑ دے

تا بیابی جنت و رضوان حق
تاکہ تجھے جنت اور رضائے خداوندی حاصل ہو

تا نمانی روز محشر در عذاب
تاکہ تو حشر (قیامت) کے دن عذاب میں مبتلا نہ ہو

شفقتے بنمائے با خلق خدائے
مخلوق خدا کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کر

با فقیراں روز و شب می دہ طعام
فقیروں کو شب و روز کھانا کھلا

باز یابی جنت در بستر را
تو اپنے لئے جنت کا دروازہ کھلا پائے گا

[۱] پل صراط مراد ہے ۱۲

ہر کہ آرد این نصیحت را بجای
جو شخص اس نصیحت کو جگہ دے (عمل پیرا ہو)

در دو عالم راحتش بخشد خدای
اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہان کی راحتیں بخشیگا

یا الٰہی رحم کن بر ما ہمہ
اے اللہ ہم سب پر رحم فرما

عفو کن جملہ گناہ ما ہمہ
ہمارے سارے گناہ معاف کر دے

عاجزیم و جرمہا کردہ بسے
ہم عاجز اور بہت سے جرموں کے مرتکب ہیں

نیست ما را غیر تو دیگر کسے
ہمارا تیرے علاوہ کوئی نہیں

گر بخوانی ور برانی بندہ ایم
چاہے دھتکار دے چاہے بلالے ہم تیرے بندے ہیں

ہر چہ حکم تست زاں خرسندہ ایم
جو تیرا حکم ہو ہم اس پر خوش ہیں (راضی برضائے تو)

رحمت حق باد بر جان کسے
اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو

کیں نصائح را بخواند او بسے
جسنے یہ بہت سی نصیحتیں کیں (مراد مصنف ہیں)

## خاتمہ

خاتمہ

رحمتے ماند بسے از ذو الجلال
اللہ تعالیٰ کی اس پر بہت سی رحمیں ہوں

بر روان پاک آں صاحب کمال
اس صاحب کمال پاک روح (مصنف) پر

کیں ہمہ درہا بنظم آوردہ است
جنہوں نے یہ سب موتی نظم کی لڑی میں پروئے

غوطہا در بحر معنیٰ خوردہ است
(اور) معنیٰ کے سمندر میں غوطے لگائے

یادگارے در جہاں بگذاشتہ
دنیا میں اپنی یادگار (یہ کتاب) چھوڑ گئے

ہیچ پندے را فرو نگذاشتہ
(اور) کوئی نصیحت بیان کئے بغیر نہیں چھوڑی

اہل دیں را ایں قدر کافی بود
اہل دین کیلئے اسی قدر کافی ہے (اور)

اہل دنیا را ہمیں وافی بود
دنیا والوں کے لئے بھی یہ پوری و مکمل ہے

ہر کہ اینہا را بداند عاقل است
جو شخص ان نصیحتوں کو سمجھ لے وہ عقلمند ہے

وانکہ اینہا کار بندد کامل است
اور جو ان پر عمل پیرا ہو وہ کامل ہو جاتا ہے

در جوار انبیاءؑ دار السلام
جنت میں انبیاء کے پڑوس میں

ہمنشینِ اولیاء باشد مدام
اولیاء کا ہمیشہ ہمنشین ہوگا۔

یارب آں ساعت کہ جاں بر لب رسد
اے پروردگار جب جانکنی کا وقت ہو

جسمِ پژمردہ بتاب و تب رسد
پژمردہ جسم سکڑ اور پھیل رہا ہو (اضطراب کی وجہ سے)

شربتِ شہدِ شہادت نوشیم
میں کلمۂ شہادت کا شربت پیوں

خلعتِ راہِ سعادت پوشیم
(اور) نیک بختی کے راستہ کا خلعت زیب تن کروں

چوں ندارم در دو عالم جز تو کس
میرا تیرے علاوہ دونوں جہان میں کوئی نہیں

هم تو می باشی مرا فریاد رس
تو ہی میرا فریاد رس (مددگار) ہوگا۔

## صد پند لقمان حکیم بصاحبزادۂ ذو الاحترام والاکرام

حضرت لقمانؑ کی اپنے محترم و مکرم صاحبزادہ کو سو نصیحتیں

اوّل آنکہ اے جان پدر خدائے عزّ و جل را بشناس، و ہرچہ از پند و
اوّل یہ کہ اے جان پدر (باپ) اللہ بزرگ و برتر کو پہچان، جو کچھ وعظ و نصیحت
نصیحت گوئی نخست بران کار کن، سخن باندازۂ خویش گوئی، قدرِ مردم
کرے پہلے اس پر خود عمل کر، اپنے اندازہ (اور مخاطب کے مرتبہ) کے مطابق گفتگو کر، لوگوں
بداں حقِ ہمہ کس را بشناس۔ راز خود را نگہدار۔ یار را وقت سختی بیازمائے
کے مراتب پہچان، سب لوگوں کے حقوق پہچان، اپنے راز کی حفاظت کر، دوست کو سختی کے وقت آزما۔
دوست را بسود و زیاں امتحان کن، از مردم ابلہ و ناداں بگریز، دوست
دوست کا نفع و نقصان میں امتحان کر، بیوقوف نادان آدمی سے فرار اختیار کر، عقلمند

زیرک و دانا گزیں۔ در کارِ خیر[11] جہد و جہد نمای۔ بر زناں[12] اعتماد مکن، تدبیر[13]

و ہوشیار شخص کو دوست بنا، اچھے کام میں جد وجہد کر، عورتوں پر اعتماد نہ کر، عقلمند

با مردمِ مصلح و دانا کن، سخن بجّت گوئی[14]، جوانی[15] را غنیمت دال، بہنگام[16]

اور اصلاح کرنیوالے سے مشورہ کر، مدلل گفتگو کر، جوانی کو غنیمت سمجھ، جوانی کے زمانہ

جوانی کارِ دو جہانی راست کن، یاراں[17] و دوستاں را عزیز دار،

میں دونوں جہان کے کام ٹھیک کر لے، دوستوں اور دوستوں کے دوستوں کو محبوب رکھ۔

با دوست[18] و دشمن ابرو کشادہ دار، مادر[19] و پدر را غنیمت دال، استاد[20]

دوست اور دشمن کیساتھ خوش اخلاق رہ، ماں باپ کو غنیمت سمجھ، استاد کو

را بہترین پدر شمر، خرچ[21] را باندازۂ دخل کن، در ہمہ[22] کار میانہ رو باش،

بہترین باپ سمجھ، آمدنی کے مطابق خرچ کر، ہر کام میں میانہ روی اختیار کر،

جوانمردی[23] پیشہ کن، خدمتِ[24] مہماں بواجبی ادا کن، در خانہ[25] کسیکہ در آئی

شرافت کو وطیرہ بنا، مہمان کی ضروری خدمت بجالا، جس کے گھر میں جاؤ (اپنی)

چشم و زبان را نگاہ دار، جامۂ[26] و تن را پاک دار، باجماعت[27] یار باش،

آنکھ اور زبان کی حفاظت کر (دونوں کو قابو میں رکھ) بدن اور کپڑے کو پاک رکھ، دوستوں کیساتھ دوستانہ برتاؤ کر

فرزند[28] را علم و ادب بیاموز، و اگر ممکن باشد تیر انداختن و سواری بیاموز،

بچہ کو علم و ادب سکھا، اور اگر ممکن ہو سواری اور تیر اندازی کی تعلیم دے۔۔۔۔۔۔

کفش[29] و موزہ کہ پوشی ابتدا از پائے راست کن و بدر آوردن از چپ گیر،

جوتہ اور موزہ پہنے تو دائیں جانب سے اور نکالے تو بائیں جانب سے ابتدا کر۔

با ہر[30] کس کار باندازۂ او کن، بشب[31] چوں سخن گوئی آہستہ و نرم گوئی و بروز

ہر ایک کا کام اسکے اندازہ کے مطابق کر۔ رات میں گفتگو کرے تو نرمی اور آہستگی سے کر اور دن

چوں گوئی ہر سو نگاہ بکن، کم خوردن و خفتن و گفتن عادت انداز، ہر چہ

میں گفتگو کرتے ہوئے ہر طرف کا خیال رکھ، کم کھانے اور کم سونے کی عادت ڈال، جو چیز

بہ خود نہ پسندی بدیگراں مپسند۔ کار با دانش و تدبیر کن، ناآموختہ

اپنے لئے پسند نہ کرے دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کر، کام عقل اور تدبیر کیساتھ کر، بغیر

استاذی مکن، با زن و کودک راز مگو، بر چیز کساں دل منہ، از بد

سیکھے استاذ مت بن، عورت اور بچہ سے راز مت کہہ، کسی شخص کی چیز سے دل نہ لگا، کمینوں

اصلاں چشم وفا مدار، بے اندیشہ در کار مشو۔ ناکردہ را کردہ مشمر۔ کار امروز

سے وفا کی امید مت رکھ، بے سوچے کام نہ کر، جو کام نہ کیا ہے کیا ہوا نہ خیال کر، آج کا کام

بفردا میفگن، با بزرگ تر از خود مزاح مکن، با مردم بزرگ سخن دراز

کل کیلئے مت چھوڑ، اپنے سے بڑے کیساتھ مذاق مت کر، بڑے آدمی کیساتھ لمبی گفتگو نہ کر،

مگو، عوام الناس را گستاخ مساز، حاجتمند را نومید مکن، خیر کساں بخیر خود

عام لوگوں کو گستاخ وبیباک مت بنا، ضرورت مند کو ناامید مت کر، دوسروں کی

میامیز، مال خود را بدوست و دشمن منمائی، خویشاوندی از خویشاں مبر،

بھلائی کو اپنی بھلائی سے نہ ملا، اپنا مال دوست اور دشمن کو مت دکھا، اپنوں سے اپنائیت کا رشتہ مت توڑ،

کساں را کہ نیک باشند بہ غیبت یاد مکن، بخود منگر، جماعتے کہ ایستادہ باشند

نیک لوگوں کی غیبت مت کر، خود بیں مت بن، لوگ کھڑے ہوئے ہوں تو تو

تو نیز موافقت ہمہ کن، انگشتاں بہمہ مگذاراں، در پیش مردم خلال دنداں

بھی کھڑا ہوجا، لوگوں پر انگلیاں نہ اٹھا (تنقید نہ کر)، لوگوں کے سامنے دانتوں میں

مکن، آب دہن و بینی باواز بلند مینداز، در فاژہ دست بر دہن بنہ،

خلال نہ کر، بلغم اور ناک کی ریزش بلند آواز کیساتھ مت صاف کر، جمائی میں ہاتھ منہ پر رکھ لے

بروی مردم کاهلی مکش[56] انگشت در بینی مکن[57] سخن هزل آمیخته مگو[58]

لوگوں کے سامنے کاہلی کا اظہار نہ کر — ناک میں انگلی مت دے — ہجو پر مشتمل گفتگو مت کر

مردم را پیشِ مردم خجل مکن[59] سخنِ گفته دیگر بار مخواه[60] از سخنے که[61]

کسی کو کسی کے سامنے شرمندہ نہ کر — کہی ہوئی بات دوبارہ نہ کہلوا (ایک دفعہ میں سمجھ لے) — وہ بات

خنده آید حذر کن[62] ثنائے خود و اهلِ خود پیشِ کس مگو[63] خود را چون زنان

جس سے ہنسی آئے پرہیز کر — اپنی اور اپنے گھر والوں کی تعریف کسی کے سامنے مت کر — اپنے کو عورتوں

میارای[64] هرگز بمراد از فرزندان مباش[65] زبان را نگاه دار[66] وقتِ

کی طرح مت سنوار — ہرگز اپنی مراد اولاد سے نہ طلب کر (انکے سہارے زندگی نہ گذار) — زبان کی حفاظت کر، بات

سخن دست مجنبان[67] حرمتِ همه کس را پاس دار[68] به بد آمد کسان

کرتے ہوئے ہاتھ نہ ہلا — ہر شخص کی عزت ملحوظ رکھ — لوگوں کے ساتھ برا برتاؤ

همداستان مشو[69] مرده را به بدی یاد مکن که سود ندارد[70] تا توانی جنگ و

کرنے میں ساتھ مت دے — مردہ کو بدی کیساتھ یاد نہ کر کہ بے فائدہ ہے — جبتک ہو سکے لڑائی اور

خصومت مساز[71] قوت آزمائے مباش[72] آزموده کس را بصلاح گمان

دشمنی سے بچ — اپنی قوت مت آزما — ایک آزمائے ہوئے (اور خراب ثابت ہونیوالے کو)

مبر[73] نانِ خود را به سفرۂ دیگران مخور[74] در کارِ بد تعجیل مکن[75] برائے

اچھا مت سمجھ — اپنا کھانا دوسرے کے دسترخوان پر نہ کھا — برے کام میں جلدی نہ کر — دنیا کے لئے

دنیا خود را در رنج میفگن[76] هرکه خود را بشناسد او را بشناس در

خود کو تکلیف میں مبتلا نہ کر — جو اپنا قدرداں ہو تو بھی اس کی قدردانی کر — غصہ

حالتِ غضب[۷۸] سخن فہمیدہ گوئی با آستین آبِ بینی پاک مکن[۷۸] بوقت[۷۹]

میں بات سمجھ کر (سنبھل کر) کہہ ناک کی ریزش آستین سے صاف نہ کر سورج طلوع

بر آمدن آفتاب مخسپ پیشِ مردم مخور[۸۰] از بزرگاں براہ پیش مرو[۸۱]

ہونے کے وقت مت سو لوگوں کے سامنے مت کھا راستہ میں بزرگوں (بڑوں) سے آگے نہ چل

درمیانِ سخنِ مردم میا[۸۲] پیشِ مردم سر بہ زانو منہ[۸۳] چپ و راست منگر[۸۴]

لوگوں کی گفتگو میں دخل مت دے لوگوں کے سامنے سر گھٹنے پر مت رکھ دائیں بائیں مت دیکھ

بلکہ نظر بسوئے زمین بدار اگر توانی بر ستور برہنہ سوار مشو[۸۵] پیشِ مہماں[۸۶]

بلکہ نگاہ زمین کی طرف رکھ اگر ہو سکے سواری کی برہنہ پیٹھ پر سوار نہ ہو مہمان کے سامنے غصہ

بخشم مکن[۸۷] مہماں را کار مفرمائے[۸۸] با دیوانہ و مست سخن مگوئے، با قلاشاں[۸۹]

نہ ہو مہمان سے کام نہ لے پاگل اور مست سے گفتگو نہ کر مفلسوں اور

و اوباشاں بر سر محلہا منشیں[۹۰] بہر سود و زیاں آبروے خود مریز[۹۱] فضول و

آوارہ لوگوں کے ساتھ گلیوں اور کوچوں کے نکڑ پر نہ بیٹھ نفع و نقصان کیلئے اپنی عزت مت گنوا فضول

متکبر مباش خصومتِ مردم بخویش مگیر[۹۲] از جنگ و فتنہ برکراں باش[۹۳]

بات کرنیوالا اور مغرور نہ ہو دوسروں کی دشمنی اپنے سر نہ لے لڑائی اور فتنہ سے کنارہ کش رہ

بے کارد و انگشتری و درم مباش[۹۴] مراعات کن[۹۵] چنداں کہ خوار نہ سازی

چھری اور انگوٹھی اور درہم کے بغیر مت رہ مراعات برت مگر دوسروں کیلئے اپنے کو حقیر نہ کر

فروتن باش[۹۶] زندگانی کن بہ خدائے تعالے بصدق[۹۷] بہ نفس بہ قہر

تواضع اختیار کر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زندگی سچائی نفسِ امارہ پر قہر مخلوق کے ساتھ

با خلق بانصاف به بزرگاں بخدمت بخرداں به شفقت

انصاف بزرگوں کی خدمت چھوٹوں پر شفقت درویشوں

بدرویشاں به سخاوت بدوستاں و یاراں به نصیحت بدشمناں

کے ساتھ سخاوت دوست و احباب کو نصیحت دشمنوں کے

به حلم به جاہلاں بخاموشی به عالماں به تواضع بایں طریق[۹۷] به سر بر

ساتھ بردباری جاہلوں کے ساتھ خاموشی عالموں کے ساتھ تواضع کرتے ہوئے گزارنی چاہیئے زندگی

بر مالِ کسے طمع مکن و چوں پیش آید منع مکن لیکن چوں بیش آید جمع

اس طرح بسر کر کہ کسی کے مال کی طمع نہ ہو اور سامنے آجائے تو منع بھی نہ کر لیکن ضرورت

مکن وگفت[۹۸] سه ہزاراں کلمه در نصیحت نوشته ام سه کلمه ازاں بر

سے زیادہ ہوجائے تو اکٹھا نہ کر اور فرمایا نصیحت کے تین ہزار کلمات میں نے لکھے ہیں ان

گزیده ام دو کلمه ازاں یاد دار و یک را فراموش گرداں، یعنی

میں سے تین کلمے چنتا ہوں ان میں سے دو یاد رکھ اور ایک بھول جا یعنی اللہ

خدائے تعالےٰ و مرگ را یاد دار و نیکی را فراموش کن

تعالےٰ اور موت کو یاد رکھ اور کی ہوئی نیکی کو بھول جا

ونیز فرمودہ اند[۹۹] که خاموشی ہفت خاصیت دارد زینت است

نیز فرماتے ہیں کہ چپ رہنے کی سات خصلتیں ہیں زیب و زینت کی چیز نہ ہونے کے باوجود زینت

بے پیرایه ہیبت بے سلطنت عبادت بے محنت حصارِ

دلر ہے خاموشی بے سلطنت کے ہیبت بے محنت عبادت بے دیوار

بے دیوار — بے نیازیٔ بے حذر — فراغ از کراماً کاتبین — پوشیدن علیہما

کے شہر پناہ — بے احتیاط کے بے نیازی — کراماً کاتبین سے اچھائی اور برائی لکھنے والے فرشتے فراغت عیبوں کو چھپانیوالی ہے

## بیت

| | |
|---|---|
| بہ طبعم ہیچ مضموں بہ زلب بستن نمی آید | خموشی معنیٔ دارد کہ در گفتن نمی آید |
| خاموش رہنے کیلئے کوئی اچھا مضمون ذہن میں نہیں آتا | خاموشی کے معنی کی تعبیر سمجھ میں نہیں آتی |

## فرد

| | |
|---|---|
| سینہا را خامشی گنجینۂ گوہر کند | یاد دارم از صدف این نکتۂ سربستہ را |
| خاموشی کے باعث سینہ گوہروں کا خزانہ بنجاتا ہے | میں نے سیپ سے یہ نکتۂ سربستہ یاد کیا ہے |

**نقل است** کہ از وے پرسیدند از معنی بلوغ چیست فرمود دو معنی دارد

حکایت ہے حضرت لقمان سے پوچھا گیا کہ بالغ ہونے کے معنی کیا ہوتے ہیں؟ فرمایا دو معنی

**یکے آں کہ از مردِ منی بیروں آید دوم آں کہ مرد از منی بیروں آید**

ہیں ایک یہ کہ آدمی کا مادّہ منویہ باہر آنے لگتا ہے، دوسرے یہ کہ آدمی کی خودسری کافور ہوجاتی ہے۔

---

ختم شد

مالا بُدّ منہ مترجم اردو

(ملنے کا پتہ)

کتب خانہ محمودیہ، دیوبند (یوپی)

Title

Author

Accession No.

Call No.

| Borrower's No. | Issue Date | Borrower's No. | Issue Date |
|---|---|---|---|
| | | | |

Title [illegible]

Author

Accession No. [illegible]

Call No. [illegible]

| Borrower's No. | Issue Date | Borrower's No. | Issue Date |
|---|---|---|---|
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |

# پند نامہ

## مترجم اردو

مترجم

مولانا مفتی کفیل الرحمن نشاط عثمانی

دار الافتاء دار العلوم دیوبند

باہتمام

حفیظ الرحمن مسرت (ایم۔ اے)

ملنے کا پتہ

کتب خانہ محمودیہ دیوبند یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# پیش لفظ

شیخ فرید الدین عطارؒ کا شمار ان ممتاز و نامور علمائے روزگار میں ہے جن کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیلی اور جن کے مواعظ و نصیحتوں سے صرف مشرقی اقوام نے ہی استفادہ نہیں کیا بلکہ اہلِ مغرب بھی مستفیض ہوئے۔ وہ ایسی حیاتِ جاوید کے مالک ہیں کہ انکی شہرت مرورِ ایام کے ساتھ دن دونی رات چوگنی ہوتی جاتی ہے، وہ ایک ایسا چراغ ہیں جسکی روشنی پر نہ انقلاباتِ وقت کا اثر پڑتا ہے نہ تیز آندھیاں اسے بجھا پاتی ہیں بلکہ جسقدر دائرۂ علم و تحقیق وسیع ہوتا جاتا ہے۔ ان کی پاکیزہ حیات اور صلاحیتوں کے اوراق کھلتے جاتے ہیں اور بے اختیار لوگوں کو انکی عظمت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

ان کے یہاں ادب کی اعلیٰ درجہ کی چاشنی بھی ہے، اونچے درجہ کا تصوف بھی، اخلاق و جواہر پارے بھی، ان اوصافِ عالیہ کو شیخ نے اپنے اشعار میں اس طرح سمویا کہ اہلِ معرفت اور صاحبِ بصیرت حضرات ان سے تسکین روح و قلب کا سامان بہم پہونچاتے ہیں۔

شیخ کی جائے پیدائش نیشاپور کا گدکن نامی قصبہ ہے، یہیں شیخ ۵۱۳ھ میں رونق افروز عالم ہوئے۔ ان کے والد ابراہیم ابن اسحٰق نے ان کا نام محمد رکھا فرید الدین لقب اور ابو حامد کنیت ہے۔

عطار سے مشہور ہونیکی وجہ یہ ہے کہ ان کا آبائی پیشہ یہی تھا، ابراہیم ابن اسحٰق والد ماجد اپنے وقت کے معروف عطار تھے۔ شیخ بھی آغاز عمر میں یہی کام کرتے تھے اسی زمانہ میں آپ نے طب کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی اور طبیب کی حیثیت سے بھی لوگوں کے لئے نفع رساں ثابت ہوئے۔

اپنے کام کے دوران شیخ کی تکمیل تصوّف اور تصانیف کی طرف کامل توجہ رہی، رنگِ تصوّف غالب آیا تو شیخ دوکان کا مال واسباب خیرات کر کے سیاحت کے لئے نکل گئے۔

شیخ کی خصوصیات میں یہ خصوصیت نمایاں اور ممتاز ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر تالیفات وتصانیف سے غافل نہیں ہوئے۔ نتیجتاً بہت سی نادر روزگار کتابیں "اسرار نامہ، الہی نامہ، مصیبت نامہ، جواہر الذات وصیت نامہ، بلبل نامہ، حیدر نامہ، شتر نامہ، مختار نامہ، شاہنامہ، منطق الطیر، پند نامہ" بطور علمی یادگار چھوڑ گئے۔

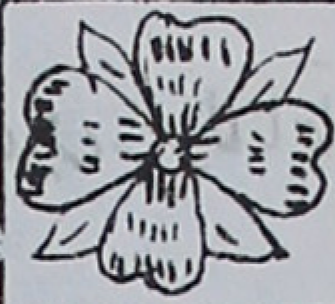
شیخ کے انتقال کی تاریخ کے بارے میں مختلف قول ہیں۔ مولانا جامی نے سن وفات ۶۲۷ھ لکھا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ مشہور چنگیزی فتنہ کے دوران ایک مغل نے لاعلمی میں انہیں شہید کر دیا لیکن جب اسے ان کے مقامِ اعلیٰ اور بزرگی سے واقفیت ہوئی تو اپنی غلطی پر شرمندہ ہوا اور اسلام قبول کر کے قبر کا مجاور بن گیا۔

شیخ کا مزار نیشاپور کے اطراف میں ابتک ہر طبقہ اشخاص کا مرجع ہے بعض حضرات نے شیخ کی طرف شیعیت کا انتساب کیا ہے مگر ان کے اشعار سے ان حضرات کے لغو خیال کی تردید ہوتی ہے۔

کفیل الرحمن نشاط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



## در حمد باری تعالیٰ عز اسمہٗ

الله تعالیٰ کی حمد و تعریف میں



حمدِ بے حد مر خدائے پاک را
بیشمار تعریف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے

آنکہ ایماں داد مشتِ خاک را
جسنے انسان کو ایمان کی دولت عطا فرمائی

آنکہ در آدم دمید او روح را
جس نے حضرت آدمؑ کے پتلے میں روح ڈالی

داد از طوفاں نجات او نوح را
حضرت نوحؑ کو طوفان سے نجات دی

آنکہ فرماں کرد قہرش باد را
جسنے ہوا کو اظہارِ غضب کا حکم فرمایا

تا سزائے کرد قوم عاد را
تا کہ قوم عاد کو انکی نافرمانی کی سزا دے

آنکہ لطفِ خویش را اظہار کرد
جس نے اپنے لطف کا اظہار کیا

با خلیلش نار را گلزار کرد
حضرت ابراہیمؑ کے لئے آگ کو گلزار بنا دیا[۱]

آں خداوندے کہ ہنگام سحر
وہ آقا جس نے صبح کے وقت

کرد قوم لوط را زیر و زبر
حضرت لوطؑ کی قوم کو ہلاک و تہ و بالا کیا

سوئے او خصمے کہ تیر انداختہ
جسکی طرف دشمن نے[۳] تیر اندازی کی تو

پشہ کارش کفایت ساختہ
اسے ایک مچھر سے ہلاک کرا دیا

[۱] اور نمرود کا حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالنا بے سود رہا ۱۲
[۲] انکی بدکاری و نافرمانی کے باعث ۱۲
[۳] نمرود نے اپنی خدائی اور سرکشی کی بنا پر ۱۲

آنکہ اعدا را بدریا در کشید
جس نے دشمنوں (فرعون اور قوم فرعون) کو دریا میں

ناقہ را از سنگِ خارا بر کشید
کھینچا۔ اور جس نے سنگ خارا[۱] سے اونٹنی[۲] پیدا کی

چوں عنایت قادرِ قیّوم کرد
جب قادر و قیوم اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی

در کفِ داؤد آہن موم کرد
حضرت داؤد کے ہاتھ میں لوہے کو موم[۳] کر دیا

باسلیمانؑ داد ملک و سروری
حضرت سلیمانؑ کو ملک و سرداری عطا کی

شد مطیع خاتمش دیو و پری
اور انکی انگوٹھی کا جنات کو فرمانبردار بنا دیا[۴]

از تنِ صابرؑ بکرماں قوت داد
حضرت ایوبؑ کے بدن سے کیڑوں کو رزق[۵] عطا کیا

ہم زیونسؑ لقمۂ با حوت داد
حضرت یونسؑ کو مچھلی کا لقمہ[۶] بنایا

آں یکے را ارّہ بر سر می کشد
وہ جو ایک کے سر پر آرہ[۷] چلوا دیتا ہے

دیگرے را تاج بر سر می نہد
دوسرے کے سر پر تاج رکھ دیتا ہے

اوست سلطاں ہرچہ خواہد آں کند
وہ بادشاہ کہ جو چاہے کرے

عالمے را در دمے ویراں کند
عالم کو ایک لمحہ میں ویران و برباد کردے

ہست سلطانی مسلّم مر او را
اسی کی بادشاہت مسلّم ہے

نیست کس را زہرۂ چون و چرا
کسی کو چون و چرا کی مجال نہیں

آں یکے را گنج و نعمت میدہد
وہ ایک کو خزانہ اور نعمت عطا فرماتا ہے

دیگرے را رنج و زحمت میدہد
دوسرے کو رنج اور تکلیف دیتا ہے

آں یکے را زر دو صد ہمیاں دہد
وہ ایک کو سونے کی دو سو تھیلیاں[۸] دیدے

دیگرے در حسرتِ ناں جاں دہد
دوسرا روٹی کی حسرت میں مر جائے[۹]

آں یکے بر تخت با صد عزّ و ناز
وہ ایک کو تخت پر بصد اعزاز و افتخار بٹھاتا ہے

دیگرے کردہ دہاں از فاقہ باز
دوسرے کا منہ فاقہ سے کھلا رکھتا ہے

---

۱ خاص نوع کا پتھر ۱۲
۲ حضرت صالحؑ کی اونٹنی ۱۲
۳ حضرت داؤدؑ زرہیں وغیرہ بناتے تھے اور لوہے کو جس طرح موڑنا چاہتے وہ موم کی طرح مڑ جاتا تھا ۱۲
۴ حضرت سلیمانؑ جنات پر بھی حکمراں تھے ۱۲
۵ مشہور ہے کہ حضرت ایوبؑ کے جسم مبارک میں کیڑے پڑ گئے تھے شیخ نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے مگر روایت غیر معتبر ہے ۱۲
۶ حضرت یونسؑ کو مچھلی نے نگل لیا تھا مگر بحکم ربانی جوں کا توں زمین پر اگل دیا ۱۲
۷ حضرت زکریاؑ کو لوگوں نے آرہ سے چیر دیا تھا ۱۲
۸ بیشمار دولت بخشندے ۱۲
۹ اور اسے روٹی بھی میسر نہ ہو ۱۲

آں یکے پوشیدہ سنجاب و سمور — دیگرے خفتہ برہنہ در تنور

وہ ایک کو سنجاب و سمور (جانوروں کی لوپشمی قیمت کھال) پہناتا ہے — (اللہ) دوسرے کو برہنہ (بے لباس) تنور پر سلاتا ہے

آں یکے بر بستر کمخاب و نخ — دیگرے بر خاک خواری بستہ یخ

(وہ) ایک کو کمخواب و نخ (ریشمیں کپڑوں) کے بستر پر آرام کراتا ہے — (اور) دوسرے کو ذلت کی برف آلود خاک دیتا ہے

طرفۃ العینے جہاں برہم زند — کس نمی آرد کہ آنجا دم زند

پلک جھپکتے عالم کو درہم برہم کر دیتا ہے — کسی کی مجال نہیں کہ دم مارے

آنکہ با مرغِ ہوا ماہی دھد — بندگاں را دولت وشاہی دہد

وہ جو پرندوں کو مچھلی عطا کرتا ہے — غلاموں کو دولت و بادشاہی بخشتا ہے

بے پدر فرزند پیدا او کند — طفل را در مہد گویا او کند

جو بے باپ کے لڑکا پیدا کرتا ہے[1] — بچہ کو گہوارہ میں قوتِ گویائی عطا کرتا ہے[2]

مردۂ صد سالہ را حے می کند — ایں بجز حق دیگرے کے می کند

سو سالہ مردہ کو زندگی بخش دیتا ہے[3] — یہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون کر سکتا ہے

صانعے کز طبس سلاطیں مے کند — نجم را رجم شیاطیں می کند

جو مٹی کے برتن بنانیوالوں (معمولی لوگوں) کو بادشاہ بنا دیتا ہے — شیطانوں کو ستاروں سے مارتا ہے[4]

از زمین خشک رویاند گیاہ — آسماں را بے ستوں دارد نگاہ

جو خشک زمین سے گھاس اگاتا ہے — آسمان کی بغیر ستون کے حفاظت کرتا ہے

ہیچ کس در ملکِ او انباز نے — قول او را لحن نے آواز نے

اسکی سلطنت میں کوئی شریک نہیں — اسکے قول و فرمان میں نہ آواز ہے اور نہ آواز کا لہجہ

---

[1] مثلاً حضرت عیسیٰؑ جو بغیر باپ کے پیدا ہوئے ۱۲

[2] حضرت عیسیٰؑ نے گہوارہ میں فرمایا تھا انی عبداللہ

[3] مثلاً اصحاب کہف وغیرہ کے واقعات اس کے شاہد ہیں ۱۲

[4] خاص طور پر بعثت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آسمانوں پر شیاطین کا جانا ممنوع ہو گیا تھا لہٰذا شہاب ثاقب سے انکی تواضع کیجاتی جو شیطان کو جلا دیتا ۱۲

# در نعتِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف ہیں

بعد ازیں گوئیم نعتِ مصطفیٰ
حمد کے بعد ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف

آنکہ عالم یافت از نورش صفا
کرتے ہیں جن کے وجہ سے نور سے عالم پاک و صاف (روشن) ہوا

سیدِ کونین ختم المرسلیں
دونوں جہاں کے سردار آخری رسول

آخر آمد بود فخر الاولیں
آخر میں پچھلے انبیاء کے لئے باعثِ فخر بنکر تشریف لائے

آنکہ آمد نہ فلک معراجِ او
جو شبِ معراج (میں) نو آسمانوں تک تشریف لے گئے ۱؎

انبیاؤ اولیا محتاجِ او
انبیاء اور اولیاء آپ کے نیاز مند ہیں

شد وجودش رحمۃٌ للعالمیں
آپ کا وجود مبارک عالم کیلئے باعثِ رحمت ہوا

مسجد او شد ہمہ روئے زمیں
آپ کے لئے ساری زمین مسجد بن گئی ۲؎

صد ہزاراں رحمتِ جاں آفریں
اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں ہوں

بر روے و بر آلِ پاکِ طاہریں
آپ اور آپ کی آلِ پاک پر

آنکہ شد یارش ابوبکرؓ و عمرؓ
وہ ذاتِ مبارک کہ آپکے رفیق حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ ہوئے

از سر انگشتِ او شق شد قمر
آپ کی انگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے

آں یکے او را رفیق غار بود
ان دو میں سے ایک (حضرت ابوبکرؓ) غار (ثور) کے ساتھی تھے

واں دگر لشکر کش ابرار بود
اور دوسرے (حضرت عمرؓ) نیکوں کے سردار تھے ۳؎

صاحبش بودند عثمانؓ و علیؓ
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق حضرت عثمانؓ و علیؓ تھے

بہر آں گشتند در عالم ولی
انہیں کی وجہ (واسطہ) سے عالم میں ولی ہوئے ۴؎

آں یکے کانِ حیا و حلم بود
ایک ان دو میں سے (حضرت عثمانؓ) حیا و بردباری کی کان و خزانہ تھے ۵؎

واں دگر باب مدینۂ علم بود
اور دوسرے (حضرت علیؓ) علم کے شہر کا دروازہ تھے ۶؎

۱؎ یعنی سات آسمان اور عرش و کرسی تک ۱۲
۲؎ کہ جس جگہ زمین پر چاہیں نماز پڑھ لیں ۱۲
۳؎ صحابہؓ میں حضرت ابوبکرؓ کے بعد بالاتفاق حضرت عمرؓ افضل ہیں ۱۲
۴؎ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے بعد یہ دونوں بالترتیب صحابہؓ سے افضل ہیں ۴؎ اور سلسلۂ اولیاء پھیلا ۱۲
۵؎ حضرت عثمانؓ کے بارے میں حدیث شریف میں ہے کہ ان کی حیاء سے فرشتے بھی شرماتے ہیں ۱۲
۶؎ حدیث شریف میں ہے کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں ۱۲

آں رسولِ حق کہ خیر النّاس بود

وہ رسول برحق جو لوگوں میں سب سے بہتر تھے

عمّ پاکش حمزہؓ و عباسؓ بود

آپؐ کے چچا حضرت حمزہؓ اور حضرت عباسؓ تھے

ہر دم از ما صد درود و صد سلام

ہماری طرف سے ہر وقت سیکڑوں درود و سلام

بر رسول و آل و اصحابش تمام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کی آل و اصحاب سب پر

## در فضیلت ائمہ دین مجتہدین

ائمہ دین مجتہدین کی فضیلت کے بیان میں

آں اماماں کہ کردند اجتہاد

وہ امام جنہوں نے اجتہاد کیا

رحمتِ حق بر روان جملہ باد

ان سب کی روحوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو

بوحنیفہؒ بُد امام باصفا

امام ابو حنیفہؒ[1] متقی امام تھے

آں سراج امتان مصطفٰی

(اور) امت محمدیہ کے چراغ تھے

باد فضلِ حق قرینِ جان او

ان کی روح سے اللہ تعالیٰ کا فضل قریب و ساتھ رہے

شاد باد ارواحِ شاگردانِ او

انکے شاگردوں کی روحیں (بھی) خوش رہیں

صاحبش بو یوسفؒ قاضی شدہ

انکے ساتھی امام ابو یوسفؒ منصب قضا پر (بغداد میں) فائز ہوئے

وز محمدؒ ذو المنن راضی شدہ

اور امام محمدؒ سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا

شافعیؒ ادریسؒ و مالکؒ با زفرؒ

امام شافعیؒ اور امام مالکؒ (اور) امام زفرؒ

یافت ذیشاں دینِ احمدؐ زیب و فر

ان سب کے ذریعہ دینِ اسلام کو شوکت و آراستگی عطا ہوئی

احمدِ حنبلؒ کہ بود او مردِ حق

امام احمد ابن حنبلؒ جو حق پرست شخص تھے

در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق

سب چیزوں میں سب سے سبقت[2] لے گئے

روح شاں در صدرِ جنت شاد باد

انکی روح جنت الفردوس میں خوش رہے

قصرِ دین از علم شاں آباد باد

دین کا محل ان کے علم سے آباد رہے

---

[1] اصل نام نعمان بن ثابت ۸۰ھ میں پیدا ہوئے ۱۵۰ھ میں وفات پائی ۱۲

[2] فتنۂ خلق قرآن میں جس ثابت قدمی کا آپ نے ثبوت دیا وہ آپ ہی کا حصہ ہے ۱۲



# مناجات بجناب مجیب الدعوات



بارگاہِ خداوند میں مناجات

بادشاہا جُرمِ ما را در گذار
اے بادشاہ ہمارے جرم سے درگذر فرما

ما گنہگاریم و تو آمرزگار
ہم گنہگار ہیں اور تو بخشنے والا

تو نکو کاری و ما بد کردہ ایم
تو بھلائی کرنے والا اور ہم برائی کرنیوالے ہیں

جرم بے اندازہ بے حد کردہ ایم
ہمنے بے انتہا اور بے شمار جرم کئے ہیں

سالہا در بندِ عصیاں گشتہ ایم
برسوں گناہوں و نافرمانیوں کی قید میں رہے

آخر از کردہ پشیماں گشتہ ایم
آخر اپنے کئے پر شرمندہ ہیں

دائماً در فسق و عصیاں ماندہ ایم
ہمیشہ گناہ و نافرمانی میں مبتلا رہے

ہمقرینِ نفس و شیطان ماندہ ایم
نفس اور شیطان کے ساتھی رہے ہیں

روز و شب اندر معاصی بودہ ایم
شب و روز گناہوں میں غرق رہے

غافل از امر و نواہی بودہ ایم
کرنے کے کاموں اور رکنے کی باتوں سے لاپرواہ رہے

بے گنہ نگذشت بر ما ساعتے
ہماری کوئی گھڑی گناہ کے ارتکاب کے بغیر نہیں گذری

باحضورِ دل نہ کردم طاعتے
ہم نے صدق دل سے فرمانبرداری نہیں کی

بر در آمد بندۂ بگریختہ
تیرے در پر بھاگا ہوا غلام حاضر ہے

آبروئے خود بعصیاں ریختہ
گناہوں کے باعث اپنی عزت و آبرو گنوائے ہوئے

مغفرت دارد اُمید از لطفِ تو
تیری مہربانی سے مغفرت و بخشش کا امیدوار ہے

زانکہ خود فرمودۂ لاتقنطوا[1]
اس لئے کہ خود تو نے فرمایا مایوس مت ہو

بحرِ الطاف تو بے پایاں بود
تیری مہربانیوں کے سمندر کی کوئی انتہا نہیں

نا امید از رحمت شیطاں بود[2]
تیری رحمت سے نا امید شیطان ہوتا ہے

[1] اللہ تعالیٰ کی رحمت سے [2] انسان تیری رحمت سے نا امید نہیں ہوتا ۲

نفس و شیطاں زد کریما راہِ من
نفس اور شیطان میری راہ میں حائل ہیں

رحمتت باشد شفاعت خواہِ من
تیری رحمت میری سفارش کرنے والی ہے

چشم دارم از گنہ پاکم کنی
توقع ہے کہ تو مجھے گناہوں سے پاک کر دیگا

پیش ازیں کاندر لحد خاکم کنی
اس سے پہلے کہ میں قبر میں مٹی بن جاؤں

اندر آں دم کز بدن جانم بری
جسوقت جسم سے میری روح قبض ہو

از جہاں با نورِ ایمانم بری
دنیا سے با ایمان میرا خاتمہ ہو



## در بیانِ مخالفت نفس امّارہ

برائی پر آمادہ کرنیوالے نفس کی مخالفت



عاقل آں باشد کہ او شاکر بود
عقلمند وہ ہے کہ شکر گذار ہو

وانکہے بر نفس خود قادر بود
اور ہر وقت اپنے نفس پر قادر وقابو پائے ہوئے ہو

ہر کہ خشم خود فرو خورد اے جواں
جو شخص اے جوان اپنے غصہ کو پست کر دے (اور قابو پالے)

باشد او از رستگارانِ جہاں
وہ دنیا کے نجات یافتہ لوگوں میں سے ہوگا

آں بود ابلہ ترینِ مردماں
وہ لوگوں میں سب سے زیادہ بیوقوف شخص ہے

کز پے نفس و ہوا باشد دواں
جو نفسانی خواہشات کے پیچھے دوڑتا[1] ہو

وانکہے پندارد آں تاریک رای
وہ ناسمجھ سوچتا ہو کہ آخرکار

خواہد آمرزید نش آخر خدای
اللہ اسے بخش دیگا (اسلئے من مانی کرتا ہو)

گرچہ درویشی بود سخت اے پسر
اگرچہ اے لڑکے درویشی دشوار ہے

ہم ز درویشی نباشد خوب تر
(لیکن) درویشی سے بہتر کچھ نہیں

ہر کہ او را نفسِ توسن رام شد
جس کے نفس کا سرکشی کرنیوالا گھوڑا مطیع

از خردمندانِ نیکو نام شد
و فرمانبردار ہوگیا (ہوجاوے) عقلمندوں میں شمار ہوگا

[1] اسی دھن میں لگا رہے ۱۲

بر مراد نفس تا گردی اسیر — صبر بگزین و قناعت پیشه گیر

نفس کی مراد کا کب تک قیدی رہے گا — صبر سے کام لے اور قناعت اختیار کر

در ریاضت نفس بد را گوشمال — تا نیفتد ترا اندر وبال

عبادت میں جفاکشی سے نفس بد کو سزا دے — تاکہ تجھے وبال و مصیبت میں نہ ڈالے

هر که خواهد تا سلامت ماند او — از همه خلق رو گرداند او

جو شخص چاہتا ہے کہ وہ سلامت رہے — ساری مخلوق سے منہ موڑ کر اسی کا ہو جائے

مردمان را سر بسر در خواب دان — گشت بیدار آنکه او رفت از جهان

لوگوں کو بالکل خواب (غفلت) میں سمجھ — جو دنیا سے گیا وہ بیدار ہو گیا

آنکه رنجاند ترا عذرش پذیر — تا بیابی مغفرت بر وے مگیر

جس نے تجھے تکلیف پہنچائی اس کا عذر قبول کر — تاکہ تو مغفرت پائے (اس سے انتقام نہ لے)

حق ندارد دوست خلق آزار را — نیست این خصلت یکے دیندار را

اللہ تعالیٰ مخلوق کو تکلیف دینے والے کو دوست نہیں رکھتا — یہ خصلت کسی دیندار کی نہیں ہوتی

از ستم هر کو دلے را ریش کرد — آن جراحت بر وجود خویش کرد

جس نے کسی کے دل کو ظلم سے زخمی کیا — اس نے (گویا) اپنے وجود پر زخم لگایا

آنکه در بند دل آزاری بود — در عقوبت کار او زاری بود

جو شخص دل آزاری کی فکر میں لگا رہے — اس کی سزا ذلت اور رسوائی (و خواری) ہوتی ہے

اے پسر قصد دل آزاری مکن — وز خدائے خویش بیزاری مکن

اے بیٹے دل آزاری کا ارادہ مت کر — اور اپنے خدا کی مخالفت پر کمر بستہ نہ ہو

خاطر کس را مرنجان اے پسر — ورنہ خوردی زخم بر جان و جگر

اے بیٹے کسی کے دل کو تکلیف نہ پہنچا — ورنہ تیرے قلب و جگر (و روح) زخم خوردہ ہوں گے

تا ہمہ مردم جُز بہ نیکوئی مبر

لوگوں کا ذکر بھلائی سے کر

قوت نیکی نداری بد مکن

بھلائی کی طاقت نہیں تو کم ازکم برائی نہ کر

روز باں از غیبتِ مردم بہ بند

زندگی اسطرح بسر کر کہ اپنی زبان سے لوگوں کی غیبت نہ کرے

ہر کہ از غیبت زبانش بستہ نیست

جس نے اپنی زبان پر بندش نہیں لگائی

گر ہمی خواہی کہ گردی معتبر

اگر تو اللہ کے نزدیک قابلِ اعتبار (اور معتمد) ہونا چاہتا ہے

بر وجودِ خود ستم بیحد مکن

اپنے آپ پر لاانتہا ظلم سے بچ

تا نہ بینی دست و پائے خود بہ بند

تاکہ اپنے ہاتھ پیر بندھے ہوئے (اور) قید میں دیکھے

آنچناں کس از عقوبت رستہ نیست

اسے سزا سے مفر نہیں



## در بیانِ فوائدِ خاموشی

خاموشی کے فائدوں کے بیان میں



؎ ایران توران کی ہانکتا ہے ۱۲

اے برادر گر تو ہستی حق طلب

اے بھائی اگر تجھے حق کی تلاش ہے

گر خبر داری ز حیّ لایموت

اگر زندہ اور کبھی نہ مرنیوالی (ذاتِ ربانی سے) آگاہ ہے

اے پسر پند و نصیحت گوش کن

اے لڑکے وعظ و نصیحت سن لے

ہر کہ را گفتار بسیارش بود

جو شخص زیادہ بولتا ہے ؎

عاقلاں را پیشہ خاموشی بود

عقلمندوں کا طریقہ چپ رہنا ہے

جُز بہ فرمانِ خدا مکشائی لب

تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے علاوہ لب مت کھول

بر دہانِ خود بنہ مُہرِ سکوت

تو اپنے منہ پر (نازیبا باتوں سے) خاموشی کی مہر لگالے

گر نجاتے بایدت خاموش کن

اگر نجات کا طلبگار ہے تو خاموشی اختیار کر

دل درونِ سینہ بیمارش بود

اس کا سینہ میں رہنے والا دل بیمار (مردہ) ہوتا ہے

پیشہ جاہل فراموشی بود

(اور) جاہل (بیوقوف) کا شیوہ بھول جانا (اللہ کو بھولنا) ہے

خامشی از کذب و غیبت واجب است
جھوٹ نہ بولنا اور غیبت نہ کرنا (چپ رہنا) ضروری ہے

ابلہ است آں کو بہ گفتن راغب است
ان دونوں میں مبتلا شخص بے وقوف ہے

اے برادر جز ثنائے حق مگو
اے بھائی اللہ تعالیٰ کی تعریف[1] کے علاوہ کچھ نہ کہو

قولِ خود را از برائے دق مگو
دوسروں کو پریشان کرنے کی خاطر گفتگو نہ کرو

ہر کہ در بندِ عمارت می شود
جو شخص تعمیر (ہی) کی[2] فکر میں لگا رہتا ہے

ہر کہ دارد جملہ غارت می شود
جو کچھ اسکے پاس ہوتا ہے (سب) غارت کر دیتا ہے

دل زِ پُر گفتن بمیرد در بدن
زیادہ بولنے سے دل جسم میں مردہ ہو جاتا ہے

گرچہ گفتارش بود دُرِّ عدن
خواہ بولنے والے کی گفتگو[3] عدن کا موتی ہی کیوں نہ ہو

آنکہ سعی اندر فصاحت میکند
جو زیادہ بولنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے

چہرۂ دل را جراحت می کند
دل کے چہرہ کو زخمی کر لیتا ہے

رو زباں را در دہاں محبوس دار
زبان منہ میں قید رکھکر (کم بولکر) زندگی بسر کر

وز خلائق خویش را مایوس دار
اور لوگوں سے زیادہ توقعات نہ رکھ

ہر کہ او بر عیبِ خود بینا شود
جسے اپنے عیب دکھائی دینے لگتے ہیں

روحِ او را قوتے پیدا شود
اسکی روحانی قوت بڑھ جاتی ہے



## در بیان عمل خالص

عمل خالص (بے ریا) کا بیان



ہر کہ باشد اہلِ ایماں اے عزیز
اے پیارے ایماندار شخص

پاک دارد چار چیز از چار چیز
چار چیزوں کو چار چیزوں سے محفوظ رکھتا ہے

از حسد اول تو دِل را پاک دار
پہلے حسد[4] کو دل میں جگہ نہ دے

خویشتن را بعد ازاں مومن شمار
پھر اپنے کو مومن خیال کر

---

[1] اور اچھی بات ۱۲
[2] اور محلات بنانے کی ۱۲
[3] بظاہر بیش قیمت اور مفید ہی کیوں نہ ہو ۱۲
[4] حسد شانِ مومن کے خلاف ہے ۱۲

پاک دار از کذب و از غیبت زباں

زبان کو غیبت[2] اور جھوٹ[3] سے بچا

پاک گرداری عمل را از ریا

اگر عمل (ہر کام) ریا و دکھاوے سے محفوظ رکھے

چوں شکم را پاک داری از حرام

اگر تیرے پیٹ میں حرام غذا نہ جائے

ہر کہ دارد ایں صفت باشد شریف

جس شخص میں یہ اوصاف ہوں وہی شریف و با تمیز ہوگا

ہر کہ باطن از حرامش پاک نیست

جسکا پیٹ حرام سے پاک (و صاف) نہ ہو

چوں نباشد پاک اعمال از ریا

اعمال (کام) دکھاوے (اور نام و نمود سے) پاک نہوں

ہر کرا اندر عمل اخلاص نیست

جس کا عمل اخلاص پر مبنی نہیں

ہر کہ کارش از برائے حق بود

جس کا عمل محض اللہ ہی کے لئے ہو

تاکہ ایمانت نیفتد در زیاں

تاکہ تیرے ایمان کو نقصان نہ پہنچے

شمعِ ایمان ترا باشد ضیا

تو تیری ایمان کی شمع روشن (و پرنور) ہوگی

مردِ ایماں دار باشی والسلام

تو تو ایمان دار اور سلامت رو شخص ہوگا.

ور ندارد دارد ایمانِ ضعیف

اور اگر یہ نہ ہوں تو اسکا ایمان کمزور ہے

روحِ او را رہ سوئے افلاک نیست

اسکی روح آسمانوں تک نہیں پہونچ سکتی[1]

ہست بے حاصل چو نقشِ بوریا

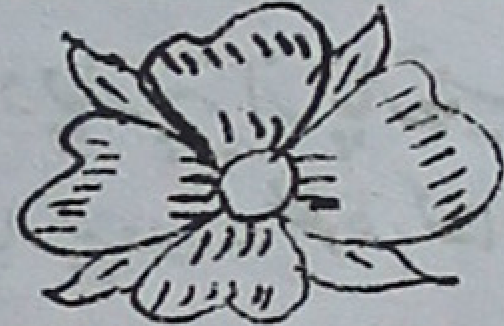
تو ان کی حیثیت زمین پر بوریئے کے نقش بیجا کی سی ہے

در جہاں از بندگانِ خاص نیست

دنیا میں (اسکا شمار) خاص بندوں میں نہیں ہے

کار او پیوستہ بارونق بود

اس کا عمل بارونق (اور ممتاز) ہوگا



## در سیرتِ ملوک

بادشاہوں کی عادات کا بیان



چار خصلت اے برادر در جہاں

اے بھائی چار عادتیں دنیا میں

پادشاہاں را ہمی دارد زیاں

بادشاہوں کیلئے نقصان دہ ہوتی ہیں

پادشہ چوں بر ملا خنداں بود — بیگماں در ہیبتش نقصاں بود

بادشاہ مجمع عام میں ہنستا رہتا ہے — تو بلا شبہ اسکی ہیبت میں کمی آجاتی ہے

باز صحبت داشتن با ہر فقیر — پادشاہاں را ہمی سازد حقیر

ہر درویش کے ساتھ (بلا امتیاز) رفاقت سے — بادشاہ حقیر (دکمتر) ہو جاتے ہیں

باز ناں بسیار اگر خلوت کند — خویشتن را شاہ بے ہیبت کند

عورتوں کے ساتھ زیادہ تنہائی سے — خود بادشاہ کا رعب کافور ہو جاتا ہے

ہر کہ را فرجہاں داری بود — میل او سوئے کم آزاری بود

جیسے شاہی رعب برقرار رکھنا ہو — اس کا میلان لوگوں کو تکلیف پہنچنے کا خیال سے ہونا چاہیے

عدل باید پادشاہاں را و داد — تا ز عدلش عالمے گردند شاد

بادشاہوں کو عدل و انصاف سے کام لینا چاہیے — تاکہ ان کے عدل و انصاف سے عالم خوش رہے

سے اور رعب و دبدبہ جاتا رہتا ہے ۱۲ سے اور راحت رسانی ۱۲

گر کند آہنگ ظلمے پادشاہ — سود نکند مرو را گنج و سپاہ

اگر بادشاہ ظلم کا وطیرہ اپنائے — تو اسکے کام خزانہ اور سپاہی نہیں آتے

باز ناں شاہے کہ در خلوت نشست — دور نبود گر رود ملکش ز دست

جو بادشاہ عورتوں کیساتھ تنہائی میں (زیادہ) بیٹھنے لگے — اسکا ملک جلد ہی اس کے ہاتھ سے نکل جائیگا

چونکہ عادل باشد و میموں لقا — باشد اندر مملکت شہ را بقا

بادشاہ مبارک ملاقات والا اور منصف ہو — تو اسکی بادشاہت برقرار رہتی ہے

چوں کند سلطاں کرم با لشکری — بہر او بازند صد جاں سر سری

جب بادشاہ کا سلوک سپاہیوں کے ساتھ کریمانہ — تو اس کے لئے سیکڑوں سپاہی سر دھڑ کی بازی لگادیتے



## در بیان حسن خلق

اچھے اخلاق کا بیان



چار چیز آمد بزرگی را دلیل
چار چیزیں بڑائی کی علامتیں ہیں

علم را اعزاز کردن بے حساب
علم (اور اہل علم) کا بے انتہا اعزاز و احترام کرنا

ہر کہ دارد دانش و عقل و تمیز
صاحب شعور اور عقلمند

دیگراں باشد کہ جوید وصل دوست
دوسرے یہ کہ وصل کا خواہاں رہے

اے برادر گر خرد داری تمام
اے بھائی اگر تو مکمل صاحب عقل ہے

ہر کہ باشد تلخ گوی و ترش روے
سخت و بدمزاج شخص سے

ہر کہ از دشمن نباشد پُر حذر
دشمن سے احتیاط نہ برتنے والا شخص

درمیانِ دوستاں مسرور باش
دوستوں کے درمیان خوش رہو

درجوارِ خود عدو را رہ مدہ
اپنے پڑوس میں دشمن کو جگہ مت دے

با محبّاں باش دائم ہمنشیں
ہمیشہ محبت کرنیوالوں اور دوستوں کی ہمنشینی اختیار کر

ہر کہ ایں دارد بود مرد جلیل
جسمیں یہ چار چیزیں موجود ہوں وہ بزرگ و بلند مرتبہ شخص ہے

خلق را دادن جواب باصواب
مخلوق کو ٹھیک جواب دینا

اہل علم و حلم را دارد عزیز
اہل علم اور بردبار لوگوں کو محبوب رکھتا ہے

زانکہ از دشمن حذر کردن نکوست
اس لئے کہ دشمن سے احتراز بہتر ہے

نرم و شیریں گوئی بامردم کلام
تو لوگوں سے نرم و میٹھی گفتگو کر

دوستاں از وے بگردانند روے
دوست بھی چہرہ موڑ لیتے ہیں[1]

عاقبت بیند از و رنج و ضرر
انجام کار دشمن سے تکلیف و نقصان اٹھاتا ہے

گر خبرداری ز دشمن دور باش
اگر صاحب فہم ہو تو دشمن سے دوری اختیار کرو

از برائے آنکہ دشمن دور بہ
کیونکہ اچھا یہی ہے کہ دشمن سے دور رہا جائے

تا توانی روئے اعدا را مبیں
جب تک ممکن ہو دشمنوں کے چہرے نہ دیکھ

[1] اور بچنے لگتے ہیں ۱۲

اے پسر تدبیر رہ را توشہ کن
اے لڑکے تدبیر کو زادِ راہ بنا

پس حدیثِ این و آں یک گوشہ کن
(اور) ہر ایک کے کہنے پر عمل پیرا نہ ہو

## دربیانِ مہلکات
ہلاک کرنے والی اشیاء کا بیان

چار چیز ست اے برادر باخطر
اے بھائی چار چیزیں خطرناک ہیں

تا توانی باش زینہا پُرحذر
بحدِ امکان ان سے بچ

قربتِ سلطان واُلفت بابداں
بادشاہ سے نزدیک ہونا (مقرب بننا) اور بروں کی محبت

رغبتِ دنیا وصحبت بازناں
دنیا کی رغبت[۱] اور عورتوں کی ہمنشینی[۲]

قربِ سلطان آتشِ سوزاں بود
بادشاہ سے نزدیکی جلانیوالی آگ ہوتی ہے

بابداں اُلفت ہلاکِ جاں بود
(اور) بروں سے محبت زندگی تباہ کردیتی ہے

زہر دارد در درون دنیا چوں مار
دنیا کا باطن سانپ کی طرح زہریلا ہوتا ہے

گرچہ بینی ظاہرش نقش و نگار
اگرچہ بظاہر نقش ونگار نظر آتے ہیں[۳]

می نماید خوب وزیبا در نظر
یہ دنیا اچھی اور خوب صورت دکھائی دیتی ہے

لیک از زہرش بود جاں را خطر
مگر اس کے زہر سے زندگی خطرہ میں پڑجاتی ہے

زہر ایں مار منقش قاتل ست
اس نقش ونگار والے سانپ کا زہر ہلاک کرنیوالا ہے

باشد ازوے دور ہر کو عاقل ست
اس سے ہر عقلمند دور رہتا ہے

ہمچو طفلاں منگر اندر سرخ وزرد
بچوں کی طرح سرخ و زرد کو نہ دیکھ[۴]

چوں زناں مغرورِ رنگ و بومگرد
عورتوں کی طرح رنگ وخوشبو کو نہ دیکھ

زالِ دنیا چوں عروس آراستہ ست
بوڑھی دنیا آراستہ (سجی ہوئی) دلہن کیطرح ہے

در دو روزے شوئے دیگر خواست ست
دو دن میں دوسرے شوہر کی طلبگار ہوتی ہے[۵]

[۱] طلب دنیا میں سرگرداں رہنا ۱۲ [۲] اسکے ان سے بچنا چاہئے ۱۲
[۳] اور بڑی ملمع آمیز معلوم ہوتی ہے ۱۲
[۴] اسکے گرویدہ ظاہری خوب صورتی پر نظر کرتا اور باطنی نقصان سے غافل ہوتے ہیں ۱۲
[۵] کسی ایک کی ہو کر نہیں رہتی ۱۲ ؛ ؛

مقبل آں مردیکہ شد زیں جفت طاق
پشت بروے کرد و دادش سہ طلاق

خوش نصیب وہ ہی جسنے اس سے علٰحدگی اختیار کی
اور اسے تین طلاقیں دیکر پیٹھ پھیر لی

لب بہ پیشِ شوی خنداں می کند
پس ہلاک از زخم دنداں می کند

شوہر کے سامنے ہنس کر ہونٹ کھولتی ہے
پھر دانتوں سے زخم لگا کر ہلاک کر دیتی ہے

## در بیانِ اہلِ سعادت

نیک بختوں کا بیان

شد دلیلِ نیک بختی چار چیز
ہر کہ ایں چارش بود باشد عزیز[۱]

خوش نصیبی کی علامت چار چیزیں ہیں
جسمیں یہ چاروں موجود ہوں وہ صاحب عزت ہے

اصلِ پاک آمد دلیلِ نیک بخت
نیست بد اصلے سزائے تاج و تخت

نیک بختی کی علامت شریف النسب ہونا ہے
بد اصل تاج و تخت کے قابل نہیں ہوتا

نیک بختاں را بود رائے صواب
آنکہ بد رائیست باشد در عذاب

نیک بختوں کی رائے ٹھیک ہوتی ہے
(اور) غلط رائے رکھنے والے کی رائے تکلیف دہ[۲] ہوتی ہے

ہر کہ ایمن از عذابِ حق بود
نیست مومن کافرِ مطلق بود

عذاب خداوندی سے بے خوف شخص
مومن نہیں قطعی کافر ہے

عمرِ دنیا چند روزے بیش نیست
غافل ست آنکس کہ پیش اندیش نیست

دنیا کی عمر چند روز سے زیادہ نہیں
وہ شخص غافل ہے جسے آگے (آخرت) کی فکر نہیں

ترکِ لذاتِ جہاں باید گرفت
دامنِ صاحبدلاں باید گرفت

دنیوی لذتوں کو چھوڑ دینا چاہیے
(اور) اولیاء اللہ کا دامن پکڑ لینا چاہیے

در پئے لذاتِ نفسانی مباش
دوستدارِ عالمِ فانی مباش

نفسانی لذتوں کی دھن میں مست رہو
اس فانی دنیا کو محبوب نہ رکھو

لہ اور محبوب ۱۲
ٰلہ اور ضرر رساں ۱۲

نیست حاصل رنج دنیا بردنت
دنیا کی فکر میں مبتلا ہونے کا حاصل کچھ نہیں (بے سود ہے)

عاقبت چوں می بباید مردنت
آخر کار تجھے مرنا ہے

از تنت چوں جاں رواں خواہد شدن
جب تیری جان کنی کا وقت آ جائے گا

خاک اندر استخواں خواہد شدن
(اور) ہڈیاں خاک میں ملنے والی ہوں گی

مر ترا از دادنِ جاں چارہ نیست
اس وقت تیرے لئے جان دینے کے علاوہ چارہ نہیں

رہزنت جز نفسکِ امارہ نیست
تیرا رہزن تیرے برائیوں پر ابھارنے والے نفس کے علاوہ (کوئی) نہیں

## در بیانِ سبب عافیت

سکون و عافیت کے سبب کا بیان

عافیت را گر بخواہی اے عزیز
اے پیارے اگر عافیت و آرام کا طلبگار ہے

می تواند یافتن در چار چیز
تو چار چیزوں سے حاصل ہو سکتا ہے

ایمنی و نعمت اندر خانداں
سکون و اطمینان، دولت، خاندان[1] میں

تندرستی و فراغت بعد ازاں
(اور) تندرستی و فارغ البالی

چونکہ با نعمت امانے باشدت
کیونکہ دولت تیرے لئے باعث سکون و اطمینان ہوگی

عافیت راز و نشانے باشدت
اور اس سے عافیت کی نشاندہی ہوگی

بادلِ فارغ چو باشی تندرست
افکار سے دل خالی ہوگا تو تندرست ہوگا

دیگر از دنیا نباید ہیچ جست
دنیا سے مزید[2] کچھ نہ تلاش کرنا چاہئے

بر میاور تا توانی کام نفس
جسقدر ممکن ہو نفس امارہ کا مقصد پورا نہ ہونے دے

تا نیفتی اے پسر در دام نفس
تاکہ تو اے لڑکے نفس کے جال میں نہ پھنسے[3]

زیر پا آور ہوائے نفس را
نفسانی خواہش کو کچل دے

کم بدہ و دہ بہرہ ہائے نفس را
نفس کو اس کا حصہ کم سے کم عطا کر

[1] گھر و کنبہ ۱۲
[2] مذکورہ چار چیزوں کے سوا ۱۲
[3] محفوظ رہے ۱۲

نفس و شیطاں می برند از رہ ترا
تا بیندازند اندر چہ ترا

نفس اور شیطان تجھے راہ سے بھٹکا دیتے ہیں
تاکہ تجھے کنوئیں میں پھینک دیں

نفس را سرکوب و دائم خوار دار
تا توانی دورش از مردار دار

نفس کا ہمیشہ سر کچل اور ذلت کا برتاؤ کر
تاکہ تو حرام سے دور رہے

نفسِ بد را ہر کہ سیرش می کند
در گنہ کردن دلیرش می کند

نفس امارہ کا پیٹ بھرنے والا
اسے گناہ کرنے میں دلیر و جری بنا دیتا ہے

خلقِ خود را دور دار از ہر مزہ
تا نیفتی در بلاؤ در بزہ

اپنی ذات کو ہر مزہ (یعنی نفسانی لذت) سے دور رکھ
تاکہ مصیبت و گناہ سے محفوظ رہے

ز آب و نان تا لب شکم را پر مساز
ہمچو حیواں بہرِ خود آخور مساز

پانی اور روٹی سے پیٹ منہ تک مت بھر
حیوان (جانور) کیطرح اپنے لئے چراگاہ نہ بنا

روز کم خور گرچہ صائم نیستی
پُر مخور ار آخر بہائم نیستی

ہر دن کم کھا خواہ روزہ دار نہ ہو
منہ تک مت بھر کہ تو جانور نہیں

اے کہ در خوابی ہمہ شب تا بروز
بہرِ گورِ خود چراغے بر فروز

اے رات بھر صبح تک سونے والے
اپنی قبر کیلئے چراغ فروزاں (روشن) کر

خواب و خور جز پیشۂ انعام نیست
خفتگاں را بہرہ از انعام نیست

کھانا اور سونا صرف چوپایوں کا طریقہ ہے
سونیوالوں کا انعامؒ میں کوئی حصہ نہیں ہوتا

اے پسر بسیار خواہی خفت، خیز
گر خبر داری ز خود بے گفت خیز

اے لڑکے اگر قبر میں بہت (آرام) سونا چاہتا ہے
اگر اپنا خیال ہی تو بغیر کہے اٹھ

دل دریں دنیائے دون بستن خطا ست
دامن از وے گر تو برچینی رواست

اس ذلیل دنیا میں دل لگانا غلطی ہے
تیرا اس سے پہلوتہی اختیار کرنا ہی درست ہی

ور تو تباہ و برباد
یائے ۱۲ انعام
نی میں ۱۲ تو
ت میں بیدار ہو
دت رب کرنا

زچہ دل بندی بدنیائے دنی
ذلیل دنیا سے کس واسطے دل لگایا جائے
چوں نہ جاوید درو بودنی
جبکہ دنیا میں ہمیشہ رہنا ہی نہیں

ظاہر خود را میارا اے فقیر
اے فقیر اپنی ظاہری زیب و زینت کا (زیادہ) خیال نہ کر
تاکہ گردد باطنت بدر منیر
تاکہ تیرا باطن روشن چاند (کی طرح) ہو جائے

طالب ہر صورت زیبا مباش
ہر دلآویز شکل کا طلبگار نہ ہو
درہوائے اطلس و دیبا مباش
اطلس و دیبا کی آرزو میں مست رہ

از ہوا بگذر خدا را بندہ شو
خواہش کو تج کر اللہ کا (شکر گزار) بندہ ہو جا
زندگی می بایدت در زندہ شو
تجھے زندگی چاہئے تو فنا فی اللہ ہو جا

خرقۂ پشمینہ را بر دوش کن
اونی موٹا لباس کاندھے پر ڈال
شربتے از نامرادی نوش کن
دنیوی مقاصد سے پہلو تہی کا شربت پی لے

ایکہ در بر میکنی پشمینہ را
اے اونی موٹے لباس کو بغل میں رکھنے والے
پاک ساز از کینہ اول سینہ را
اول سینہ کو کینہ و عداوت سے پاک و صاف کر

گر ہمی خواہی نصیب از آخرت
اگر تو آخرت کے کچھ حصہ کا طلبگار ہے
رو بدر کن جامہائے فاخرت
تو (دنیوی) زندگی میں فخر کا لباس اتار دے

بے تکلف باش و آرائش مجو
تکلف سے بچ اور زیب و زینت کی جستجو نہ کر
ترک راحت گیر و آسائش مجو
راحت و آرام (اور دنیوی عیش) تج دے

در برت گو کسوت نیکو مباش
تجھے اگرچہ لباس فاخرہ میسر ہو (مگر) نہ پہن
زیر پہلو جامہ خوبت گو مباش
(اور) تیرے پاس اگرچہ عمدہ ترین کپڑا موجود ہو زیب تن نہ کر

ہمچو صوفی در لباس صوف باش
صوفی کی طرح اونی لباس اختیار کر
در صفتہائے خدا موصوف باش
صفات ربانی سے مشابہت اختیار کر

---

۱ مفلس و محتاج یا درویش ۱۲
۲ ہر اچھی چیز
۳ ریشمیں کپڑے ۱۲
۴ خواہش نفسانی ۱۲
۵ موٹے قیار کا لباس ۱۲
۶ اور اس سے احتراز کر ۱۲
۷ مثلاً عفو و حلم وغیرہ اوصاف خود میں پیدا کر ۱۲

مردِ رہ را بوریا قالین بود
سلوک (تصوف) کی راہ میں چلنے والے کیلئے بوریا
زانکہ خشتش عاقبت بالیں بود
بھی قالین ہوتا ہے، اسلئے آخرکار اونکو اینٹ کا سرہانا (قبر میں) ملتا ہے

مردِ رہ را بودِ دنیا سود نیست
سلوک (تصوف) کی راہ میں چلنے والے کیو اسطے دنیا کا[1]
ہر گزش اندیشۂ نابود نیست
ہونا بیفائدہ ہے، اسلئے اسے اسکے جاتے رہنے کا خطرہ (وغم) نہیں ہوتا

## دربیان تواضع وصحبت درویشاں
تواضع اور درویشوں کی ہم نشینی کا بیان

گر ترا عقل ست با دانش قریں
اگر تو صاحب عقل و سمجھ دار ہے
باش درویش و بدرویشاں نشیں
تو درویش بنجا اور درویشوں کی ہمنشینی اختیار کر

ہمنشینی جز بدرویشاں مکن
درویشوں کے علاوہ کسی کی ہمنشینی مت اپنا
تا توانی غیبت ایشاں مکن
(اور) انکی پیٹھ پیچھے برائی سے احتراز کر

حبِ درویشاں کلیدِ جنت است
درویشوں سے محبت جنت کی کنجی ہے
دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است
(اور) ان سے دشمنی باعث لعنت ہے

پوشش درویش غیر از دلق نیست
درویش کا لباس محض گدڑی ہے
در پئے کام و ہوائے خلق نیست
(دوسری) مخلوق کیطرح (مقصد و خواہش نفسانی) کی فکر میں لگے رہنا نہیں ہے

مرد تا ننہد بفرق نفس پائے
جب تک آدمی نفس کی مانگ پر پاؤں نہ رکھے[2]
رہ کجا یابد بدرگاہ خدائے
بارگاہ خداوندی کا راستہ کیسے پاسکتا ہے

مردِ رہ دربند قصر و باغ نیست
راہ خداوندی کا راہرو محل اور باغ (کی طلب) کا اسیر نہیں
در دلِ او غیر درد و داغ نیست
اسکے دل میں اللہ تعالی کی محبت کے درد اور داغ کے علاوہ کچھ نہیں

گر عمارت را بری بر آسماں
اگرچہ تعمیر (بلڈنگیں) آسمان تک لیجائے
عاقبت زیرِ زمیں گردی نہاں
لیکن تجھے آخرکار زمین کے نیچے چھپنا ہے

[1] دنیا کا کچھ حصہ حاصل ہونا ۱۲ [2] اسکا سر نہ کچلے ۱۲

گرچہ رستم شوکت و زورت بود

اگرچہ تیری طاقت و دبدبہ رستم کی مانند ہو

جائے چوں بہرام در گورت بود

اگرچہ تیرا مقام بہرام گور (بادشاہ) جیسا ہو

اے پسر از آخرت غافل مباش

اے لڑکے آخرت سے غافل نہ ہو

با متاعِ ایں جہاں خوشدل مباش

دنیوی سازوسامان سے خوش دل و مسرور نہ ہو

در بلیاتِ جہاں صبار باش

دنیا کے مصائب پر صبر کر

گاہِ نعمت شاکر جبار باش

کبھی اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر (بھی) ادا کر

## در بیان دلائل شقاوت

بدنصیبی کے دلائل کا بیان

چار چیز آثارِ بدبختی بود

چار چیزیں بدنصیبی کی علامت ہیں

جاہلی و کاہلی و سختی بود

جہالت اور سستی باعث دشواری ہوتی ہیں

بیکسی و ناکسی مر چار شد

بے کسی اور ناکسی خاص طور پر یہ چار چیزیں

بختِ بد را ایں ہمہ آثار شد

سب بدنصیبی کی علامتیں ہیں

آنکہ در بندِ عبادت می شود

عبادتِ ربانی کا اسیر شخص

بیشک از اہلِ سعادت می شود

بلاشبہ سعادت مندوں میں سے ہوتا ہے

بر ہوائے خود قدم ہر کو نہاد

جس نے اپنی خواہشات کی پیروی اختیار کی

کے تواند کرد با نفسک جہاد

کب تک اپنے نفس امارہ سے جہاد کر سکتا ہے

ہر کہ سازد در جہاں با خواب و خور

جو دنیا میں کھانے اور پینے کو وطیرہ بنائے

در قیامت باشدش ز آتش گذر

قیامت میں وہ جہنم میں بسر کرے گا۔

رو بگرداں از مراد و آرزوی

نفسانی خواہش و آرزو اور مراد سے منہ موڑ لے

پس بدرگاہِ خدا می آر روی

پھر بارگاہِ ربانی کی طرف متوجہ ہو جا

۵ تنہا و بے یار و مددگار ہونا ۱۲ ۶ ادبار و فکر میں رہنے والا ۱۲

کامرانی سر بناکامی کشد

(نفس امارہ کی) نعمتوں و کامیابی کا انجام ناکامی ہوتا ہے

امر و نہی حق چو داری اے ولید

اے لڑکے اللہ کے فرمان کی تعمیل اور ترک جاہ پر کاربند[3]

ہر کہ ترک کامرانی می کند

جو آخرت کی کامیابی سے گریز کرتا ہے

امر و نہی حق ز قرآں گوش دار

قرآن شریف میں بتائے ہوئے امر و نہی حق کو محفوظ رکھ

مرد رہ خط در نکونامی کشد

حق کا طلبگار نیک نامی[1] پر خط کھینچتا ہے[2]

پس مرو دنبالۂ نفس پلید

ناپاک نفس کے پیچھے مت جا اس سے دور بھاگ

بر خلافش زندگانی می کند

وہ (امر حق کے) خلاف زندگی بسر کرتا ہے

جائے شادی نیست دنیا ہوش دار

یہ خیال رکھ کہ دنیا خوش ہونے کی جگہ نہیں ہے

## در بیان ریاضت

ریاضت (عبادت میں محنت) کا بیان

گر ہمی خواہی کہ گردی سر بلند

اگر سر بلند ہونے کی خواہش ہے

ہر کہ بر بست اُو درِ راحت تمام

جس نے خود پر دنیوی راحت و آسائش کا دروازہ مکمل بند کر لیا

غیر حق را ہر کہ خواہد اے پسر

اے لڑکے! جو شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا طلبگار ہو

اے برادر ترک عزّ و جاہ کن

اے بھائی دنیوی عزت و مرتبہ (کا خیال) ترک کر دے

عزّ و جاہت سر بہ پستی می کشد

دنیوی عزت و مرتبہ زوال و پستی کی طرف لیجاتا ہے

اے پسر بر خود درِ راحت بہ بند

اے لڑکے اپنے آپ پر راحت (کوشی) کا دروازہ بند کرلے

باز شد بر وے درِ دار السلام

اس پر جنت کا دروازہ کھل گیا (جنت کا حقدار ہو گیا)

کیست در عالم از و گمراہ تر

اس سے زیادہ گمراہ دنیا میں کون ہے

خویش را شائستۂ درگاہ کن

خود کو بارگاہ ربانی کے لائق بنا

مر ترا بر تن پرستی می کشد

تجھے راحت و تن پرستی کا خوگر بناتا ہے

[1] اور نام و نمود
[2] یعنی اسے ناموری کی تمنا نہیں ہوتی
[3] اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر
اور ہمہ تن رضائے خداوندی کی جستجو میں لگ گیا

خوار گردد ہر کہ باشد جاہ جوی
دنیوی مرتبہ کا طلبگار ذلیل ہوتا ہے
نفس در ترکِ ہوا مسکیں بود
نفس ترک خواہشات سے عاجز ہوتا ہے
چوں دلت از یادِ حق ایمن بود
تیرا دل یادِ حق سے مطمئن ہو گا
ہر کہ او را تکیہ بر صانع بود
جس کا اللہ پر بھروسہ ہو
اکتفا بر روزئیے ہر روزہ کن
روز کے ملنے والے رزق پر اکتفا کر

اے برادر قربِ آں درگاہ جوی
اے بھائی بارگاہِ خداوندی کے قرب کی جستجو کر
گوشمالِ نفسِ ناداں ایں بود
اس بیوقوف نفس کی سزا یہی ہے
نفسک امارہ کے ساکن بود
تو تیرا نفس امارہ (مقابلہ میں) کہاں ٹھہر سکتا ہے
در جہاں با لقمۂ قانع بود
وہ دنیا میں ایک لقمہ پر قناعت کر لیتا ہے
گر نداری از خدا دریوزہ کن
اگر میسر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ (طلب کر)



## در بیانِ مجاہداتِ نفس

نفس کے مجاہدات کا بیان



نفس نتواں کشت الا با سہ چیز
نفس صرف تین چیزوں سے کچلا جا سکتا ہے
خنجرِ خاموشی و شمشیرِ جوع
خاموشی کے خنجر اور بھوک کی تلوار
ہر کہ را نبود مرتب ایں سلاح
جو شخص ان ہتھیاروں کو ترتیب وار عمل میں نہ لائے
چونکہ دل بے یادِ اللہ ہت بود
کیونکہ تیرا یادِ الٰہی سے خالی دل ہو گا

چوں بگویم یاد گیرش اے عزیز
اے عزیز میرے کہنے کو یاد رکھ
نیزۂ تنہائی و ترکِ ہجوع
تنہائی کے نیزہ اور نیند ترک کرنے (اور بیدار رہنے)
نفسِ او ہرگز نیاید با صلاح
اسکا نفس اصلاح پذیر (صالح) کبھی نہ ہو گا
دیوِ ملعوں یار و ہمراہت بود
تو ملعون نفس تیرا دوست و رفیق ہو گا

اہلِ دنیا را چو زر و سیم آیدش
اہل دنیا کے پاس چاندی اور سونا آنا چاہیے
لقمہائے چرب و شیریں بایدش
تر اور شیریں لقمے ہونے چاہیئیں

ہر کہ او در بندِ سیم و زر بود
سونے اور چاندی کا اسیر شخص
در عقوبت عاقبت مضطر بود
اسکی سزا یہی ہے آخر کار بیقرار و پریشان ہوگا

آنکہ بہرِ آخرت کارش بود
جسنے آخرت کیلئے کام (اور جاہد کئے) ہوں
از خدا تشریف بسیارش بود
اللہ تعالیٰ اس کا بے حد اعزاز فرمائینگے

مالِ دنیا خاکساراں را دہند
دنیا کا مال حقیروں کو
آخرت پرہیزگاراں را دہند
(اور) آخرت (اخروی نعمت) پرہیزگاروں کو دیتے ہیں

ہست شیطاں اے برادر دشمنت
اے بھائی تیرا دشمن شیطان ہے
غُلِ آتش خواہد اندر گردنت
وہ تیری گردن میں آگ کا طوق ڈالنا چاہتا ہے

مُدبرے کو رو بدنیا آورد
(جو) بدنصیب دنیا کی طلب میں لگا رہتا ہے
بہرہ کے از عالم عقبےٰ بود
اسے آخرت سے کیا حصہ ملے گا

اے پسر با یادِ حق مشغول باش
اے لڑکے یاد ربانی میں مشغول رہ
وز خلائق دور ہمچو غول باش
(اور) بھوت کی طرح مخلوق سے دوری اختیار کر

ئے تنہائی کے جنگل میں رہنا



## در بیانِ فقر
مفلسی کا بیان



فقر خود را پیش کس پیدا مکن
اپنے افلاس کا کسی کے سامنے اظہار نہ کر
محنتِ امروز را فردا مکن
آنیوالی کل کی احتیاج کیخاطر پریشان مت ہو

مر ترا آنکس کہ فردا جاں دہد
تجھے کل تک زندہ رکھنے والی ذات
غم مخور آخر کہ آب و ناں دہد
غم نہ کر کہ (وہ تجھے) پانی اور روٹی (رزق) عطا کریگا

تا بکے چوں مور باشی دانہ کش
چیونٹی کی طرح کب تک دانے (رزق) اکٹھا کرے گا
گر تو مردی فاقہ را مردانہ کش
اگر تو مرد ہے تو بہادری سے فاقہ برداشت کر

بہ توکّل گر بود فیرِ وزیت
اگر تو صحیح معنی میں متوکل ہو جائے

حق دہد مانندِ مرغانِ وزیت
تو پرندوں کیطرح اللہ تعالیٰ تجھے روزی[۱] عطا کرے

از خدا شاکر بود مردِ فقیر
درویش اللہ تعالیٰ پر شاکر (بہر صورت) ہوتا ہے

گر دہد قوتش لبِ نانِ فطیر
خواہ اللہ اسے غیر خمیری روٹی کا ایک کنارہ ہی بخشے

خم مشو پیش توانگر ہمچو طاق
مالدار کے سامنے محراب کیطرح مت جھک

تا نگر دی جفت با اہلِ نفاق
تاکہ تیرا شمار اہل نفاق میں نہ ہو

مردِ رہ را نام و ننگ از خلق نیست
راہ سلوک (تصوف) میں چلنے والے کو مخلوق کی نام آوری اور ذلت کی پرواہ نہیں

نفرتش از جامہائے دلق نیست
(اور) اسے گدڑی پوشی[۲] سے نفرت نہیں

ہر کہ را ذوقِ نکو نامی بود
جسے دنیوی نیک نامی کی پروا (و ذوق) ہو

خاص مشمارش کہ او عامی بود
اسے خاص (بندگانِ خدا) میں مت سمجھ وہ عام شخص ہے

گر ترا دِل فارغ از زینت بود
اگر تیرا دل (دنیوی) زیب و زینت[۳] سے خالی ہو

کے ہوائے مرکب و زینت بود
تو تجھے سواری اور زینت کی خواہش و آرزو ہو سکتی ہے

روئے دل چوں از ہوا بر تافتی
جب دل خواہش (نفسانی) سے یکسو ہو جائے

بعد ازاں می داں کہ حق را یافتی
تو یہ سمجھ لو کہ (راہِ) حق کو پا لیا

# در بیانِ دریافتنِ حقیقتِ نفسِ اماره

نفسِ امّارہ کی حقیقت معلوم کر لینے کا بیان

چوں شتر مرغے شناس ایں نفس را
نفس امّارہ شتر مرغ کی مانند ہے

نے کشد بار و نہ پرّد بر ہوا
کہ نہ بوجھ اٹھا سکتا ہے اور نہ ہوا میں اڑ سکتا ہے

گر بپر گوئیش گوید اشترم
اگر اس سے اڑنے کیلئے کہا جائے تو کہہ دیتا ہے میں اونٹ ہوں

در نہی بارش بگوید طائرم
اور اگر بوجھ رکھا جائے تو کہہ دے کہ میں پرندہ ہوں

[۱] رزق ۱۲
[۲] فقیرانہ کپڑوں سے ۱۲
[۳] کے خیال سے ۱۲

**چوں گیاہِ زہر رنگش دلکش ست**
**لیک طعمش تلخ و بویش ناخوش ست**

یہ نفس زہریلی خوش رنگ گھاس کی طرح ہے
کہ اسکا مزہ کڑوا اور ناخوشگوار بُو ہے

**گر بطاعت خوانیش سستی کند**
**لیک اندر معصیت چستی کند**

اگرچہ نفس اطاعت کیلئے اور رب کی فرمانبرداری میں سستی کرتا ہے
مگر معصیت و نافرمانی میں چستی سے کام لیتا ہے

**نفس را آں بہ کہ در زنداں کنی**
**ہرچہ فرماید خلافِ آں کنی**

نفس کو قید خانہ میں ڈالنا ہی بہتر ہے
جو کچھ یہ کہے اسکے خلاف کرو

**کامِ نفسِ بد برآوردن خطاست**
**زانکہ دشمن را پروردن خطاست**

نفس امّارہ کا مقصد پورا کرنا غلطی ہے
کیونکہ دشمن کی پرورش ہی غلط ہے

**نیست درمانش بجز جوع و عطش**
**تاکہ سازی رام اندر طاعتش**

نفس کا علاج بھوک اور پیاس کے علاوہ نہیں ہے
تاکہ یہ مطیع و فرمانبردار ہوکر رہے

**چوں شتر در رہ در آی و بارکش**
**بارِ طاعت بر درِ جبار کش**

اونٹ کی مانند راہ خدا میں آئے اور (اطاعت) کا بوجھ اٹھائے
(اور) فرمانبرداری کا بوجھ اٹھاکر بارگاہِ ربانی تک لیجائے

**بارِ ایزد را بجاں باید کشید**
**ورنہ ہمچو سگ زباں باید کشید**

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا بوجھ زندگی کو کھینچنا چاہیئے
ورنہ کتے کی مانند ہانپنا ہوگا

**ہر کہ گردن می کشد زیں بارہا**
**باشد از نفریں برو انبارہا**

جسنے اس بارِ اطاعت سے سرکشی اختیار کی
اس پر (بالآخر) نفرت کا بوجھ ہوگا

**چوں شتر مرغ آنکہ از بارش گریخت**
**از گلستانِ حیاتش پر بریخت**

شتر مرغ کی طرح بارِ اطاعت سے بھاگنے والا
گلستانِ حیات (جنت) نہ پہونچ سکا

**ہر کہ بارش را تحمل می کند**
**در جہاں جانش تجمل می کند**

جو اطاعتِ ربانی کا بوجھ اٹھاتا ہے
دنیا میں بھی اپنی زندگی خوبصورت و دلآویز بناتا ہے

**کردہ بارِ امانت را قبول**
**از کشیدن پس نباید شد ملول**

انسان نے بارِ امانت کو قبول کیا
لہذا یہ بارِ امانت اٹھانے سے رنجیدہ نہ ہونا چاہیئے

کردۂ بارِ امانت را قبول
انسان نے بارِ امانت کو قبول کیا[1]

از کشیدن پس نباید شد ملول
لہذا یہ بارِ امانت اٹھانے سے رنجیدہ نہ ہونا چاہئے

روزِ اوّل خود فضولی کردۂ
ازل میں خود فضولی (انسان) نے بارِ امانت اٹھایا

واں فضولی از جہولی کردۂ
اور پھر اس فضولی نے نادانی کا مظاہرہ کیا[2]

جنبشے کن اے پسر غافل مباش
اے لڑکے غافل نہ ہو عبادت میں لگ جا

چوں بلیٰ گفتی بہ تن تنبل مباش
جب تو نے "ہاں" کہا ہے[3] تو جسم کو کاہلی میں مبتلا نہ کر

ہر کہ اندر طاعتش کسلاں بود
اطاعت گذاری میں سستی برتنے والے کا انجام

حاصلش گمراہی و خذلاں بود
گمراہی اور رسوائی ہے

وقتِ طاعت تیز رو چوں باد باش
اطاعت کے وقت ہوا کی طرح تیز ہو جا

وز ہمہ کارِ جہاں آزاد باش
اور دنیا کے سارے کاموں سے یکسو ہو جا

راہِ پُر خوف ست و دزداں در کمیں
راہ خطرناک ہے اور چور گھات میں ہیں

رہبرے بر تا نمانی بر زمیں
کسی راہبر[5] کا ہاتھ تھام لے تاکہ تو زمین پر نہ رہے[6]

منزلت دور ست و بارت بس گراں
تیری منزل دور ہے اور بوجھ زیادہ ہے

کوششے کن پس نمانی از دیگراں
کوشش کر تاکہ اوروں سے پیچھے نہ رہے

ہر کہ در رہ از گراں باراں بود
جو شخص راستہ میں گرانبار[7] ہوتا ہے

ہر دمش از دیدہ چوں باراں بود
ہر وقت اسکی آنکھ سے بارش کی طرح آنسو برستے ہیں

لاشۂ داری سبک کن بارِ خویش
گدھا کمزور ہے اپنا بوجھ ہلکا کر

ور نہ در رہ سخت بینی کارِ خویش
راستہ میں تیرا کام بے حد خراب ہو گا

چیست بارت؟ جیفۂ دنیائے دوں
تیرا بوجھ کیا ہے؟ ذلیل دنیا کی لاش (کا بوجھ)

کز پئے آں گشتۂ خوار و زبوں
کس لئے اسکی خاطر ذلیل و خستہ حال ہوا جائے

[1] قرآن کریم کی آیت انا عرضنا الامانۃ سے وحملها الانسان تک کیجانب پورے شعر میں اشارہ کیا گیا ہے ۱۲
[2] انہ کان ظلوماً جہولاً والآیۃ ۱۲
[3] عہد الست "قالو بلیٰ" کیجانب اشارہ ہے ۱۲
[4] عبادت سے منہ نہ موڑو ۱۲
[5] مرشد کامل ۱۲
[6] معرفت خداوندی سے محروم نہ رہے ۱۲
[7] زیادہ بوجھ اٹھائے ہوئے ۱۲



## در بیانِ ترکِ خود رائی و خود ستائی

خود رائی اور خود ستائی کے ترک کا بیان



سرچہ آرائی بدستار اے پسر

اے لڑکے سر کو عمامہ سے کیا آراستہ کرتا ہے

تا نگیری ترکِ عزّ و مال و جاہ

جس وقت تک (دنیوی) عزت و مال و مرتبہ (کا خیال) ترک

نیست مردی خویش را آراستن

خود کو آراستہ کرنیوالا مرد (مرد خدا) نہیں ہے

نیست بر تن بہتر از تقویٰ لباس

جسم پر تقویٰ و پارسائی سے بہتر کوئی لباس نہیں ہے

ہر کہ او در بندِ آرائش بود

جسم کے سنوارنے ہی میں ڈوبا رہنے والا

عاقبت جز نامرادی نبودش

انجام کار اسے سوائے نامرادی کے[۳] کچھ نہیں ملتا

خود ستائی پیشۂ شیطاں بود

اپنے منہ سے اپنی تعریف شیطان کا طریقہ ہے

گفت شیطاں من ز آدم بہترم

شیطان نے کہا کہ میں آدمؑ سے بہتر ہوں[۵]

از تواضع خاک مردم می شود

تواضع کے باعث مٹی (بھی) انسان بنجاتی ہے[۶]

رانده شد ابلیس از مستکبری

شیطان غرور کے باعث راندۂ درگاہ ربانی ہوا

تا توانی دل بدست آر اے پسر

اے لڑکے[۱] ہو سکے تو کسی کا دل[۲] موہ لے

از ہمہ بر سر نیائی چوں کلاہ

سر کے کلاہ (ٹوپی) کیطرح سب سے ممتاز نہ ہوگا

قصدِ جاں کرد آنکہ او آراست تن

جس نے جسم کو سنوارا اسنے اپنی روح ہلاک کر دی

در تکلف مرد را نبود اساس

مرد کیلئے تکلفات باعث مضبوطی و پائداری نہیں

در جہاں فرزندِ آسائش بود

دنیا میں آرام و آسائش کا مبتلا (خوگر) ہو جاتا ہے

بہرہ از عیش و شادی نبودش

داد عیش و نشاط کا کوئی حصہ حاصل نہیں ہوتا

ہر کہ خود را کم زند مرد آں بود

مرد اور بڑا وہ ہے جو عاجزی[۴] پسند ہو

تا قیامت گشت ملعوں لاجرم

تو قیامت تک کیلئے ملعون ہو گیا

نورِ نار از سرکشی گم می شود

آگ کا نور[۷] سرکشی[۸] کے باعث گم ہو جاتا ہے

گشت مقبل آدمؑ از استغفری

اور حضرت آدم علیہ السلام استغفار کی بنا پر با نصیب ہوئے

۱ اس کے بجائے ۱۲
۲ اس کے کام آ کر ۱۲
۳ فضل ربانی سے محروم ہی ۱۲
۴ منکسر مزاج ہو ۱۲
۵ کہ میں آگ سے پیدا کیا گیا ہوں اور آدمؑ مٹی سے ۱۲
۶ ترقی نصیب ہوتی ہے ۱۲
۷ شعلہ کی لپٹ ۱۲
۸ سر ابھارنے والا ۱۲

| شد عزیز آدمؑ چو استغفار کرد | خوار شد شیطاں چو استکبار کرد |
|---|---|
| حضرت آدمؑ استغفار کے سبب (اللہ تعالیٰ) کے پیارے ہو گئے | شیطان غرور کی بنا پر ذلیل ہوا |
| دانہ پست افتد زبردستش کنند | خوشہ چوں بر سر کشد پستش کنند |
| دانہ پست ہوتا ہے تو ابھارا جاتا ہے | (اور) خوشہ کو سر ابھارنے کی بنا پر توڑ لیتے ہیں |



## دربیانِ آثارِ ابلہاں

بیوقوفوں کی علامتوں کا بیان



| چار چیز آمد نشانِ ابلہی | با تو گویم تا بیابی آگہی |
|---|---|
| چار چیزیں بیوقوفی کی علامت ہیں | میں تجھے بتاتا ہوں تاکہ تو آگاہ ہو جائے |
| عیب خود را بد نہ بیند در جہاں | باشد اندر جستنِ عیب کساں |
| دنیا میں اپنے عیب کو عیب نہ سمجھنا | (اور) دوسروں کے عیب کی جستجو میں رہنا |
| تخمِ بخل اندر دلِ خود کاشتن | آنگہ امیدِ سخاوت داشتن |
| اپنے دل میں بخل کا بیج بونا | اور اس کے ساتھ سخاوت کی امید رکھنا |
| ہر کہ خلق از خُلقِ او خوشنود نیست | ہیچ قدرش بر درِ معبود نیست |
| جس کے اخلاق سے مخلوق خوش نہ ہو | درِ معبود اور بارگاہِ ربانی میں اسکی کوئی قدر و قیمت نہیں |
| ہر کہ او را پیشہ بد خوئی بود | کارِ او پیوستہ بدروئی بود |
| جس شخص کا وطیرہ ہی بد اخلاقی و تلخ مزاجی ہو | اسکا کام بدروئی و خرابی ہی سے وابستہ ہوتا ہے |
| خوئے بد در تن بلائے جاں بود | مردمِ بدخو نہ از انساں بود |
| بری عادت جسم و روح کیلئے وبال ہوتی ہے | بری عادت والے شخص کا شمار انسانوں میں نہیں ہوتا |
| بخل شاخ از درختِ دوزخ است | واں بخیلک از سگانِ مسلخ است |
| کنجوس دوزخ کے درخت کی ایک شاخ ہے | حقیر کنجوس مذبح کا کتا ہے |

لہ زمین میں پہونچتا ہے ۱۲ ۲ہ کنجوس ہونا اور کسی کے کام نہ آنا ۱۲ ۳ہ دوسروں ۱۲ ۴ہ بد اخلاق ہو ۱۲ ۵ہ انجام خراب ہوتا ہی ۱۲

روئے جنت راکجا بیند بخیل | پشّہ افتادہ زیرِ پائے پیل

جنت کا چہرہ بخیل کہاں دیکھے گا[1] | ہاتھی کے پاؤں کے نیچے آیا ہوا مچھر ہے

باش از بخلِ بخیلاں برکراں | تا نباشی از شمارِ ابلہاں

بخیلوں کے بخل سے کنارہ کش (الگ تھلگ) رہ | تاکہ تیرا شمار بے وقوفوں میں نہ ہو



## دربیانِ عافیت

عافیت کا بیان



زبلا تارستہ گردی اے عزیز | باز باید داشتن دست از دو چیز

اے عزیز مصیبت سے چھٹکارہ کی راہ | دو چیزوں سے بے تعلق رہنا ہے

رو تو دست از نفس و دنیا باز دار | تا بلا ہا را نباشد با تو کار

زندگی نفس اور دنیا سے الگ ہو کر گذار | تاکہ تجھے مصیبتوں کا سامنا نہ ہو

گر بحرص و آز گردی مبتلا | با تو رو آرد زہر سو صد بلا

اگر حرص و ہوس میں مبتلا ہوگا | تو تجھ پر ہر طرف سے مصیبتوں کی یلغار (یورش) ہوگی

آنکہ نبود ہیچ نقدش درمیاں | ہر کجا باشد بود اندر اماں

جسکی ہمیانی میں نقدی (روپیہ پیسہ) نہ ہو | جہاں بھی ہوگا محفوظ رہے گا[2]

نفس و دنیا را رہا کن اے پسر | تا رہی از ہر بلا و ہر خطر

اے لڑکے نفس و دنیا کا راستہ چھوڑ دے[3] | تاکہ ہر مصیبت اور ہر خطرہ سے نجات ملجائے

اے بسا کس کز برائے نفسِ زار | در بلا افتاد و گشت از غم نزار

بہت سے لوگ ذلیل و حقیر نفس کی خاطر | مصیبت میں مبتلا ہوئے اور غم سے نڈھال ہوگئے

از برائے نفس مرغِ نامراد | آمد و در دامِ صیاد او فتاد

نفس کیخاطر نامراد پرند (انسان) | آکر شکاری کے جال میں پھنس گیا

[1] داخلہ کہاں نصیب ہوگا
[2] کوئی گزند نہ پہونچا سکے گا
[3] بے نیاز ہوجا

تا دلت آرام یابد اے پسر
اے لڑکے تاکہ تیرا دل آرام پائے

بود و نابودِ جہاں یکسر شمر
دنیا کے (مال وغیرہ کے) ہونے نہ ہونے کو برابر سمجھ

از عذابِ قہرِ حق ایمن مباش
عذاب خداوندی سے بے خوف نہ ہو

در پئے آزارِ ہر مومن مباش
کسی مومن (مسلم بھائی) کی تکلیف کے درپے نہ ہو

در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس
مصیبت میں کسی سے مدد طلب نہ کر

زانکہ نبود جز خدا فریادرس
اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی فریادرس نہیں

ہر کرا رنجاندۂ عذرش بخواہ
جسکو تجھ سے تکلیف پہونچی ہو اس سے معذرت کرلے

تا نباشد خصم تو در عرصہ گاہ
تاکہ قیامت کے میدان میں کوئی تیرا دشمن اور مخالف نہ ہو

گر غنا خواہد کسے از ذوالمنن
اگر لوگوں کا احسان مند ہونے سے بچنا چاہے

در قناعت می توانش یافتن
تو جتنا میسر ہو اسی پر قناعت کر



## در بیانِ عقلِ عاقلاں

عقلمندوں کی عقل کا بیان



ہر کرا عقل ست و دانش ای عزیز
اے عزیز! جو صاحب عقل و دانش ہے

دور باید بودنش از چار چیز
اسے چار چیزوں سے دور رہنا چاہئے

کارِ خود با ناسزا نکند رہا
اپنا کام نااہل کے سپرد نہ کرے

مردی نکند بجائے ناسزا
نالائقی پر اظہار شرافت نہ کرے[له]

عقل داری میلِ بدکاری مکن
تو صاحب عقل ہو تو بدکاری کی طرف مائل نہ ہو

زیں چو بگذشتی سبکساری مکن
بدکاری کے ارتکاب سے خود کو ہلکا نہ کر

ہر کرا از حلم دل روشن بود
جسکا دل بردباری سے روشن ہو

در زمانہ با صلاحِ تن بود
(وہ) زمانہ میں سلامتی و تندرستی جسم و روح کیساتھ رہتا ہے

له اور کام حوا[لہ] نہ کرے ۱۲

تا شوی پیش از ہمہ از روزگار
جہاں تک ہو زمانہ والے کے سامنے

دست بر نان و نمک بکشادہ دار
کھلانے پلانے کا ہاتھ کشادہ رکھ[1]

تا تو باشی در زمانہ داد گر
تاکہ تو زمانہ میں منصف مشہور ہو

زیر دستاں را نکو دار اے پسر
اے لڑکے کمزوروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کر

ہر کہ بر پندِ خود آمد استوار
جو نصیحت پر خود (بھی) عمل پیرا ہو

پندِ او را دیگراں بندند کار
اسکی نصیحت پر دوسرے عمل کرتے ہیں

ہر کہ از گفتارِ خود باشد ملول
جسکی گفتگو خود اسے ملول و غمزدہ کرتی ہو

قولِ او را دیگراں نکنند قبول
اسکا قول دوسرے قبول نہیں کرتے[2]

ہر چہ باشد در شریعت ناپسند
جو چیز شریعت میں[3] پسندیدہ نہ ہو

دور باش از وے چو ہستی ہوشمند
عقلمند ہے تو اس سے دوری اختیار کر

تا صواب کار بینی سر بسر
تاکہ مکمل طور پر کام ٹھیک و درست ہو

بر مرادِ خود مکن کار اے پسر
(واسطے) اے لڑکے اپنی مراد[4] پر عمل پیرا نہ ہو



## در بیان رستگاری
چھٹکارے کا بیان



ہست بیشک رستگاری در سہ چیز
تین چیزیں بلاشبہ (عذاب سے) چھٹکارے کا باعث ہیں

با تو گویم یاد گیرش اے عزیز
اے عزیز میں تجھسے یاد رکھنے کیلئے کہتا ہوں

زاں یکے ترسیدن ست از ذوالجلال
ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کا خوف ہے

دوم آمد جستن قوتِ حلال
دوسرے حلال روزی کی تلاش

سومی رفتن بود بر راہِ راست
تیسرے راہِ راست پر چلنا[5]

رستگار است آنکہ ایں خصلت ورا است
جسے یہ خصلت میسر ہو وہ ٹھیک راہ پر ہے[6]

[1] سخاوت سے کام لے ۱۲
[2] قابل قبول و عمل نہیں سمجھتے ۱۲
[3] نگاہ شریعت میں ۱۲
[4] نفسانی خواہش ۱۲
[5] راہِ شریعت ۱۲
[6] اور نجات یافتہ ہے ۱۲

گر تواضع پیش گیری اے جواں
اگر اے جوان تو اضع اختیار کرے
دوست دارندت ہمہ خلقِ جہاں
تو تو سارے عالم کا محبوب ہو جائے

سر مکن در پیشِ دنیا دار پست
دنیا دار کے آگے سر نہ جھکا
ور کنی بیشک رود دینت ز دست
اگر جھکائے گا تو تیرا دین ہاتھ سے جاتا رہیگا

ہر کہ او از حرص دنیا دار شد
جس نے حرص کے باعث دنیا داری اختیار کی
بیگماں از وے خدا بیزار شد
بلاشبہ اس سے اللہ تعالیٰ بیزار ہو گیا

بہر زر مستائے دنیا دار را
دنیا دار کی دولت کیخاطر[۱] تعریف و ستائش مت کر
تا چہ خواہی کردن ایں مردار را
اس دنیوی مال و دولت کا کیا کرے گا

مُردگانند اغنیائے روزگار
دنیا (زمانہ) کے مالدار گویا، مردے ہیں
اے پسر با مُردگاں صحبت مدار
اے لڑکے مردوں کی ہمنشینی اختیار نہ کر

مال و زر بیحد بدست آوردہ گیر
مال و دولت خواہ کتنی بھی اکٹھی کرے
بعد ازاں در گورِ حسرت بردہ گیر
اسکے بعد اسکی حسرت[۲] و آرزو قبر میں ساتھ جائیگی



## دربیانِ فضیلتِ ذکر
ذکر کی فضیلت کا بیان



باش دائم اے پسر در یادِ حق
اے لڑکے اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہمیشہ لگا رہ
گر خبر داری ز عدل و دادِ حق
اگر تو اللہ تعالیٰ کے عدل و انصاف سے آگاہ ہے

زندہ دار از ذکر صبح و شام را
صبح و شام کو ذکر خداوندی سے زندہ رکھ[۳]
در تغافل مگذراں ایام را
ایام حیات غفلت میں نہ گذار

یادِ حق آمد غذا ایں روح را
ذکر خداوندی روح کیلئے غذا ہے
مرہم آمد ایں دلِ مجروح را
(اور) زخمی دل کا مرہم ہے

۱ حصولِ دولت ...
۲ بالآخر ...
۳ کہ بہ حیات ...
بخشش ...

یادِ حق گر مونسِ جانت بود

اللہ تعالیٰ کی یاد اگر تیری رفیقِ جان ہو جائے

گر زمانے غافل از رحماں شوی

اگر ایک وقت تک اللہ تعالیٰ[1] سے غافل ہے

مومنا ذکرِ خدا بسیار گوی

اے مومن اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کر

ذکر را اخلاص می باید نخست

اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے شرطِ اوّل اخلاص ہے

ذکر بر سہ[2] وجہ باشد بے خلاف

ذکر کے بالاتفاق تین طریقے ہیں

عام را نبود بجز ذکرِ زباں

عام لوگوں کا ذکر محض زبان سے ہوتا ہے

ذکرِ خاص الخاص ذکرِ سِر بود

اللہ کے مخصوص بندوں کا ذکر پوشیدہ ہوتا ہے

ذکر بے تعظیم گفتن بدعت است

عظمتِ ربانی کا پورا دھیان نہ رکھتے ہوئے ذکر اللہ بدعت (و گناہ) ہے

ہست مر ہر عضو را ذکرے دگر

ذکرِ چشم از خوفِ حق بگریستن

آنکھ کا ذکر خوفِ خداوندی سے رونا ہے

یاریِ ہر عاجز آمد ذکرِ دست

ہاتھ کا ذکر یہ ہے کہ ہر عاجز کی مدد کرے

کے ہوائے کاخ و ایوانت بود

تو محلوں کی خواہش و آرزو باقی نہ رہے

اندراں دم ہمدمِ شیطاں شوی

تو تو اسی وقت شیطان کا ساتھی ہو جائیگا

تا بیابی در دو عالم آبروی

تاکہ تجھے دونوں جہان میں عزت و آبرو نصیب ہو

ذکرِ بے اخلاص کے باشد درست

اخلاص سے خالی ذکر غلط (و بے سود) ہوتا ہے

تو ندانی ایں سخن را از گزاف

تو یہ بات بے سود نہ سمجھ

ذکرِ خاصاں باشد از دل بیگماں

(اور) خواص کا ذکر بلاشبہ دل سے ہوتا ہے

ہر کہ ذاکر نیست او خاسر بود

ذکر نہ کرنے والا شخص[3] ٹوٹے میں رہتا ہے

و اندراں یک شرطِ دیگر حرمت است

ذکر اللہ کی شرط اسکا (پورا) احترام (بھی) ہے

ہفت اعضا ہست ذاکر اے پسر

باز در آیاتِ او نگریستن

پھر آیاتِ ربانی میں غور و فکر کرنا ہے

ذکرِ پا خویشاں زیارت کردن است

(اور) پاؤں کا ذکر اپنوں کی ملاقات ہے

[1] اللہ تعالیٰ کی یاد سے ۱۲ [2] روحانی ۱۲ [3] آخرت کے اعتبار سے ۱۲ [4] اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں ۱۲

استماعِ قولِ رحمٰن ذکرِ گوش
کان کا ذکر فرمانِ رب سننا ہے

اشتیاقِ حق بود ذکرِ دلت
دل کا ذکر اللہ تعالیٰ کا اشتیاق ہے

آنکہ از جہل ست دائم در گناہ
جو شخص نادانی کی بنا پر ہمیشہ گناہ میں مبتلا رہتا ہے

خواندنِ قرآں بود ذکرِ لساں
زبان کا ذکر تلاوتِ قرآن ہے

شکرِ نعمتہائے حق می کن مدام
ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کر

حمدِ خالق بر زباں دار اے پسر
اے لڑکے اللہ تعالیٰ کی تعریف وردِ زبان رکھ

لب مجنباں جز بذکرِ کردگار
اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ ہونٹ مت ہلا

تا توانی روز و شب در ذکر کوش
دن اور رات میں جس قدر ہو سکے ذکر میں مصروف رہ

کوش تا ایں ذکر گردد حاصلت
اسکی سعی کر تاکہ تجھے یہ ذکر میسر ہو جائے

کے حلاوت یابد از ذکرِ آلہ
اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اسے کب حلاوت نصیب ہو سکتی ہے

ہر کرا ایں نیست ہست از مفلساں
جسے یہ دولت حاصل نہیں مفلسوں میں اسکا شمار ہے

تا کند حق بر تو نعمتہا مدام
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے ہمیشہ نعمتوں سے نوازتا رہے

عمر تا برباد ندہی سر بسر
تاکہ تیری عمر بالکل ضائع و برباد نہ ہو

زانکہ پاکاں را ہمیں بود ست کار
اسلئے کہ نیک لوگوں کا یہی طریقہ رہا ہے

## در بیانِ عمل چار چیز
چار چیزوں پر عمل کا بیان

بر ہمہ کس نیک باشد چار چیز
چار چیزیں سب کیلئے بہتر ہیں

اول آں باشد کہ باشی داد گر
پہلے یہ کہ تو منصف ہو

با تو گویم یاد گیرش اے عزیز
اے عزیز (محبوب) میں تجھسے کہتا ہوں اسے یاد رکھ

ہم ز عقلِ خویش باشی با خبر
اپنی عقل[1] سے بھی آگاہ ہو

[1] عقل سے کام لینے کے طریقہ سے بھی کام

باشکیبائی تقرب کردن ست

صبر سے کام لیکر بارگاہِ ربانی میں تقرب حاصل کرنا

حرمتِ مردم بجا آوردن ست

لوگوں کی عزت بجا لانا



## دربیانِ خصلتِ ذمیمہ

بری خصلت کا بیان



چار چیزِ دیگر اے نیکو سرشت

اے اچھی فطرت والے چار چیزیں اور ہیں

ہست از جملہ خلائق نیک زشت

جو کل مخلوقات میں سے بد ترین ہیں

زاں چہار اوّل[1] حسد کینہ بود

ان چار میں پہلی کینہ پروری ہے

زاں گذشتہ عجب[2] و خود بینی بود

پھر غرور و خود بینی (خود ستائی) ہے

خشم[3] را دیگر فرو نا خوردنست

تیسری لوگوں پر غصہ کا اظہار ہے

خصلتِ چارم[4] بخیلی کردنست

چوتھی خصلت کنجوسی ہے

اے پسر گم گرد گردِ ایں خصال

اے لڑکے ان خصلتوں کے اردگرد نہ گھوم[1]

از برائے آنکہ زشت اند ایں فعال

کیونکہ یہ کام برے ہیں

غل و غش بگذار چوں زر پاک شو

میل کچیل[2] چھوڑ کر سونے کی طرح پاک ہو جا

پیش ازاں کہ خاک گردی خاک شو

(مرنے اور) مٹی میں ملنے سے پہلے مٹی بنجا (عاجزی اختیار کر)

حرص بگذار و قناعت پیشہ کن

حرص کو چھوڑ کر قناعت اختیار کر

آخر از مردن یکے اندیشہ کن

اور مرنے کے بارے میں سوچ

با محباں باش دائم ہمنشیں

ہمیشہ دوستوں کی ہمنشینی اختیار کر

تا توانی روئے اعدا را مبیں

جب تک ہو سکے دشمنوں کے چہرے مت دیکھ

[1] انہیں مت اپنا ۱۲ [2] کھوٹ اور کدورت ۱۲ [3] طریقہ تواضع اختیار کر ۱۲ [4] غور و فکر کر ۱۲



## دربیانِ سعادت و نصیحت

خوش نصیبی اور نصیحت کا بیان



بر سعادت چار چیز آمد دلیل
چار چیزیں خوش نصیبی کی علامت ہیں
از سعادت ہر کرا باشد نشاں
جس شخص میں سعادت کی علامت ہو
ہر کرا باشد سعادت رہنمائے
جس شخص کی رہنما سعادت (نیک بختی) ہو
ہر کرا بخت و سعادت گشت یار
جسکے رفیق نصیب سعادت ہوں
گر تو خود نار ہوا را کشتۂ
اگر تو نے خواہش کی آگ کو کچل دیا
گر بود با دوستاں تدبیر تو
اگر تیری مصلحت کے محور دوست ہوں
از سر خود ہر کہ کارے می کند
خودسری سے کام لینے والے شخص سے
دشمن خود را نباید زد تبر
اپنے دشمن کو تبر سے نہ مارنا چاہئے
تا توانی جور نا اہلاں بکش
جب تک ہو سکے نا اہلوں کے ظلم سہہ لے
چوں ترا آمد مقامے سازگار
جب تجھے کوئی مقام سازگار موافق آجائے
در نصیحت آں کہ نپذیرد سخن
نصیحت اسے مت کر جو قبول نہ کرے

شرح ایں ہر چار بشنو اے خلیل
اے دوست ان چاروں کی شرح و تفسیر سن
باشدش تدبیر ہا با دوستاں
اسکی مصلحتوں کا محور دوست ہوتے ہیں
صبر دارد از جفائے ناسزائے
نالائقوں کے ظلم پر صبر کرتا ہے
در جہاں باشد بدشمن سازگار
وہ دنیا میں دشمن کے ساتھ نبھالے گا
داں کہ از اہل سعادت گشتۂ
سمجھ لے کہ سعادت مندوں میں شامل ہو گیا
یار باشد دولت شبگیر تو
تو شب بیداری کی دولت تیری رفیق ہوگی
بخت و دولت زو فرارے میکند
نصیب اور دولت دونوں فرار اختیار کرتے ہیں
گر توانی کشت او را با شکر
اگر ہو سکے تو شیرینی سے مار دے
گر ہمی خواہی کہ یابی عیش خوش
اگر تو عیش و نشاط کا طلب گار ہے
بر نہ بندی رخت زانجا زینہار
تو وہاں سے ہر گز مت جا
با چنیں کس پند خود ضائع مکن
اسطرح اپنی نصیحت ضائع نہ کر

۱ کہ ان سے مقصود لیکر عمل پیرا ہوتا ہے ۱۲ ۲ یا اسے بھی اپنا موافق بنا لیگا ۱۲ ۳ بجھا دیا ۴ یعنی احسان کر کے مار دے ۱۲

خوئے بد را نیک کردن مشکل ست

بری عادت کو اچھی عادت سے بدلنا مشکل ہے

جہد کردن بہر او بے حاصل ست

اور اس کیلئے سعی لاحاصل ہے

بندہ را گر نیست در کارِ رضا

بندہ اگر رضائے خداوندی کے کام میں مشغول نہیں

کے تواند باز گرداند قضا

تو قضا و فیصلۂ ربانی کب ٹل سکتا ہے

ہر کہ او استیزہ با سلطاں کند

بادشاہ کے ساتھ لڑنے والا

کارِ خود را سر بسر ویراں کند

قطعاً اپنا نقصان کرتا ہے

ہر کہ او باغی شود از بادشاہ

بادشاہ سے بغاوت کرنے والے شخص کا

روز او چوں تیرہ شب گردد تباہ

دن (بھی) تاریک شب کی طرح تباہ ہو جاتا ہے



## در بیانِ علامتِ مُدبراں

بدنصیبی کی علامت کا بیان



چار چیز آمد نشانِ مُدبری

چار چیزیں بدنصیبی کی علامت ہیں

یاد گیرش گر تو روشن خاطری

اگر تیرا دل روشن ہے تو انہیں یاد رکھ

مُدبری را باشد با بلہ مشورت

بد بخت بے وقوف سے مشورہ کرتا ہے

پیش بجاہل دادنِ سیم و زرت

اور جاہل و بے وقوف کو اپنا سونا چاندی دیتا ہے

ہر کہ پندِ دوستاں نکند قبول

دوستوں کی نصیحت قبول نہ کرنے والا

در حقیقت مدبر است آں بوالفضول

حقیقت میں وہ بے ہودہ و بدنصیب ہے

ہر کہ از دنیا نگیرد عبرتے

جو شخص دنیا سے عبرت حاصل نہ کرے

ہست ازاں مُدبر جہاں را نفرتے

اس بدنصیب سے دنیا متنفر ہو جاتی ہے

مشورت ہر کس کہ با ابلہ کند

بیوقوف سے مشورہ کرنیوالا شخص

دیوِ ملعونش سبک گمرہ کند

اس کا شیطان اسے جلد گمراہ کرتا ہے

آنکہ مال و زر دہد با جاہلاں
آنچناں کس کے بود از مُقبلاں

ناداںوں کو مال و دولت عطا کرنے والا
نیک بختوں میں کب شمار ہو سکتا ہے

زر چو جاہل را ہمی آید بکف
میکند اسراف می سازد تلف

مال و دولت جب بیوقوف کے ہاتھ میں آتا ہے
تو فضول خرچی کرتا اور برباد کرتا ہے

نشنود از دوست مُدبر پند را
از جہالت بگسلد پیوند را

بدبخت دوست کی نصیحت نہیں سنتا
نادانی کے باعث تعلق ختم کر دیتا ہے

عبرتے گیر از زمانہ اے جواں
تا نباشی از شمارِ مُدبراں

اے جوان زمانہ سے عبرت حاصل کر
تاکہ تیرا شمار بدبختوں میں نہ ہو

ہر کرا از عقل آگاہی بود
نزدِ او ادبار گمراہی بود

جو شخص رموزِ عقل سے آگاہ ہو
اسکے نزدیک پیٹھ پھیرنا گمراہی ہے



## در بیانِ آنکہ چہار چیز را حقیر نباید شمرد

چار چیزوں کو حقیر نہ سمجھنے کا بیان



چار چیز آمد بزرگ و معتبر
می نماید خُرد لیکن در نظر

چار چیز بڑی اور قابلِ اعتبار ہیں
لیکن وہ دیکھنے میں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں

زاں یکے خصم ست و دیگر آتش ست
باز بیماری[۳] کزو دل ناخوش ست

انہیں سے ایک دشمن اور دوسری آگ ہے
پھر (تیسری) بیماری جس سے دل رنج محسوس کرتا ہے

چار می دانش کہ آراید ترا
ایں ہمہ تا خُرد ننماید ترا

چوتھی چیز عقل ہے جو تجھے سنوارتی ہے
ان سب کو تجھے چھوٹا نہ سمجھنا چاہئے

ہر کہ در چشمش عدو باشد حقیر
از بلائے او کند روزی نفیر

جس شخص کی نگاہ میں دشمن حقیر[۱] ہو
اسے ایک دن اسکی وجہ سے بھاگنا پڑے[۲] گا

۱ اہمیت نہ د
۲ نقصان اٹھا
پڑے گا

ذرہ آتش چو شد افروختہ

آگ کا ذرہ (چنگاری) بھڑک کر

بینی از وے عالمے را سوختہ

عالم کو جلا دیتا ہے

علم اگر اندک بود خوارش مدار

علم خواہ تھوڑا ہو اسے ذلیل و حقیر مت سمجھ

زانکہ دارد علم قدرِ بے شمار

اس لیئے کہ علم بے انتہا لائق قدر ہے

رنجِ اندک را بکن غمخوارگی

تھوڑی بیماری کا علاج کر لے

ورنہ بینی عجز در بیچارگی

ورنہ یہ بیماری لاعلاج ہو جائیگی

دردِ سر را اگر نجوید کس علاج

اگر کوئی دردِ سر کا علاج نہ کرے

خوفِ آں باشد کہ برگردد مزاج

تو دیوانہ ہو جانے کا اندیشہ ہے

باش از قولِ مخالف پُر حذر

مخالفانہ[1] بات سے احتیاط کر

پیش ازاں کز پا در آئی اے پسر

اے لڑکے اس سے پہلے کہ تو اوندھا ہو[2]

آتشِ اندک تواں کشتن بآب

تھوڑی آگ پانی سے بجھائی جاسکتی ہے

وائے آں ساعت کہ گیرد التہاب

ہائے وہ گھڑی کہ آگ لپٹیں مارنے لگے[3]



## در بیانِ مذمتِ خشم و غضب

غصہ کی برائی کا بیان



اے پسر ہر کس کہ دارد چار چیز

اے لڑکے جسمیں چار باتیں موجود ہوں

چار دیگر ہم شود موجود نیز

اسمیں چار چیزیں اور بھی ہوں گی[4]

عاقبت رسوائی آید از لجاج

چٹنا اور پیچھے پڑ جانا آخرکار باعث رسوائی ہو

خشم را نکند پشیمانی علاج

غصہ کا علاج پشیمانی نہیں

بے گماں اوکبر خیزد دشمنی

بلا شبہہ غرور دشمنی کو ابھارتا ہے

حاصل آید خواری از کاہل تنی

ذلت، کاہلی، و سستی و تن آسانی کے باعث نصیب ہوتی ہے

[1] اور فتنہ انگیز

[2] شکست کا منہ دیکھنا پڑے ۱۲

[3] پھر قابو پانا دشوار ہوتا ہے ۱۲

[4] یعنی پہلی چار سے ان کا چولی دامن کا ساتھ ہے ۱۲

چوں لجوجی در میاں پیدا شود — بندہ از شومی او رسوا شود

پیچھے پڑ جانے کی خصلت کے باعث — آدمی اسکی نحوست سے رسوا ہو جاتا ہے

خشم خود را چونکہ راند جاہلے — جز پشیمانیش نبود حاصلے

جب جاہل کو غصہ آتا ہے — تو سوائے شرمندگی کچھ حاصل نہیں ہوتا

ہر کہ گشت از کبر بالا گردنش — دوستاں گردند آخر دشمنش

جو شخص غرور کے باعث اپنا سر اونچا کرے — آخر کار اس کے دوست بھی دشمن بنجاتے ہیں

کاہلی را ہر کہ سازد پیشۂ — آید از خواری بپایش تیشۂ

جو شخص کاہلی کو اپنا وطیرہ بنالے — اسکے پاؤں کو ذلت کا تیشہ نصیب ہوگا[1]

خشم خود را گر فرو نخورد کسے — عاقبت بیند پشیمانی بسے

اپنے غصہ پر قابو نہ پانے والا — انجام کار شرمندہ ہوتا ہے

ہر کہ او افتادہ و تن پرورست — نیست آدم کمتر از گاؤ خرست

پڑے رہنے اور تن پروری کا عادی — آدمی نہیں بلکہ گائے و بیل اور گدھے سے کمتر ہے

## در بیان بے ثباتی چہار چیز و پرہیز ازاں

چار چیزوں کے ناپائیدار رہنے اور ان سے پرہیز کا بیان

چار چیز اے خواجہ کم دارد بقا — گوش دار اے مومن نیکو لقا

اے خواجہ (صاحب) چار چیزیں ناپائیدار اور جلد فنا ہونے والی ہیں — اے بظاہر اچھے مومن انہیں یاد رکھ

جور سلطاں را بقا کمتر بود — پس عتاب اصدقا کمتر بود

بادشاہ کے ظلم کو بقا کم ہے[2] — دوستوں کی ناراضی جلد ختم ہو جاتی ہے

دیگر آں مہرے کہ بینی از زناں — بے بقا چوں صحبت ناجنس داں

دوسرے عورتوں سے ظاہر ہونے والی محبت — بے میل شخص کی ہمنشینی کی طرح ناپائیدار ہوتی ہے

[1] رسوا ہوگا ۱۲
[2] کیونکہ ظلم کے باعث تختہ الٹ جاتا ہے ۱۲

بار عیت چوں کند سلطان ستم
بادشاہ جب رعایا پر ظلم پر کمر باندھتا ہے

مرورا باشد بقا در ملک کم
تو اسکی بادشاہت (سلطنت) جلد ختم ہو جاتی ہے

گر ترا از دوستاں آید عتاب
اگر تجھے دوستوں پر غصہ آئے گا

کم بقا باشد چو خط بر روئے آب
تو وہ پانی کی لکیر سے بھی جلد ختم ہو جائیگا

گرچہ باشد زن زمانے مہرباں
اگر چہ عورت (بیوی) ایک مدت تک مہربان رہے

چوں کم آید بہرہ بکشاید زباں
جب گھر کے خرچ کا معاملہ پیش آئیگا زبان کھولیگی[1]

چوں بنا جنساں نشیند آدمی
بے میل لوگوں کے پاس بیٹھنے والے آدمی کی

کمترک بیند از یشاں ہمدمی
رفاقت کم سے کم اختیار کرنی چاہئے

زاغ چوں فارغ ز بوئے گل بود
کوا کیونکہ پھول کی خوشبو سے بے نیاز ہوتا ہے

نفرتش از صحبت بلبل بود
وتو اسے بلبل کی ہمنشینی سے نفرت ہوتی ہے

صحبت ناجنس جاں کاہی بود
بے میل کی ہمنشینی روح کا گھلانا ہے

جملہ راز یں حال آگاہی بود
سب کو اس حالت وکیفیت سے آگاہ ہونا چاہیے

چوں ترا ناجنس آید در نظر
جب تجھے کوئی بے میل شخص نظر آئے

اے پسر چوں باد از وے در گذر
اے لڑکے اس سے ہوا کی مانند گذر جا[2]

[1] اور لڑنے لگ گی ۱۲
[2] احتراز کر ۱۲

## در بیان آنکہ چہار چیز از چہار چیز کمال می باید

چار چیزوں میں چار چیزوں سے کمال پیدا ہونے کا بیان

چار چیز از چار دیگر شد تمام
چار چیزیں چار چیزوں سے مکمل ہوتی ہیں

چوں شنیدی یاد میدار اے غلام
اے لڑکے انہیں سنکر یاد رکھ

دانش مرد از خرد گیرد کمال
آدمی کی فہم عقل سے مکمل ہوتی ہے

از عمل دین بہی یابد جمال
عمل سے تیرا دین خوب صورت بنجاتا ہے

دینت از پرہیز کامل می شود
تیرا دین پارسائی سے کامل ہوتا ہے

نعمت از شکر شامل می شود
شکر گذاری سے نعمت بڑھتی ہے

ہست دانش را کمالات از خرد
فہم و دانش عقل سے درجۂ کمالات حاصل کرتی ہے

بے عمل را اہلِ دین کس نشمرد
بے عمل کو کوئی دیندار شمار نہیں کرتا

شکرِ نعمت را کمالے میدہد
نعمت کی شکر گذاری کمال بخشتی ہے

غافلاں را گوشمالے میدہد
غافلوں کو سزا دیتی ہے

شکر ناکردن زوالِ نعمت است
ناشکری کرنے سے نعمت زائل ہو جاتی ہے[1]

بہرۂ شاکر کمالِ نعمت است
نعمت مکمل طور پر ملنا شکر گذار کا حصہ ہے

علم را بے عقل نتواں کاربست
عقل کے بغیر علم بے سود ہے

پیش بے عقلاں نمی باید نشست
بیوقوفوں کے سامنے نہ بیٹھنا چاہئے[2]

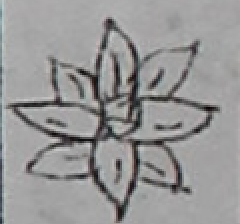
بے خرد دانش وبال ست اے پسر
اے لڑکے بے عقل کیلئے فہم و دانش وبال ہے

علم مرغ و عقل بال است اے پسر
اے لڑکے علم پرند اور عقل اسکے پر ہیں[3]

ہر کہ علمے دارد و نبود بر آں
جو شخص عالم ہو مگر علم پر عمل پیرا نہ ہو

از طریقِ عقل باشد بر کراں
تقاضائے عقل اس سے کنارہ کش ہوتا ہے

[1] چھن جاتی ہیں ۱۲ [2] یعنی زانوئے تلمذ طے نہ کرنا چاہیے ۱۲ [3] کہ دونوں کا ہونا ضروری ہے ۱۲



## در بیانِ آنکہ باز گردانیدن آں محالست

اس کا بیان جس کا واپس لوٹنا محال ہے



چار چیز ست آنکہ بعد از رفتنش
چار چیزیں ایسی ہیں کہ جنکے چلے جانیکے بعد

از محالات ست باز آوردنش
ان کا لوٹانا ناممکن ہے

چوں حدیثے رفت ناگہ بر زباں
جو بات اچانک زبان پر آ گئی

یا کہ تیرے جست بیروں از کماں
یا تیر کمان سے نکل گیا

باز چوں آرد حدیثِ گفتہ را
کہی ہوئی بات لوٹ نہیں سکتی

کس نہ گرداند قضائے رفتہ را
فیصلۂ ربانی کو لوٹانا کسی کے بس میں نہیں

باز کے گردد چو تیر انداختی
جو تیر چلادیا وہ کب لوٹ سکتا ہے

ہمچنیں عمرت کہ ضائع ساختی
اسی طرح وہ عمر کیسے لوٹ سکتی ہے جو ضائع کردی (گزر گئی)

ہر کہ بے اندیشہ گفتارش بود
بے سوچے سمجھے گفتگو کرنے والا

پس ندامتہائے بسیارش بود
آخر بہت شرمندہ ہوتا ہے

تا نہ گفتی می توانی گفتنش
جو بات کہی نہ ہو وہ کہہ سکتے ہیں

چوں بہ گفتی کے توان نہفتنش
جو بات کہدی گئی وہ کیسے چھپ سکتی ہے



## در بیانِ غنیمت دانستنِ عمر

عمر کو غنیمت سمجھنے کا بیان



عمر را می داں غنیمت ہر نفس
ہر وقت اور ہر سانس عمر (زندگی) کو غنیمت سمجھ

چوں رود دیگر نیاید باز پس
جب گزر گئی پھر لوٹ کر نہیں آتی

ہیچ کس از خود قضا را رد نہ کرد
کوئی بھی فیصلۂ خداوندی کو لوٹا نہیں سکتا

ہر کہ راضی از قضا شد بد نہ کرد
فیصلۂ رب پر راضی ہونے والے نے برا نہیں کیا

ہر کہ می خواہد کہ باشد در اماں
جو شخص امان میں[1] رہنا چاہے

مُہر می باید نہادن بر زباں
اسے اپنی زبان پر مہر لگا لینی چاہیے

می سزد گر عمر را داری عزیز
یہی موزوں ہے بشرطیکہ بہ لحاظ عمر پیارے ہوں

چوں رود[2] پیشش نخواہی دید نیز
جب عمر ختم ہو جائیگی پھر کچھ (آگے پیچھے) نہ دیکھے گا[3]

۱؎ دینی و دنیوی پریشانیوں سے ۲؎ چلا جائیگا ۳؎ اور عمل و غور و فکر کا موقعہ ہاتھ سے نکل جائے گا



## در بیانِ خاموشی و سخاوت

خاموشی اور سخاوت کا بیان



حاصل آید چار چیز از چار چیز
چار چیزیں چار چیزوں کے ذریعہ حاصل ہوا کرتی ہیں

خامشی را ہر کہ سازد پیشۂ
جسنے خاموشی کو اپنی عادت بنا لیا

گر سلامت بایدت خاموش باش
اگر سلامتی مطلوب ہے خاموش رہا کر

از سخاوت مرد یابد سروری
سخاوت سے ہی آدمی کو سرداری نصیب ہوتی ہے

ہر کہ او شد ساکت و خاموش کرد
جسنے سکوت و خاموشی کو[۳] اپنایا

گر ہمی خواہی کہ باشی در اماں
اگر تو بھی امان و اطمنان کا طلبگار ہے

ہر کرا عادت شود جود و کرم
جو سخاوت و کرم کا عادی ہوجاتا ہے

ہر کہ کار نیک یا بد می کند
جو شخص بھلا یا برا کام کرتا ہے

اے برادر بندۂ معبود باش
اے بھائی[۴] اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوجا

باش از بخل بخیلاں پُر حذر
کنجوسوں کی کنجوسی سے پرہیز کر

یاد گیر ایں نکتہ از من اے عزیز
اے عزیز! مجھ سے اس نکتہ کو یاد رکھ

گردد ایمن نبودش اندیشۂ
وہ ہر شکر سے محفوظ ہو گیا

گشت ایمن ہر کہ نیکی کرد فاش
وہ شخص محفوظ رہا جسنے علی الاعلان نیکی کی[۱]

شکر نعمت را دہد افزوں تری
نعمت کا شکر اسمیں اضافہ کرتا ہے

از سلامت کسوتے بر دوش کرد
سلامتی کا لباس اسنے کاندھے پر رکھا[۲]

رو نکوئی کن تو با خلق جہاں
تو زندگی مخلوقِ عالم کیساتھ بھلائی کرتے ہوئے گذار

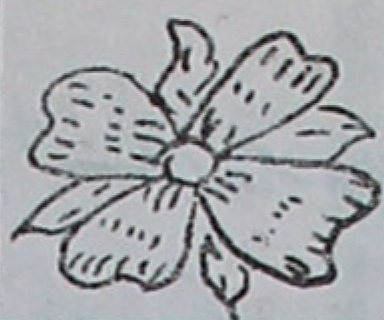
در میانِ خلق گردد محترم
مخلوق کے درمیان قابلِ احترام ہوتا ہے

آں ہمہ می داں کہ با خود می کند
وہ سب اپنے ہی واسطے کرتا ہے

تا توانی با سخاؤ جود باش
جب تک ممکن ہو سخاوت سے کام لے

تا نہ سوزد مر ترا نارِ سقر
تاکہ تجھے دوزخ کی آگ نہ جلائے

[۱] اور بدی سے تائب ہوا ۱۲
[۲] اور شکر نعمت ۱۲
[۳] محفوظ و سلامت رہا ۱۲
[۴] صحیح معنی میں ۱۲



## در بیان چیزے کہ خواری آرد

ان چیزوں کا بیان جن سے ذلت نصیب ہوتی ہے



چار چیزت بر دہد از چار چیز
چار چیزیں چار چیزوں سے پھل دیتی ہیں

بشنو این نکتہ جز اہل تمیز
اس نکتہ کو اہل شعور کے علاوہ کوئی نہیں سنتا[1]

ہر کہ زو صادر شود این چار کار
جس سے یہ چار کام ظہور پذیر ہوں

بیند او چار دگر بے اختیار
وہ مزید چار کاموں پر مجبور ہے[2]

چوں سؤال آورد گردد خوار مرد
سوال کریگا تو (یقیناً) آدمی ذلیل ہوگا

ماند تنہا[3] ہر کہ استخفاف کرد
وہ اکیلا ہی رہے گا جو دوسروں کی توہین کریگا

ہر کہ در پایان کارے ننگرد
جس شخص کی انجام پر نظر نہیں ہوگی

عاقبت روزے پشیمانی خورد
انجام کار ایک دن شرمندہ ہوگا

ہر کہ نکند احتیاط کارہا
جو اپنے کاموں میں محتاط نہ ہوگا

بر دلش آخر نشیند بارہا
آخر کار اسکے دل پر (بہت سے کاموں) بوجھ ہوگا

ہر کہ گشت از خوئے بد ناسازگار
جو شخص بری عادت کی بنا پر لوگوں سے میل نہ کھاتا ہے

دوستاں بیشک کنند از وے فرار
بلاشبہ اس سے دوست راہ فرار اختیار کرینگے

[1] توجہ نہیں کرتا ۱۲
[2] یعنی نتیجتاً ان دوسرے چار سے عزور واسطہ پڑے گا ۱۲

* * *
* *
*



## در بیان آنچہ آدمی را شکست آرد

ان چیزوں کا بیان جو آدمی کو شکست کا منہ دکھاتی ہیں



آدمی را چار چیز آرد شکست
چار چیزوں کی بنا پر آدمی شکست پاتا ہے

با تو گویم گوش دار اے حق پرست
اے حق پرست میں تجھ سے کہتا ہوں انہیں یاد رکھ

دشمن بسیار و وام بے شمار
دشمنوں کی کثرت اور بے حد قرض[3]

جرم بے حد و عیال پُر قطار
بے انتہا خطائیں اور کثیر العیالی

وائے مسکینے کہ غرقِ وام شد
ہائے وہ غریب و مسکین جو قرض میں ڈوب جائے
ہر کرا بسیار باشد دشمنش
جس شخص کے دشمن بکثرت ہوں
ہر کرا اطفال بسیارش بود
کثیر العیال شخص

ہر دمش از غصہ خوں آشام شد
وہ ہر وقت غصہ سے خون (کے گھونٹ) پیتا ہے
خیرہ گردد ہر دو چشم روشنش
اسکی آنکھیں بے نور ہو جاتی ہیں
در زمانہ زاری کارش بود
زمانہ میں اسکا کام گریہ وزاری ہوتا ہے



## در بیانِ صفتِ زناں وصبیان
عورتوں اور بچوں کی صفت کا بیان



چار چیز است از خطاہا اے پسر
اے لڑکے چار چیزوں کا شمار خطا میں ہے
اوّل از زن داشتن چشمِ وفا
اوّل عورت سے وفا کی امید رکھنا
ایمنی ز ابلہ خطائے دیگر ست
بیوقوف پر اطمینان دوسری خطا ہے
چارمی از مکرِ دشمن ایمنی
چوتھے دشمن کی مکاری سے مطمئن ہو جانا

گوش دارش با تو گویم سر بسر
تجھ سے میں مکمل طور پر کہتا ہوں سے یاد رکھ
سادہ دل را بس خطا باشد خطا
یہ بے وقوف کی نری غلطی ہے
صحبتِ صبیان از ینہا بد تر ست
بچوں کے (مسلسل) ساتھ رہنا اس سے بھی زیادہ بُرا ہے
کے کند دشمن بغیر از دشمنی
دشمن دشمنی کئے بغیر کب رہ سکتا ہے



## در بیانِ عطائے حق
ادائیگی حق کا بیان



چار چیز ست از عطاہائے کریم
چار چیزوں کا شمار اللہ تعالیٰ کی عطا میں ہے

با تو گویم یاد گیرش اے سلیم
اے سلیم فطرت میں تجھ سے کہتا ہوں سے یاد رکھ

لہ مقروض
جائے ۱۲
پریشان
ہے ۱۲
لاپروائی

فرضِ حق اوّل بجا آوردن ست
والدین از خویش راضی کردن ست

اوّل اللہ تعالیٰ کے حق کا بجا لانا ہے
(دوسرے) ماں باپ کو اپنے سے راضی کرنا ہے

حکمِ دیگر چیست باشیطاں جہاد
چارمی نیکی بہ خلقِ نامراد

مزید حکم شیطان[1] کے ساتھ جہاد و نبرد آزمائی ہے
چوتھے نامراد[2] مخلوق کے ساتھ حسنِ سلوک ہے



## در بیان آنکہ عمر زیادہ کند

عمر میں اضافہ کرنے والی چیزوں کا بیان



می فزاید عمرِ مرد از چار چیز
این نصیحت بشنو اے جانِ عزیز

آدمی کی عمر چار چیزوں سے بڑھتی ہے
اے حیات کے پیارے یہ نصیحت سن

اوّل آوردن بگوش آوازِ خوش
دوا نگہے دیدن جمالِ ماہ وش

اوّل کان میں اچھی آواز کا پہونچنا
(دوسرے) کسی ماہرو کا جمال دیکھنا

سوم آمد ایمنی بر مال و جاں
می فزاید عمرِ مردم را ازاں

تیسرے مال و جان کا اطمینان
آدمی کی عمر ان سے بڑھتی ہے

آنکہ کارش برمرادِ دل بود
در بقا افزونیش حاصل بود

جو کام آرزو کے مطابق ہو
اس سے عمر بڑھتی ہے



## در بیان آنکہ عمر را بکاہد

عمر کو گھٹانے والی چیزوں کا بیان



عمرِ مردم را بکاہد پنج چیز
یاد دارش چوں شنیدی اے عزیز

آدمی کی عمر پانچ چیزوں سے گھٹتی ہے
اے عزیز انہیں سنکر یاد رکھ

شد یکے[3] زاں پنج در پیری نیاز
پس غریبی وانگہے رنج دراز

انہیں سے ایک بڑھاپے میں دنیا کی آرزو ہی
(دوسرے مسلسل) مسافرت اور طویل زحمت

[1] نفس امارہ
[2] وغیرہ ۱۲ منہ
جسکی مراد پوری نہ ہوئی ہو ۱۲
[3] ۔۔

ہر کہ او بر مردہ انداز د نظر
ہر وقت مُردوں کو دیکھنے والے

عمرِ او بیشک بکاہد اے پسر
کی عمر اے لڑکے بلا شبہہ گھٹتی ہے

پنجم آمد ترس و بیم از دشمناں
پانچویں دشمنوں سے ڈرنے والا

عمر را اینہا ہمی دارد زیاں
اسکی عمر کو بھی اس خوف سے نقصان پہونچتا ہے

ہر کہ او را دشمناں ترساں بود
دشمن سے خوفزدہ شخص کی کیفیت

کارِ او لحظہ دیگر ساں بود
ہر لحظہ بدلتی رہتی ہے

از خدا ترس و مترس از دشمناں
اللہ تعالیٰ سے ڈر اور دشمنوں سے خوفزدہ نہ ہو

کز ہمہ دارد خدایت در اماں
اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان سب سے محفوظ رکھے گا

## در بیانِ باعثِ زوالِ سلطنت

سلطنت کے زوال کے سبب کا بیان

چار چیز آمد فسادِ پادشاہ
چار چیزیں بادشاہ کیلئے باعثِ خرابی ہیں

با تو می گویم و لے دارش نگاہ
میں تجھ سے کہتا ہوں انھیں یاد رکھ

اوّل[1] اندر مملکت جورِ امیر
اوّل سلطنت کے اندر سردار کا ظلم

دیگر آں غفلت کہ باشد در وزیر
دوسرے وزیر کی تغافل کیشی

رنج شہ باشد خیانت در دبیر
بادشاہ کیلئے میر منشی کی خیانت باعثِ رنج ہے

بد بود گر قوّتے یابد اسیر
قیدی قوت پاکر بدی پر اتر آتا ہے

چوں کند در ملکِ شہ میرے ستم
جب بادشاہ کے ملک[2] میں کوئی سردار ظلم کرتا ہے

پادشہ راز یں سبب باشد الم
بادشاہ کو اس سے رنج ہوتا ہے

چوں بود غافل وزیرِ بے خبر
وزیر بے خبر اور غفلت کیش ہو

ملکِ شہ از وے بود زیر و زبر
تو بادشاہ کا ملک برباد تہ و بالا ہوجائے

[1] اور باعث نقصان ۱۲
[2] حد درجہ سلطنت ۱۲

گر خلل در کاتبِ دیواں بود — عاقبت رنجِ دلِ سلطاں بود

اگر دفتر کا منشی درست (دامین) نہ ہو — انجام کار بادشاہ کے دل کیلئے رنج کا باعث ہوگا

گر اسیراں را شود قوت پدید — در ولایت فتنہا گردد جدید

اگر قیدی لوگوں کو قوت حاصل ہو جائے — تو سلطنت میں نئے فتنے کھڑے ہو جائیں

چوں صلاحت در وجودِ شہ بود — دستِ میراں از ستم کوتہ بود

بادشاہ اگر خود نیک (منصف) ہو — تو سردار (بھی) ظلم سے دست کش ہو جائیں

گر نباشد واقف و دانا وزیر — پادشہ را زو بود رنجِ کثیر

اگر وزیر عقلمند اور سیاست و تدبیر سے آگاہ نہ ہو — بادشاہ کیلئے وہ بیحد باعث تکلیف بنجائے

گر ندارد شہ سیاست را بکار — ملک ویراں گردد از ہر نابکار

اگر بادشاہ سیاست و تدبیر سے واسطہ نہ رکھے — تو نااہلوں سے ملک ویران و برباد ہو جائے



## در بیانِ آنکہ آبرو نریزد

آبرو باقی رکھنے والی چیزوں کا بیان



دور باش از پنج خصلت اے پسر — تا نہ ریزد آبرویت در نظر

اے لڑکے پانچ چیزوں سے دوری اختیار کر — تاکہ لوگوں کی نگاہ میں تیری عزت و آبرو باقی رہے

اوّلاً کم گوئی با مردم دروغ — زانکہ گردی از دروغت بیفروغ

اوّل لوگوں سے جھوٹ نہ بول — اسلئے کہ جھوٹ بولنے سے تو بے وقعت ہو جائیگا

ہر کہ استیزہ کند با مہتراں — آبروئے خود بریزد بے گماں

جو بڑوں کے ساتھ نبرد آزما ہو — وہ بلاشبہہ اپنی عزت و آبرو گنواتا ہے

پیشِ مردم ہر کہ رانبود ادب — گر بریزد آبرو نبود عجب

جو لوگوں کے سامنے مؤدب ہو کر ادب و آداب کا — کوئی تعجب نہیں اگر اسکی عزت باقی نہ رہے

ازسبکساراں مباش اے نیکخوی | کز سبکساری بریزد آبروی

اے اچھی عادت والے اوچھے آدمیوں میں سے نہ ہو | اسلئے کہ اوچھے پن سے وقعت و آبرو جاتی رہتی ہے

اے پسر با مہتراں کمتر ستیز | وز حماقت آبروئے خود مریز

اے لڑکے بڑوں کے ساتھ مت لڑ | اور نادانی سے اپنی آبروریزی خود نہ کر

گر بعالم آبرو می بایدت | دائماً خلق نکو می بایدت

اگر تو دنیا میں عزت و وقار کا طالب ہے | تو ہمیشہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کر

ہر کہ آہنگِ سبکساری کند | ز آبروئے خویش بیزاری کند

جو شخص اوچھا پن اختیار کرے | وہ اپنی آبرو کا خود مخالف ہے

جز حدیثِ راست با مردم مگوی | تا نگردد آبرویت آبجوی

لوگوں کے ساتھ صرف سچ بول | تاکہ تیری عزت نہر کا پانی نہ بن جائے

سے بے وقعت نہ ہو ۱۲

از خلاف و از خیانت باش دور | تا بود پیوستہ در روئے تو نور

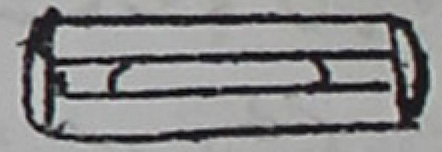
اختلاف اور خیانت سے دوری اختیار کر | تاکہ تیرا چہرہ نیکی کے باعث پُرنور و بارونق ہو جائے

گر ہمی خواہی کہ گویندت نکو | اے برادر ہیچ کس را بد مگو

اگر تو یہ چاہے کہ لوگ تجھے اچھا کہیں | تو اے بھائی کسی کو برا نہ کہہ

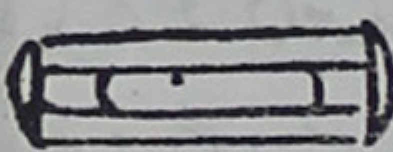
تا نباشی در جہاں اندوہگیں | از حسد در روزگار کس مبیں

تاکہ تو دنیا میں مغموم نہ ہو | (اسلئے) زمانہ میں کسی کے ساتھ حسد مت کر



## در بیان آنکہ آبرو بیفزاید

عزت و آبرو کو بڑھانے والی چیزوں کا بیان



می فزاید آبرو از پنج چیز | با تو گویم بشنو اے اہل تمیز

پانچ چیزوں سے عزت و آبرو بڑھتی ہے | میں تجھ سے کہتا ہوں اے باتمیز سن

در سخاوت کوش گرداری غنا

اگر تو مالدار ہے تو سخاوت سے کام لے

بردباری و وفاداری گزیں

بردباری اور وفاداری اختیار کر

ہر کہ او بر خلق بخشاید ہمی

جو خلوق کے ساتھ سخاوت کرتا ہے

چوں بکار خویش حاضر بودہ

اپنے کام (سخاوت) کو انجام دینے والا

از سخاوت آبرو افزوں شود

سخاوت سے آبرو وقعت میں اضافہ ہوتا ہے

ہر کہ بر خلق بخشائش بود

جس شخص کی مخلوق پر بخششیں ہوں

باش دائم بردبار و باوفا

ہمیشہ بردبار اور باوفا رہ

تا بماند رازت از دشمن نہاں

تاکہ تیرا راز دشمنوں سے پوشیدہ رہے

تا نگردی پیش مردم شرمسار

تاکہ تو لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہو

اے برادر پردۂ مردم مدر

اے بھائی لوگوں کی پردہ دری مت کر

تا فزاید آبرویت از سخا

تاکہ سخاوت کیوجہ سے تیری وقعت و آبرو بڑھ جائے

زانکہ آب روئے افزاید ازیں

اسلئے کہ اس سے زندگی کے چہرے کی رونق بڑھتی ہے

بیشک آب روئے افزاید ہمی

بلا شبہہ وہ چہرہ کی آب بڑھاتا ہے

آبروئے خویش را افزودہ

اپنی آبرو میں اضافہ کرتا ہے

وز بخیلی بے خرد ملعوں شود

اور بیوقوف کنجوسی کی وجہ سے ملعون ہوتا ہے

آبروئے او در افزایش بود

اسکی عزت و آبرو بڑھتی ہے

تا بروئے خویش بینی صد ضیا

تاکہ تجھے اپنا چہرہ زیادہ سے زیادہ پر نور نظر آئے

سر خود با دوستاں کمتر رساں

اپنے راز کا دوستوں پر بھی اظہار نہ کر

آنچہ خود ننہادہ باشی بر مدار

اپنے رکھے ہوئے کے علاوہ کو نہ اٹھا

تا ندرد پردہ ات شخصے دگر

تاکہ کوئی شخص تیری پردہ دری نہ کرے

باہوائے دل مکن زنہار کار
خواہش[1] سے کوئی سروکار نہ رکھ
تازیانت باشد اے خواجہ دراز
تیری زبان اے خواجہ (صاحب) کب تک دراز رہیگی
قدرِ مردم راشناس اے محترم
اے قابلِ احترام لوگوں کی قدر شناسی کر
ہر کرا قدرے نباشد در جہاں
جسکا دنیا میں قدر و وقعت نہ ہو
از قناعت ہر کرا نبود نشاں
جسے کچھ بھی قناعت نصیب نہ ہو
بر عدوّے خویش چوں یابی ظفر
جب اپنے دشمن پر فتح حاصل کرے
دائما می باش از حق ترسگار
ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ
با تواضع باش و خو کن با ادب
تواضع اختیار کر اور ادب کو عادت بنا
بردباری جوی و بے آزار باش
بردباری تلاش کر اور کسی کو مت ستا
صبر و علم و حلم تریاقِ دل اند
صبر، علم اور بردباری دل کے لئے تریاق ہیں

تا نیارد پس پشیمانیت بار
تاکہ بعد میں تجھے شرمندگی کا پھل[2] نہ ملے
دست کوتہ دار ہر جانب متاز
ہاتھ کھینچ لے اور ہر طرف مت گھما
تا شناسد دیگرے قدرے تو ہم
تاکہ دوسرے لوگ بھی تیری قدر پہچانیں
زندہ مشمارش کہ ہست از مُردگاں
اسے زندہ نہ سمجھو کیونکہ وہ مردوں میں سے ہے
کے توانگر سازدش مالِ جہاں
اسے دنیوی مال کیسے مالدار بنا سکتا ہے
عفو پیش آر و ز جرمش در گذر
تو اسے معاف کر دے اور اس سے درگذر کر
نیز باش از رحمتش امیدوار
اور اسکی رحمت سے امید بھی رکھ
صحبتِ پرہیزگاراں می طلب
(اور) پرہیزگاروں کی ہمنشینی اپنا لے
تا گردد در ہنر نامِ تو فاش
تاکہ (ان) اوصاف و ہنر میں تیرا نام مشہور ہو جائے
حرص و بغض و کینہ زہرِ قاتل اند
لالچ، بغض اور کینہ زہرِ قاتل ہیں

[1] یا نفسانی خواہش
[2] نادم ہو
ش... ش...

ہمچو تریاق اند دانایان دہر
زمانہ کے عقلمند تریاق کی طرح ھیں

قاتل اند اے خواجہ ناداناں چو زہر
اور بیوقوف زہر کی مانند قاتل ہیں

مردم از تریاق می یابد نجات
لوگوں کیلئے تریاق باعث نجات[1] ہے

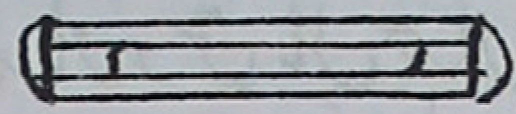
خوردکس از زہر کے یابد حیات
زہر کھانیوالا زندگی کب پاسکتا ہے

فخر جملہ عملہا ناں دادن ست
اعمال میں بہترین عمل فیاضی و مہمان نوازی ہے

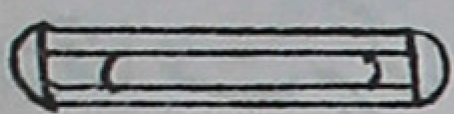
در بروئے دوستاں بکشادن ست
دوستوں پر دروازہ[2] کھلا رکھنا ہے

گرچہ دانا باشی و اہل ہنر
اگرچہ تو عقلمند و باہنر ہو

خویش را کمتر ز ہر ناداں شمر
خود کو سب سے کم ہی سمجھ



## در بیانِ علامتِ ناداں
نادان کی علامت کا بیان



شد دو خصلت مردِ ناداں را نشاں
دو خصلتیں نادان شخص کی علامتیں ہیں

صحبتِ صبیاں و رغبت بازناں
بچوں سے دوستی اور عورتوں سے رغبت



## در بیانِ صفتِ زندگانی
زندگی کی صفت کا بیان



ناخوشی در زندگانی اے ولید
اے لڑکے زندگی میں تکلیف

مرد را از خوئے بد گردد پدید
آدمی کو بری خصلت کی وجہ سے ہوتی ہے

آنکہ نبود مرد را فعلِ نکو
جس شخص کے افعال نیک و بھلے نہ ہوں

مردہ میدانش کہ نبود زندہ او
اسے زندہ نہیں مردہ سمجھ

ہر کہ گوید عیبِ تو اندر حضور
جو تیرے سامنے تیرا عیب بیان کرے

می نماید راہت از ظلمت بنور
وہ تیری تیرگی سے نور کی طرف رہنمائی کرتاہے

[1] باعث حیات ہے ۱۲
[2] دروازہ سخاوت وعنایت ۱۲

مرترا ہر کس کہ باشد رہنمای
جو شخص تیری راہنمائی کرے
مرخردمندان عالم راشناس
دنیا کے عقلمند لوگوں کی پہچان
حال خود را از دو کس پنہاں مدار
دو آدمیوں سے اپنا حال مت چھپا
تا توانی باز ناں صحبت مجوی
جسقدر ہو سکے عورتوں کی ہمنشینی مت تلاش کیجیو
آنچہ اندر شرع باشد ناپسند
جو کہ شرعاً ناپسندیدہ ہو
ہر چہ را کرد ست حق بر تو حرام
جو اللہ نے تجھ پر حرام کر دیا ہو
چونکہ روزی بر تو بخشاید خدای
تجھے رزق اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے
تازہ روی و خوش سخن باش اے اخی
اے بھائی ہنس مکھ ہو اور اچھی گفتگو کر
بر مخور اندوہ مرگ اے بوالہوس
اے بوالہوس موت کا غم نہ کر
دل ز غل و غش ہمیشہ پاک دار
دل کینہ اور کھوٹ سے ہمیشہ پاک رکھ

شکر او می باید آوردن بجای
اس کا شکر بجالانا چاہیئے
خلق نیکو شرم نیکو تر لباس
اچھے اخلاق اور شرم و حیا ر کا لباس فاخرہ ہیں
از طبیب حاذق و از یار غار
حاذق طبیب اور پُر خلوص دوست
راز خود را نیز با ایشاں مگوی
اپنے راز کا ان پر اظہار نہ کر
گرد او ہرگز نگردد اے ہوشمند
اے صاحب ہوش اس کام کے قریب بھی نہ پھٹک
دور دار از خود کہ باشی نیکنام
اس سے دوری اختیار کر تاکہ نیکنام رہے
دل کشادہ دار و تنگی کم نمای
(اسلئے) دل کشادہ رکھ اور کنجوسی مت کر
تا بود نام تو در عالم سخی
تاکہ تیرا نام دنیا میں سخی (مشہور) ہو جائے
چونکہ وقت آید نہ گردد پیش و پس
کیونکہ موت بلا تقدیم و تاخیر اپنے وقت پر ہی آتی ہے
تا توانی کینہ در سینہ مدار
کینہ کو بقدر امکان سینہ میں جگہ نہ دے

تکیہ کم کن خواجہ بر کردار خویش
اپنے عمل پر بھروسہ مت کر
دل بنہ بر رحمتِ جبارِ خویش
رحمتِ خداوندی پر اعتماد کر

بہترین چیزے بود خلق نکوست
حسنِ اخلاق بہترین چیز ہے
خَلق خُلقِ نیک را دارند دوست
مخلوق حسنِ اخلاق[1] کو پسند کرتی ہے

رو فروتر باش دائم اے خلف
اے بعد میں آنے والے ہمیشہ اپنے کو کمتر سمجھتے ہوئے
کیں بود آرائشِ اہلِ سلف
اسلئے کہ یہی چیز پہلے لوگوں کیلئے باعثِ زینت تھی

آنکہ باشد در کفِ شہوت اسیر
جو شخص ناجائز خواہش کے ہاتھ میں قید ہو
گرچہ آزاد ست اُورا بندہ گیر
اگرچہ وہ آزاد ہو اسے (باعتبار ذہنیت) غلام ہی سمجھ

گر تو بینی ناکسے را دستگاہ
اگر تو نا اہلوں کو قوی (باعتبار مال وغیرہ) دیکھے
حاجتِ خود را ازو ہرگز مخواہ
تو اپنی ضرورت کا اس سے اظہار نہ کر

بر درِ ناکس قدم ہرگز مَنہ
نا اہل کے دروازہ پر ہرگز قدم نہ رکھ
ور بہ بینی ہم مپرس از وے خبر
اور اگر چلا بھی گیا ہو تو اس سے (زیادہ) گفتگو نہ کر

تا توانی کارِ ابلہ را مساز
بحدِ امکان کسی نادان سے کام نہ لے
کار فرمایش ولے کمتر نواز
اور مجبوراً تو اس پر زیادہ عنایات نہ کر



## در بیانِ احتراز از دشمناں

دشمنوں سے بچنے کا بیان



از دو کس پرہیز کن اے ہوشیار
اے صاحب ہوش دو آدمیوں سے پرہیز کر
تا نہ بینی نکبتے از روزگار
تاکہ تجھے زمانہ سے تکلیف (اور حقیر) نہ ہو

اوّل از دشمن کہ او استیزہ روست
اوّل جنگ کے چہرہ والے دشمن سے احتراز
وانگہے از صحبتِ نادان دوست
اور بیوقوف دوست کی صحبت و ہمنشینی سے گریز

[1] اور اخلاق والے کو ۱۲
[2] غلام
خواہشات ہوا ۱۲
[3] سخت
چہرہ ۱۲

خویش را از نزدِ دشمن دور دار
خود کو دشمن کے قرب سے دور رکھ

اے پسر کم گوئی با مردم درشت
اے لڑکے سخت مزاج لوگوں سے گفتگو کم کر

بہترین خصلت اگر دانی کراست
اگر تو بہترین خصلت سے واقف ہونا چاہے

چوں حدیثِ خوب گوئی با فقیر
فقیر و ضرورتمند کے ساتھ خوش اخلاقی سے گفتگو

خشم خوردن پیشۂ ہر سرورست
غصہ کو پی جانا ہر سردار کا طریقہ ہے

ہر کہ با مردم نہ سازد در جہاں
جو شخص دنیا میں لوگوں کیساتھ نباہ نہ کرسکے[٢]

آنکہ شوخ ست و ندارد شرم نیز
بے حیا اور بے شرم شخص

از ملامت تا بمانی در اماں
تاکہ تو ملامت سے محفوظ رہے

یارِ ناداں را ز خود مہجور دار
نادان دوست کو خود سے دور رکھ

ور بگوئی از تو گردانند پشت
اگر تو اس سے (زیادہ) گفتگو کریگا تو وہ تجھ سے پیٹھ پھیر لینگے

آنکہ داد انصاف و انصافش نخواست
تو وہ یہ ہے کہ انصاف کرکے اپنی مدح سرائی کا آرزومند نہ ہو

بہ بود ز انش کہ پوشانی حریر
اسے ریشمی کپڑا پہنانے سے بہتر ہے

تلخ باشد و ز شکر شیریں ترست
غصہ پیجانا بظاہر تلخ مگر باعتبار انجام شکر سے بڑھکر شیریں ہے

زندگانی تلخ دارد بے گماں
بلاشبہہ اسکی زندگی تلخ ہوگی (گذرے گی)

وانکہ او ناپاک زاد ست اے عزیز
اے عزیز خراب نسل سے ہوتا ہے

باش دائم ہمنشینِ زیرکاں
ہمیشہ عقلمندوں کی ہمنشینی اختیار کر



## در بیان آنکہ خواری آورد
ذلیل کرنے والی چیزوں کا بیان



ہشت خصلت آورد خواری بروی
آٹھ خصلتیں ذلیل کرنے والی ہیں

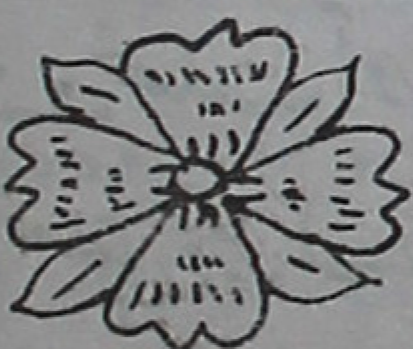
با تو گویم گر ہمی گوئی بگوی
میں تجھ سے بتاتا ہوں اگر تو بھی چاہے تو ذکر کردے

اوّل آں باشد کہ مانندِ مگس
اول وہ شخص کہ مکھی کی طرح
ہر کہ اُو مہمانِ کس ناخواندہ شد
بن بلایا مہمان بننے والا
دیگر آں باشد کہ نادانے رود
دوسرے وہ نادان شخص
کار کردن بر حدیثِ آں دو مرد
دو ایسے آدمیوں کے درمیان کود پڑنا
ہر کہ بنشیند زبر دستِ صدور
دوسروں کی مسند اور بیٹھنے کی جگہ بلا اجازت زبردستی بیٹھنا
نیست جمعے را چو بر قولِ تو گوش
مجمع اگر تیری بات پر دھیان نہ دے [۱۳]
حاجتِ خود را مگو با دشمناں
اپنی ضرورت دشمنوں کے سامنے پیش نہ کر
از فرومایہ مرادِ خود مجوی
کمینہ سے اپنی ضرورت پوری کرنیکے بارے میں نہ سوچ
با زن و کودک مکن بازی ہلا
خبردار۔ عورت اور بچہ کیساتھ کوئی کھیل نہ کھیل

مردِ ناخواندہ شود مہمانِ کس
کسی کا بن بلایا مہمان بنجائے
نزدِ مردم خوار و زار و راندہ شد
لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہوتا ہے [۱۱]
کد خدائے خانۂ مردم شود
کہ کسی کے گھر کا مالک سا بنجائے [۱۲]
کز سرِ جہل اند دائم در نبرد
جو جہالت کے باعث بر سر پیکار ہوں
گر رسد خواری بر ویش نیست دور
اگر بیٹھے گا تو رسوائی نصیب ہو گی
صد سخن گر باشدش یکسر بپوش
اگرچہ سیکڑوں کہنے کی باتیں ہوں تو بالکل پوشیدہ رکھ [۱۴]
زیں بتر خواری نباشد در جہاں
دنیا میں اس سے ذلیل ترین کوئی بات نہیں
تا نیاید مر ترا خواری بروی
تاکہ تجھے ذلیل نہ ہونا پڑے
تا نگردی خوار و زار و مبتلا
تاکہ ذلت و رسوائی و مصیبت کا سامنا نہ ہو



## در بیانِ زندگانیٔ خوش
اچھی زندگی کا بیان



در جہاں شش چیز می آید بکار

دنیا میں چھ چیزیں کام آتی ہیں

خوش بود یارِ موافق در جہاں

دنیا میں مزاج کے مطابق دوست

ہر سخن کاں راست گوئی دوست

ہر سچی اور صحیح بات

آنچہ ارزانست عالم در بہاش

سارا عالم بھی جسکی قیمت نہیں

دشمنِ حق را نباید داشت دوست

اللہ تعالیٰ کے دشمن کے ساتھ دوستی نہ رکھنی چاہئیے

عیبِ کس با او نمی باید نمود!

کسی کی عیب جوئی نہیں کرنی چاہئے

از خدا خواہ آنچہ خواہی اے پسر

اے لڑکے جو مانگتا ہو اللہ تعالیٰ سے مانگ

بندگاں را نیست ناصر جز اللہ

بندوں کا مددگار اللہ کے علاوہ کوئی نہیں

آنکہ از قہرِ خدا ترسد بسے

جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہے

از بدی گفتن زباں را ہر کہ بست

برا کہنے سے جس نے زبان بند رکھی

اوّلاً یار و طعام خوشگوار

اوّل دوست اور اچھا[2] کھانا

باز مخدومے کہ باشد مہرباں

پھر قابلِ خدمت مہربان شخص

بہ ز دنیا زانکہ در وے نفع نیست

اس دنیا سے بہتر ہے جسمیں تیرا کچھ ہی نفع ہے

عقلِ کامل داں تو زو دل شاد باش

وہ عقلِ کامل ہے کہ دل اس سے خوش ہوتا ہے

بازگشتِ جملہ چوں آخر بدوست

سب کو بالآخر اللہ ہی کیطرف لوٹنا ہے

زانکہ نبود ہیچ لحمے بے غدود

اسلئے کہ (کسی بھی قسم کا) گوشت بغیر غدود[1] کے نہیں ہوتا

نیست در دستِ خلائق خیر و شر

(اسلئے کہ) خیر و شر[2] مخلوق کے ہاتھ میں نہیں

یاری از حق خواہ و از غیرش مخواہ

مدد اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے طلب نہ کر

بیگماں ترسند از وے ہر کسے

بلاشبہ اس سے سب ڈرتے ہیں[3]

کرد شیطانِ لعیں را زیرِ دست

اسنے ملعون شیطان کو مغلوب کر لیا

---

۱ یعنی کوئی شخص عیب سے خالی نہیں ۱۲

۲ بھلائی اور برائی اور نفع و نقصان پہونچانا ۱۲

۳ سگ اور احترام و توقیر کرتے ہیں ۱۲



# دربیان آنکه اعتماد را نشاید

ان چیزوں کا بیان جن پر اعتماد نہ کرنا چاہیے



کس نیابد پنج چیز از پنج کس

پانچ چیزیں پانچ آدمیوں سے حاصل نہیں ہوتیں

نیست اوّل دوستی اندر ملوک

بادشاہوں سے دوستی[1] نہیں پائی جاتی

سفلۂ را با مروّت ننگری

کمینہ آدمی بامروّت نہیں ہوتا

ہر کہ بر مالِ کساں دارد حسد

جو شخص لوگوں کے مال پر حسد کرتا ہو

آنکہ کذّاب ست دمی گوید دروغ

جو شخص جھوٹا اور جھوٹ کا عادی ہو

یاد گیر از ناصح اے صاحب نفس

اے زندہ شخص نصیحت کرنیوالے سے (سنکر) نہیں یاد رکھو

ایں سخن باور کنند اہلِ سلوک

راہِ طریقت پر چلنے والے اس بات پر یقین رکھتے[2] ہیں

ہیچ بد خوئے نیابد مہتری

کسی بدخو اور بری عادت والے سرداری نصیب[3] نہیں ہوتی

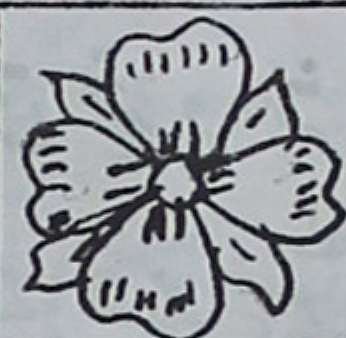
بوئے رحمت بر دماغش کے رسد

رحمت[4] کی خوشبو اسکے دماغ تک کیسے پہونچ سکتی ہے

نیست او را در وفاداری فروغ

اس سے وفاداری کی کچھ زیادہ امید نہیں

[1] پر خلوص دوستی ۱۲
[2] اور بادشاہوں سے گریز کرتے ہیں ۱۲
[3] کر دل موہ لے ۱۲
[4] رحمت باری ۱۲



# دربیانِ نصیحت و خیر اندیشی

نصیحت اور اچھی بات سوچنے کا بیان



ہر کہ را سہ کار عادت باشد ش

جو شخص تین کاموں کا عادی ہو

اوّلا گر بیند او عیب کساں

پہلے یہ کہ اگر اسے کسی شخص میں عیب نظر آئے

ہر کرا بینی براہِ ناصواب

جسے غلط راستہ پر دیکھے

در جہاں بخت و سعادت باشد ش

دنیا میں صاحب نصیب اور سعادت مند ہوگا

در ملامت ہیچ نکشاید زباں

تو وہ زبان ملامت بالکل نہ کھولے

سر براہش آرتا یابی ثواب

اسے ثواب کی خاطر صحیح راستہ پر گامزن کردے

زحمتِ خود را ز مردم دور دار
اپنی تکلیف کو لوگوں سے دور رکھ

بارِ خود بر کس میفگن زینہار
اپنا بوجھ کسی پر ہرگز نہ ڈال

## در بیانِ تسلیم
تسلیم (و رضا) کا بیان

گر ہمی خواہی کہ باشی رستگار
اگر تو نجات پانا چاہے

رُخ مگرداں اے برادر از سہ کار
اے بھائی تین کاموں سے منہ نہ موڑ

اولاً دیدن بود حکمِ قضا
اول فیصلہ ربانی کو دیکھنا

بعد از آں جستن بجان و دل رضا
پھر اس پر دل و جان سے راضی ہوجانا

چیست سوئم دور بودن از جفا
تیسرے ظلم سے باز و دور رہنا

ہر کہ ایں دارد بود اہلِ صفا
ان اوصاف والوں کا شمار پاکبازوں میں ہے

ہر کہ دارد دانش و عقل و تمیز
جو شخص صاحبِ عقل و دانش و شعور ہو

جز براہِ حق نہ بخشد ہیچ چیز
وہ کوئی چیز راہِ خداوندی کے علاوہ میں نہیں دیتا [1]

صدقہ کالودہ گردد باریا
جس صدقہ میں ریا و دکھاوا ہو

کے بود آں خیر مقبولِ خدا
وہ عنداللہ کب مقبول ہوسکتا ہے

گر عمل خالص نباشد ہمچو زر
اگر عمل سونے کی طرح خالص و بے ریا نہ ہو

قلب را ناقد نیارد در نظر
نگاہِ قلب کو پرکھنے کی دولت [2] میسر نہیں ہوتی

تا توانگر باشی اندر روزگار
اگر تو زمانہ (دنیا) میں مالدار ہونا چاہے

نفس را از آرزوہا دور دار
تو نفس کو تمناؤں سے دور رکھ [3]

## در بیانِ کراماتِ حق
عنایات ربانی کا بیان

چار چیز است از کرامتہائے حق
چار چیزوں کا شمار اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں ہوتا ہے

اوّلاً صدق از زبانت در سخن
اوّل زبان کی سچائی

پس سخاوت ہست از فضلِ الٰہ
پھر سخاوت یہ فضل ربانی میں سے ہے

تا توانی دور باش از سود خوار
بقدِ امکان سود خور سے دوری اختیار کر

ہر کرا حق دادہ باشد ایں چہار
جسے اللہ نے یہ چاروں چیزیں عطا کی ہوں

پیشِ مردم آنکہ رازت کرد فاش
جو لوگوں کے سامنے تیرا راز فاش کر دیتا ہو

ہر کہ باشد مانعِ عشر و زکوٰۃ
جو شخص عشر (دسواں حصہ) اور زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو

پُر حذر باش از چناں کس زینہار
ان لوگوں سے ضرور احتیاط کر

یاد دارش چوں ز من گیری سبق
مجھ سے پڑھ اور سمجھ کر انہیں یاد رکھ

وانگہے حفظِ امانت ہم کُن
پھر امانت کی حفاظت۔ اسے سمجھ لے

فضلِ حق داں در نظر داری نگاہ
اسے اللہ کا فضل سمجھ اور اس کا (پورا) دھیان رکھ

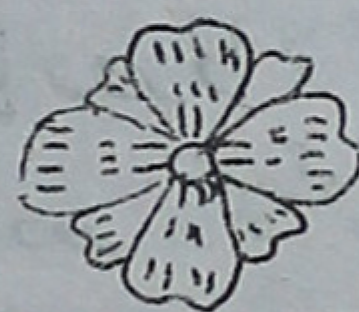
زانکہ ہست از دشمنانِ کردگار
اسلئے کہ اسکا شمار اللہ تعالیٰ کے دشمنوں میں ہوتا ہے

باشد آنکس مومن و پرہیزگار
تو وہ شخص مومن اور پرہیزگار ہو گا

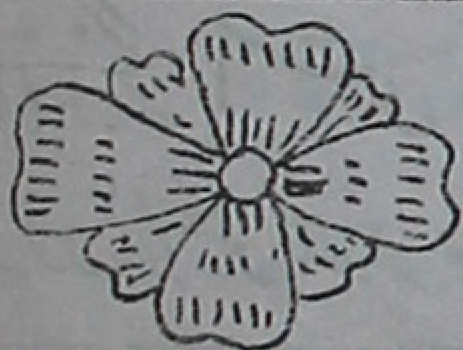
ہمدمِ آں ابلہِ باطل مباش
اس برے بیوقوف کو اپنا ساتھی مت بنا

وانکہ غافل دار بگذارد صلوٰۃ
اور جو شخص لاپرواہی سے نماز چھوڑ دیتا ہو

تا نہ سوزد مر ترا آسیبِ نار
تاکہ تجھے آگ کا بھوت نہ جلائے



## در بیانِ فرو خوردن خشم
غصہ پر قابو پانے کا بیان



لذّتِ عمرت اگر باید بدہر
زمانہ میں اگر زندگی کا لطف اٹھانا ہو

باش دائم پُر حذر از خشم و قہر
تو ہمیشہ غضب و غصہ سے احتیاط کر

ہست مہماں از عطا ہائے کریم

مہمان اللہ تعالیٰ کی عطاؤں میں سے ایک عطا ہے

معرفت داری گرہ بر زر مبند

اللہ تعالیٰ کے ذات و صفات کی معرفت حاصل ہے تو بخل سے کام نہ لے

خیز و بر خوان کسے مہماں مشو

دوسرے کے دستر خوان پر مہمان مت بن اور اٹھ جا

ہر کہ مہماں را گرامی می کند

جو شخص مہمان کی عزت کرتا ہے

ہر کہ مہمانت شود از خاص و عام

خاص و عام میں سے جو بھی تیرا مہمان ہو

زانچہ داری اندک و بیش اے پسر

اے لڑکے تھوڑا یا بہت جو کچھ میسر ہو

ناں بدہ بر جائعاں بہرِ خدائے

بھوکوں کو اللہ کے واسطے کھانا دے

باتنِ عُور آں کہ بخشد جامۂ

جو شخص برہنہ جسم کو کپڑا عطا کرے

ہر کہ ثوبے باتنِ عُورے دہد

جو شخص ننگے جسم کو کپڑا دے

گر برآری حاجتِ محتاج را

جو شخص ضرورت مند کی ضرورت پوری کرتا ہے

ہر کہ زو پنہاں شود باشد لئیم

جو مہمان سے چھپ جائے (میزبانی سے بچے) وہ کمینہ ہے

چوں رسد مہماں بروئیش در مبند

مہمان آئے تو اس پر گھر کا دروازہ بند نہ کر

چوں رسد مہماں از و پنہاں مشو

تیرے پاس مہمان آئے تو اس سے پوشیدہ نہ ہو (بلکہ استقبال کر)

کوششے در نیکنامی می کند

وہ اپنی نیکنامی کی سعی کرتا ہے

پیشِ او می باید آوردن طعام

اس کے سامنے کھانا پیش کرنا چاہیئے

برد باید پیشِ درویش اے پسر

درویش کے سامنے رکھ دینا چاہیئے

تا دہندت در بہشتِ عدن جائے

تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے جنتِ عدن میں جگہ عطا کرے

حق دہد اُو را از رحمت نامۂ

اللہ تعالیٰ اسے پروانہ رحمت عطا کرتا ہے

در دو عالم ایزدش نورے دہد

اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہان میں نور بخشتا ہے

بر سر از اقبال یابی تاج را

تو اسے عزت کا تاج نصیب ہوتا ہے

ہر کرا باشد بدولت بخت یار
جسے مالداری کیساتھ خوش نصیبی کی دولت حاصل ہو
خیر ورزد در نہان و آشکار
وہ علی الاعلان اور پوشیدہ طور پر بھلائی کرتا ہے

اے پسر ہرگز مخور نانِ بخیل
اے لڑکے بخیل کا کھانا ہرگز مت کھا
کم نشیں در عمر بر خوانِ بخیل
بخیل کے دسترخوان پر بیٹھنے سے احتراز کر

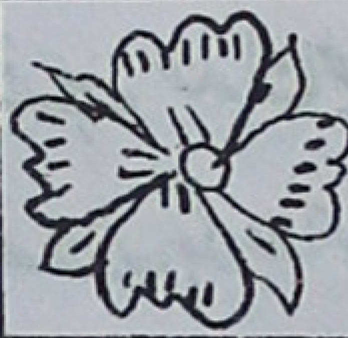
نانِ ممسک جملہ رنجست و عنا
بخیل کا کھانا رنج و زحمت کا باعث ہے
می شود نانِ سخی نور و صفا
(اور) سخی کا کھانا نور و پاکیزگی بڑھاتا ہے

تا نخوانندت بخوان کس مرو
جب تک تجھے بلایا نہ جائے کسی کے دسترخوان پر مت جا
در پئے مردار چوں کرگس مرو
مردار کے پیچھے گدھ کی طرح نہ جا

چشم نیکی از خسیس دوں مدار
کمینہ بخیل سے نیکی کی توقع مت رکھ
سقفِ ویراں را تو بر استوں مدار
تو ویران چھت پر ستون مت رکھ

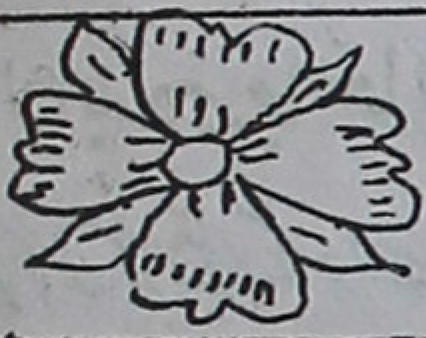
گر کنی خیرے تو آں از خود مبیں
اگر تجھ سے خیر و بھلائی ظاہر ہو تو اپنی طرف سے[1] مت سمجھ
ہر چہ بینی نیک بین و بد مبیں
جو کچھ کرتا ہو اچھا کر اور برائی کی بات مت سوچ

[1] بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھ ۱۲



## در بیانِ علاماتِ احمق

احمق کی علامتوں کا بیان



سہ علامت داں کہ در احمق بود
احمق کی تین علامتیں ہیں
اوّلاً غافل زیادِ حق بود
اول اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت ہے

گفتنِ بسیار عادت باشدش
زیادہ بولنا اسکی عادت ہوتی ہے
کاہلی اندر عبادت باشدش
اور عبادت میں سست ہوتا ہے

اے پسر چوں احمق و جاہل مباش
اے لڑکے جاہل اور احمق کی طرح مت ہو
یکدم از یادِ خدا غافل مباش
کسی وقت اللہ کی یاد سے غفلت نہ برت

ہر کہ او از یادِ حق غافل بود
جو شخص یادِ خدا سے غفلت برتے

از حماقت در رہِ باطل بود
وہ نادانی کی بنا پر غلط راہ پر گامزن ہوگا

ہیچ از فرمانِ حق گردن متاب
کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے گردن نہ موڑ (نافرمانی نہ کر)

تا نمانی روزِ محشر در عذاب
تاکہ تو قیامت کے دن عذاب (عذابِ دوزخ) میں مبتلا نہ ہو

باطلے را اے پسر گردن منہ
اے لڑکے باطل کی فرمانبرداری نہ کر

نقدِ مرداں را بہر کو دن منہ
فرمانبرداری احمق (باطل) کی مت کر

در قضائے آسمانی دم مزن
آسمانی فیصلہ میں چون وچرا سے کام نہ لے

ہر کسے را بیش بین و کم مزن
ہر ایک کو اپنے سے اچھا خیال کر اور کم رتبہ نہ سمجھ

دستِ خود را سوئے نامحرم میار
اپنا ہاتھ نامحرم کی جانب مت بڑھا

جانبِ مالِ یتیماں ہم میار
یتیموں کے مال کی جانب بھی ہاتھ بڑھانے سے احتراز کر

تا توانی راز با ہمدم مگوئے
بحدِ امکان اپنا راز ساتھی سے نہ بیان کر

گر تو باشی نیز با خود ہم مگوئے
اگر ہوسکے اپنے آپ سے مت کہہ

تا شوی آزاد و مقبول اے عزیز
تاکہ تو آزاد اور بارگاہِ ربانی میں مقبول ہو

بے طمع می باش گر داری تمیز
اگر صاحبِ شعور ہی تو کسی قسم کا (کسی سے) لالچ نہ رکھ



## دربیانِ علاماتِ فاسق
فاسق کی علامتوں کا بیان

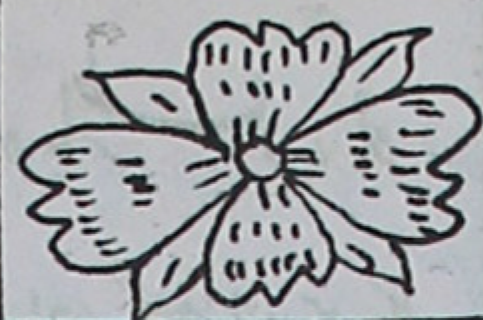


ہست فاسق را سہ خصلت در نہاد
فاسق تین خصلتوں کا خوگر ہوتا ہے

باشد اوّل در دلش حُبِّ فساد
اوّل یہ کہ اسکا دل فساد و خرابی کو پسند کرتا ہے

خصلتش آزردنِ خلقِ خدا ست
مخلوقِ خدا کو ستانا اور رنجیدہ کرنا اسکی عادت ہوتی ہے

دور دارد خویش را از راہِ راست
(اور) وہ اپنے کو سیدھے (سچے) راستہ سے دور رکھتا ہے



## دربیانِ علاماتِ شقی

بدبخت کی علامت کا بیان



هست ظاهر سہ علامت در شقی
می خورد دائم حرام از احمقی

بدبخت میں تین علامتیں ظاہر ہیں
وہ اپنی نادانی سے ہمیشہ حرام کھاتا ہے

بے طہارت باشد و بیگاہ خیز
ہم ز اہلِ علم باشد در گریز

ناپاک رہتا ہے اور ناوقت بیدار ہوتا ہے
(اور) اہلِ علم سے بھی فرار اختیار کرتا ہے

اے پسر مگریز از اہلِ علوم
تا نہ سوزد مر ترا نارِ سموم

اے لڑکے علم والوں سے فرار اختیار مت کر
تاکہ تجھے گرم ہوا نہ جلائے

تا توانی ہیچ کس را بد مگوی
پیشِ مردم عیبِ کس ہرگز مجوی[1]

بحدِ امکان کسی کو برا مت کہہ
کسی کے سامنے کسی کے عیب تلاش نہ کر

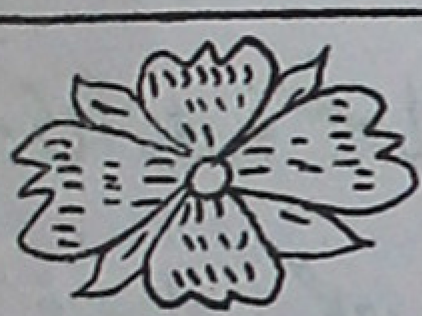
با طہارت باش و پاکی پیشہ کن
وز عذابِ گور نیز اندیشہ کن

پاک رہ اور پاکیزگی کو اپنا لے
اور عذاب قبر سے بھی ڈرتا رہ



## دربیانِ علاماتِ بخیل

بخیل کی علامتوں کا بیان



سہ علامت ظاہر آمد در بخیل
با تو گویم یاد گیرش اے خلیل

بخیل کی تین علامتیں ظاہر ہیں
میں تجھ سے کہتا ہوں اے دوست یاد رکھ

اوّلاً از سائلاں ترساں بود
وز بلائے جوع ہم لرزاں بود

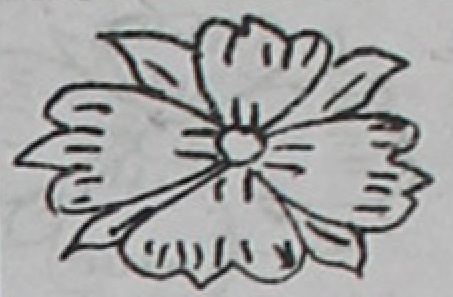
اوّل وہ مانگنے والوں سے خوفزدہ رہتا ہے
اور بھوک کی مصیبت سے کانپتا رہتا ہے

چوں رسد در رہ بخویش و آشنا
بگذرد زانجا و گوید مرحبا

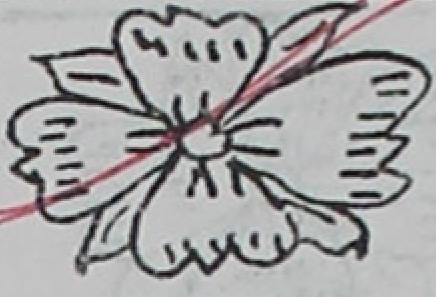
راستہ میں کوئی اپنا واقف کار ملتا ہے
تو کترا جاتا ہے اور اپنے اس فعل پر خوش ہوتا ہے

[1] غیبت سے احتراز کی طرف اشارہ ہے ۱۲

نیست از مالش کسے را فائدہ کم رسد با کس ز خوانش مائدہ
اس کے مال سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا کسی کو اسکے دستر خوان سے کھانا نہیں ملتا



## دربیانِ قساوتِ قلب
قلب کی سختی کا بیان



سخت دل را سہ علامت یافتم چوں بدیدم رُو ازو بر تافتم
سخت دل کی میں تین علامتیں پاتا ہوں جب میں دیکھتا ہوں اس سے رخ موڑ لیتا ہوں

با ضعیفاں باشدش جور و ستم ہم قناعت نبودش با بیش و کم
سخت دل کمزوروں پر ظلم و ستم ڈھاتا ہے اسمیں قناعت بھی سرے سے نہیں ہوتی

موعظت ہر چند گوئی بیشتر در دلِ سختش نباشد کارگر
اسے خواہ کتنی بھی نصیحت کی جائے اس کے سخت دل پر اثر نہیں ہوتا

اہل دنیا را بمعنی مردہ داں تا نباشی ہمنشیں با مُردگاں
دنیا والوں (دنیا داروں) کو حقیقت میں مُردہ سمجھ تاکہ تو مُردوں کا ہمنشین نہ ہو



## دربیانِ حاجت خواستن
اظہار ضرورت کا بیان



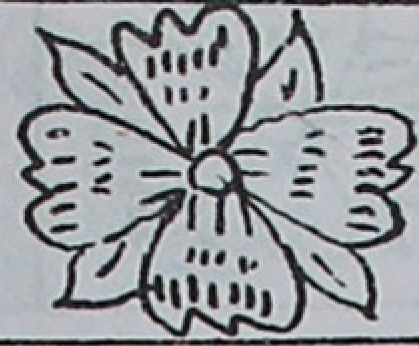
حاجتِ خود را مجوئے از زشت رُوی آنکہ دارد روئے خوب از وے بجوی
اپنی ضرورت کا بد مزاج سے اظہار نہ کر خوش اخلاق کے سامنے اپنی ضرورت ظاہر کر

مومنے را با تو چوں افتادہ کار تا توانی حاجتِ او را برار
کسی مسلمان کو اگر تجھ سے کام پڑ جائے بحد امکان اسکی ضرورت پوری کر

حاجتِ خود را جز از سلطاں مخواہ چوں نخواہی یافت از درباں مخواہ
اپنی حاجت بادشاہ کے علاوہ کے سامنے پیش مت کر بادشاہ تک رسائی نہ ہو سکے تو درباں سے مت کہہ

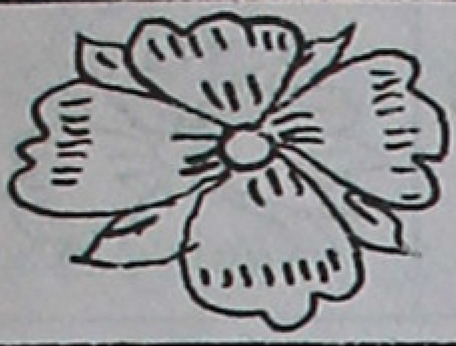
از وفاتِ دشمناں شادی مکن
دشمنوں کے مرنے پر خوشی کا اظہار نہ کر

از کسے پیشِ کس آزادی مکن
کسی کو کسی کے سامنے تکلیف نہ پہونچا



## در بیانِ قناعت

قناعت کا بیان



باقناعت ساز دائم اے پسر
اے لڑکے ہمیشہ قناعت اختیار کر

گرچہ ہیچ از فقر نبود تلخ تر
اگرچہ کوئی چیز فقر و مفلسی سے زیادہ کڑوی نہیں

ہر سحر برخیز و استغفار کن
ہر صبح اٹھ کر استغفار کر

فرصتے اکنوں کہ داری کار کن
اب جو فرصت و موقعہ میسر ہے اس سے کام لے

ہمنشینِ خویش را غیبت مکن
اپنے ہمنشین کی غیبت مت کر

غیرِ شیطاں بر کسے لعنت مکن
شیطان کے علاوہ کسی پر لعنت مت کر

چوں شود ہر روز در عالم جدید
زمانہ کا ہر دن اپنی جگہ پر نیا ہے

از گناہاں توبہ می باید گزید
(اسلئے ہر دن) گناہوں سے توبہ کرنی چاہئے

ہر کہ را ترسے نباشد از خدا
جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے . . .

حق بترساند ز ہر چیزی ورا
اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے ڈرائے گا

تا توانی حاجتِ مسکیں بر آر
بحد امکان مسکین کی ضرورت پوری کر

تا بر آرد حاجتت را کردگار
تاکہ اللہ تعالیٰ تیری ضرورت پوری کرے

ہست مالت جملہ در کف عاریت
تیرا سارا مال تیرے ہاتھ میں عاریتاً[1] ہے

گر بماند از تو باشد زاریت
اگر تو اکٹھا کرکے موت کی آغوش میں سو گیا تو تیرے رونے کا مقام ہے

عاریت را باز می باید سپرد
مانگے ہوئے مال کو لوٹا دینا چاہئے

ہیچ کس دیدی کہ زر با خود ببُرد
کسی کو نہ دیکھا ہوگا کہ سونا اپنے ساتھ لیگیا ہوگا[2]

[1] کچھ مدت کے لیے مانگا ہوا ہے ۱۲
[2] بلکہ سب کچھ یہیں چھوڑ جاتا ہے ۱۲

حاصل از دنیا چہ باشد اے امیں
اے امانتدار دنیا سے کیا حاصل ہو گا

ہر چہ دادی در رہِ حق آن تست
جو تو نے راہِ حق میں خرچ کر دیا وہی تیرا ہے

ہر کہ باندک ز حق راضی شود
جو تھوڑے پر اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائے

ہست دنیا بر مثالِ قنطرہ
دنیا کی مثال پُل کی سی ہے

ہر کہ سازد بر سرِ پل خانہ
جس نے پُل کے سرے پر گھر بنا لیا

از خدا نبود روا. مستحسن غنا
اللہ تعالیٰ سے مالداری کی طلب درست نہیں

فقر و درویشی شفائے مومن ست
مومن کی شفا فقر و درویشی میں ہے

مال و اولادت بمعنی دشمن اند
تیرا مال اور تیری اولاد درحقیقت دشمن ہیں

اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ را یاد گیر
انما اموالکم[لے] کو یاد رکھ

مرد رہ را بود دنیا سود نیست
سالک کیلئے دنیا (کے مال و دولت) کا ہونا بے سود ہے

نُہ گزے کرپاس وسہ گز از زمیں
نو گز سوتی کپڑا اور تین گز زمین

انچہ ماند از بلائے جانِ تست
اور جو رہ گیا وہ تیرے لئے وبال جان ہے

حاجتِ او را خدا قاضی شود
اسکی ضرورت اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے

بگذر از وے گر تو داری روبرہ
تو اسی سے گذر جائیگا اگر گذرنیکا ارادہ کرے

نیست عاقل او بود دیوانہ
وہ عقلمند نہیں پاگل ہے

ہست مومن را غنا رنج و عنا
مومن کیلئے مالداری باعث رنج و زحمت ہے

زانکہ اندر وے صفائے مومن ست
اسلئے کہ اسی میں مومن کی پاکیزگی ہے

گرچہ نزدیکِ تو چشمِ روشن اند
اگرچہ تیرے نزدیک روشن آنکھ کیطرح ہیں

مال و ملکِ ایں جہاں بر باد گیر
اس دنیا کے ملک و مال کو ضائع شدہ سمجھ

ہرگزش اندیشۂ نابود نیست
اسے نہ ہونے کا کوئی غم نہیں ہوتا

ہر کہ از صدقش دلِ صافی بود
جس کا دل سچائی کے باعث صاف ہو
خرقۂ با لقمۂ کافی بود
(سکیلئے) معمولی لباس اور تھوڑا سا کھانا کافی ہے

ہر کہ در بندِ زیادت می شود
جو شخص زیادہ کی فکر میں رہتا ہے
دور از اہلِ سعادت می شود
وہ نیک بختوں سے دور ہوتا ہے

بندگانِ حق چوں جاں را باختند
اللہ والے جان کی بازی لگا دیتے ہیں [۱]
اسپِ ہمت تا ثریا تاختند
ہمت کے گھوڑے کو ثریا (ستارہ) تک لیجاتے ہیں [۲]

تا نبازی در رہِ حق ہر چہ ہست
جب تک اللہ کے راستہ میں جو کچھ ہے نہ لگا دے
انچہ می باید کجا آید بدست
جو کچھ حاصل کرنا چاہتا ہو وہ کہاں حاصل ہو سکتا ہے

## در بیان نتائج سخا
سخاوت کے نتائج کا بیان

در سخا کوش اے برادر در سخا
اے بھائی سخاوت میں کوشش کر [۳]
تا بیابی از پسِ شدت رخا
تاکہ شدت و سختی کے بعد ترقی نصیب ہو [۴]

باش پیوستہ جوانمرد لے اخی
اے بھائی سخاوت سے وابستہ رہ
زانکہ نبود دوزخی مردِ سخی
اس لئے کہ سخی شخص دوزخی نہیں ہوتا

در رخِ مردِ سخی نور و صفاست
سخی کا چہرہ منور و روشن و پاکیزہ ہوتا ہے
زانکہ در جنت قرینِ مصطفاست
اس لئے کہ وہ جنت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق ہوگا

حق تعالیٰ بر درِ جنت نوشت
اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازہ پر لکھ دیا
اینکہ جائے اسخیا باشد بہشت
یہ کہ سخاوت کرنیوالوں کی جگہ جنت ہے

اسخیا را با جہنم کار نیست
سخیوں کو دوزخ سے کوئی واسطہ نہیں
جائے ممسک جز درونِ نار نیست
بخیل کی جگہ دوزخ کے علاوہ نہیں ہے

[۱] سخت ریاضت کرتے ہیں
[۲] بلند ہمت ہوتے ہیں اور پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے
[۳] سخاوت کا مظاہرہ کر
[۴] قیامت کے روز آرام ۱۲

چوں نگردد خلق با خوئے تو راست
اگر لوگ تیری عادت و اخلاق کو سانچے میں نہ ڈھلیں

گر تو خوئے مردماں سازی رواست
تو تو ہی ان کے اخلاق کے سانچے میں ڈھل جا

اے برادر تکیہ بر دولت مکن
اے بھائی دولت پر بھروسہ نہ کر

یاد دار از ناصحِ خود ایں سخن
اپنے نصیحت کرنے والے کی یہ بات یاد رکھ

سود نکند گر گریزی از قضا
فیصلۂ ربانی سے فرار بے سود ہے

ہرچہ می آید بداں مسیدہ رضا
منجانب اللہ جو کچھ ملے اس پر اظہار رضامندی کر

زاں چہ حاصل نیست دل خرسند دار
حاصل نہ ہونیوالی چیز پر ملول نہ ہو دل خورسند رکھ

گوشِ دل را جانب ایں پند دار
اس نصیحت کیطرف کان لگائے (توجہ کر)

ہر کہ او با دوستاں یک دل بود
جو شخص دوستوں کیساتھ متفق ہو [1]

جملہ مقصودِ دلش حاصل بود
اسکی ساری مرادیں پوری ہوتی ھیں



## در بیانِ جہانِ فانی

فنا ہونے والی دنیا کا بیان



در جہاں دانی کہ باشد معتبر
اس فنا ہونے والی دنیا میں وہ کون باعزت ہے

آں کہ او را پاک نبود از خطر
کہ جسے اسکے ساتھ چھوڑنے کا اندیشہ نہ ہو [2]

کم کند با کس وفا ایں روزگار
اس زمانہ (دنیا) نے کس کے ساتھ وفا کی ہے

جور دارد نیستش با مہر کار
دنیا نے ستم کئے ہیں (اور) مہربانی سے کوئی مطلب نہیں رکھا

آنکہ با تو روزِ غم بود دست یار
جو تیرا رنج و غم کے وقت مددگار و ساتھی ہو

روز شادی ہم بپرسش زینہار
خوشی کے موقعہ پر بھی اسے یاد رکھ

روز نعمت گر تو پردازی بہ کس
نعمت و خوشی میسر ہونیکے وقت جسکا تو خیال رکھیگا

روزِ محنت باشدت فریاد رس
وہ تیری پریشانی کے دن کام آئے گا

[1] اور انکی خوشی میں خوشی ۱۲
[2] دنیوی دولت و عزت کے ۱۲

چوں بیابی دولتے از مستعان
اندر آں دولت بپرس از دوستاں

کسی کی دولت (عیش) سے مدد حاصل کرنا (نفع اٹھانا)
تو اپنے عیش و آرام و دولت کے وقت دوستوں کو یاد رکھ

مر ترا ہر کس کہ یارِ غم بود
چوں رسد شادی ہماں ہمدم بود

تیرے رنج و غم کے وقت کا ساتھی ....
تیری خوشی کے موقعہ پر (بھی) تیرا رفیق ہوگا۔



## در بیانِ معرفت اللہ

معرفت الٰہی کا بیان



معرفت حاصل کن اے جانِ پدر
تا بیابی از خدائے خود خبر

اے جانِ پدر معرفت حاصل کر
تاکہ ذات باری اور اس کی صفات سے پوری طرح واقف ہو جائے

ہر کہ عارف شد خدائے خویش را
در فنا بیند بقائے خویش را

جسے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی کامل پہچان ہو جاتی ہے
وہ ذات حق میں گم ہو جانے کو اپنی بقا تصور کرتا ہے

ہر کہ او عارف نباشد زندہ نیست
قربِ حق را لائق وار زندہ نیست

جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے پورا آگاہ نہ ہو وہ (دراصل)
اور وہ ذات باری کے تقرب کے لائق نہیں ہے

ہر کہ او را معرفت حاصل نشد
ہیچ با مقصودِ خود واصل نشد

جسے معرفت حق حاصل نہیں ہوئی
وہ بالکل اپنے مقصد تک نہیں پہونچا

نفسِ خود را چوں تو بشناسی دلا
حق تعالےٰ را بدانی با عطا

اے دل جو شخص اپنی حقیقت سے آگاہ ہو گیا
اسے فضل رب سے معرفت حق (بھی) حاصل ہو جائیگی

عارف آں باشد کہ باشد حق شناس
ہر کہ عارف نیست گردد ناسپاس

عارف اسے کہتے ہیں جو حق شناس ہو
غیر عارف ناشکرا ہوتا ہے

ہست عارف را بدل مہر و وفا
کارِ عارف جملہ باشد با صفا

عارف کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے لبریز ہوتا ہے
عارف کے سارے کام پاکیزہ ہوتے ہیں

ہر کہ او را معرفت بخشد خدائے
جسے اللہ تعالیٰ دولتِ معرفت عطا کرے

غیر حق را در دلِ او نیست جائے
اللہ تعالیٰ کے علاوہ کی اسکے دلمیں جگہ نہیں ہوتی

نزدِ عارف نیست دنیا را خطر
عارف کے نزدیک دنیا پر خطر نہیں

بلکہ بر خود نیستش ہرگز نظر
عارف کی اپنے وجود پر بھی نگاہ[لے] نہیں ہوتی

معرفت فانی شد نُور وے بود
معرفت اپنی ذات کو ذاتِ حق میں گُم کر دینے کا نام ہے

ہر کہ فانی نیست عارف کے بود
جو اپنی ذات کو فنا نہیں کر سکا وہ عارف بھی نہیں ہوتا

عارف از دنیا و عقبیٰ فارغ ست
عارف کا دل) دنیا (کی لذت) اور آخرت (کی جزا سزا) ہے خالی ہوتا ہے

زانچہ باشد غیر مولیٰ فارغ ست
ذاتِ حق کے علاوہ اسے کسی چیز کا تصور نہیں ہوتا

ہمّتِ عارف لقائے حق بود
عارف کا ارادہ (صرف) ملاقاتِ رب (یکسِ محدود) ہوتا ہے

زانکہ در حق فانی مطلق بود
اس لئے کہ وہ ذاتِ حق میں بالکل فنا (گم) ہو جاتا ہے



## دربیانِ مذمّتِ دنیا
دنیا کی برائی کا بیان



باچہ ماند ایں جہاں گویم جواب
دنیا کس چیز سے مشابہت رکھتی ہے اسکا جواب دیتا ہوں

آنکہ بیند آدمی چیزے بخواب
دنیا ایسی ہے جیسے آدمی کوئی چیز خواب میں دیکھے

چوں شوی بیدار از خواب ای عزیز
اے عزیز خواب سے بیدار ہو کر

حاصلے نبود ز خوابت ہیچ چیز
خواب کی کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی

ہمچنیں چوں زندہ افتادہ مُرد
اسی طرح جب زندگی ختم ہو گئی اور آدمی مر جاتا ہے

ہیچ چیزے از جہاں با خود نبرد
تو کوئی چیز دنیا سے اپنے ساتھ نہیں لے جاتا

ہر کرا بود دست کردارِ نکو
جس کا عمل اچھا رہا

در رہِ عقبیٰ بود ہمراہِ او
تو وہ عمل آخرت میں اسکے ساتھ ہو گا (کام آئیگا)

لے کہ اسے
کوئی اہمیت
دے ۱۲

ایں جہاں را چوں زنے داں خوبروی
اس دنیا کو خوبصورت عورت کی طرح سمجھ

خویش را آراید اندر چشم شوی
خود کو شوہر (طلبگار) کیلئے سنوارتی ہے

مرد را می پرورد اندر کنار
آدمی کی اپنی آغوش میں پرورش کرتی ہے

مکر و شیوہ می نماید بے شمار
(اور) بیحد ناز و انداز دکھاتی ہے

چوں بیابد خفتہ شور ناگہاں
پھر (طلبگار) کو سویا ہوا پاکر اچانک

بے گماں سازد ہلاکش آں زماں
بغیر کوئی خیال کئے ہوئے اسی وقت اسے ہلاک کردیتی ہے

بر تو باید اے عزیز پر ہنر
اے باکمال عزیز تجھے چاہئے

کز چنیں مکارہ باشی پر حذر
کہ اس مکار دنیا سے احتیاط برتے



## در بیان ورع

پارسائی کا بیان



در ورع ثابت قدم باش ای پسر
اے لڑکے پارسائی میں ثابت قدم رہ

گر ہمی خواہی کہ گردی معتبر
اگر تو باعزت ہونا چاہے

خانۂ دیں گردد آباد از ورع
دین کا گھر پرہیزگاری سے آباد ہوتا ہے

لیک می گردد خرابی از طمع
لیکن طمع و لالچ سے اسمیں خرابی آتی ہے

ہر کہ از علم و ورع گیرد سبق
جو شخص علم اور پرہیزگاری سے سبق لے

دور باید بودنش از غیر حق
اسے غیر اللہ سے دوری اختیار کرنی چاہئے

ترسگاری از ورع پیدا شود
خدا ترسی پرہیزگاری سے پیدا ہوتی ہے

ہر کہ باشد بے ورع رسوا شود
پرہیزگاری اختیار نہ کرنیوالا رسوا ہوتا ہے

با ورع ہر کس کہ خود را کرد راست
جس نے پرہیزگاری سے خود کو درست کرلیا

جنبش و آرامش از بہر خدا است
اس کا ہلنا اور اسکا آرام و سکون اللہ کیلئے ہوگا

| آنکہ از حق دوستی دارد طمع | در محبت کاذبش داں بے ورع |
|---|---|
| لالچ کے باعث اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھنا | جھوٹی اور پرہیزگاری سے خالی محبت ہے |



## در بیانِ تقویٰ

پرہیزگاری کا بیان



| | |
|---|---|
| چیست تقویٰ ترکِ شبہات و حرام | از لباس و از شراب و از طعام |
| پرہیزگاری مشتبہ اور حرام چیزوں کے ترک کا نام ہے | چاہے وہ پہننے کی چیز ہو اور (خواہ) کھانے پینے کی |
| ہر چہ افزونست اگر باشد حلال | نزدِ اصحابِ ورع باشد وبال |
| ضرورت اور احتیاج سے زیادہ چاہے حلال ہی کیوں نہ ہو | اہل تقویٰ کے نزدیک وبال ہے |
| چوں ورع شد یار با علم و عمل | حسنِ اخلاصِ ترا ناید خلل |
| علم و عمل کے ساتھ پرہیزگاری کی دولت ملجائے | تو تیرے حسنِ اخلاص میں خلل نہ آئے |
| ناگہاں اے بندہ گر کردی گناہ | توبہ کن در حال و عذرِ آں بخواہ |
| اے بندہ اگر اچانک تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے | تو فوراً توبہ کر کے عذر خواہ ہو جا |
| چوں گناہِ نقد آمد در وجود | توبۂ نسیہ ندارد، ہیچ سود |
| سرزدشدہ فوری گناہ کی | ادھار (تاخیر سے) توبہ بے سود ہے |
| در انابت کاہلی کردن خطاست | بر امیدِ زندگی کاں بیوفاست |
| رجوع الی اللہ میں سستی کرنا غلطی ہے | زندگی کی امید پر سستی ہو مگر زندگی بیوفا ہے |

ؐ جنت و دوزخ وغیرہ کے ۱۲

ؐ بلکہ ایمان و اخلاص درجہ کمال کو پہونچ جائے ۱۲

ؐ بندۂ خدا ۱۲

ؐ اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا ۱۲

ؐ یعنی بے قابو نہ ہو ۱۲



## در بیانِ فوائدِ خدمت

خدمت کے فائدوں کا بیان



| تا توانی اے پسر خدمت گزیں | تا شود اسپِ مرادت زیرِ زیں |
|---|---|
| اے لڑکے جب تک ہو سکے خدمت کر | تاکہ تیری مراد کا گھوڑا زین کے نیچے رہے |

بندۂ چوں خدمتِ مرداں کند

بندہ جب نیک لوگوں کی خدمت کرتا ہے

خدمتِ او گنبدِ گرداں کند

تو دنیا اسکی خدمت کرتی ہے ......

بہرِ خدمت ہر کہ بر بندد میاں

جو شخص خدمت پر کمر بستہ ہو جائے

باشد از آفاتِ دنیا در اماں

وہ دنیا کی پریشانیوں سے محفوظ رہیگا

ہر کہ پیشِ صالحاں خدمت کند

جو شخص اللہ کے نیک بندوں کی خدمت بجالاتا ہے

ایزدش با دولت و حرمت کند

اللہ تعالیٰ اسے عزت و دولت عطا کرتا ہے

خادماں را ہست در جنّت مآب

خدمت گذاروں کا ٹھکانہ جنت ہے

روزِ محشر بے حساب و بے عقاب

قیامت کے دن یہ حساب اور عتاب (عذاب) سے بری ہونگے

خادماں باشند اخواں را شفیع

خدمت گذار قیامت میں بھائیوں کی شفاعت کرینگے

جائے ایشاں در جہاں باشد رفیع

دنیا میں ان کا مقام بلند ہو گا

گرچہ خادم عاصی و مفلس بود

اگرچہ خدمت گذار گناہگار اور مفلس ہو

بہتر از صد عابدِ ممسک بود

سیکڑوں بخیل عبادت گذاروں سے بہتر ہے

می دہد ہر خادمے را مستعان

اللہ تعالیٰ یہ خدمت گذار کو عطا کرتا ہے

اجر و مزدِ صائمان و قائمان

اجر و مزدوری روزہ داروں اور رات کو جاگ کر عبادت گذا[روں] کی

بہرِ خدمت ہر کہ بر بندد کمر

جو شخص خدمت گذاری پر کمر بستہ ہو جائے

از درختِ معرفت یابد ثمر

وہ معرفت کے درخت سے پھل پاتا ہے

ہر کہ خادم شد جنانش می دہند

خدمت گذار کو جنت ملتی ہے

ہم ثوابِ غازیانش می دہند

(اور) غازیوں کا ثواب بھی ملتا ہے

## در بیانِ صدقہ

صدقہ کا بیان

تا اماں باشی زقہرِ کردگار
تاکہ تو اللہ تعالیٰ کے غصہ سے محفوظ رہے

صدقہ دہ ہر بامداد و ہر پگاہ
صبح وشام صدقہ دے

ہر کہ اُورا خیر عادت می شود
جسے نیکی اور بھلائی کی عادت ہو جاتی ہے

آنکہ نیکی می کند در حقِ ناس
جو شخص لوگوں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے

آنکہ از وے ہست مردم را ضرر
جس سے لوگوں کو نقصان پہونچے

دیں ندارد ہر کہ نبود ترسگار
جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا وہ دیندار بھی نہیں

با ورع باش اے پسر گر مومنی
اے لڑکے اگر مومن کامل ہے تو پرہیز گار بھی ہو

ہر کرا نبود ورع ایمانش نیست
جو شخص پرہیزگار نہ ہو وہ مومن کامل نہیں

توبہ نبود ہر کرا توفیق نیست
جسے اللہ تعالیٰ توفیق نہ دے تائب بھی نہیں ہوتا

صدقہ میدہ در نہان و آشکار
علی الاعلان اور پوشیدہ طور پر صدقہ دے[1]

تا بلا ہا از تو گرداند الٰہ
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھ سے مصیبت کو دور رکھے

بے گماں عمرش زیادت می شود
اسکی عمر بلاشبہ بڑھتی ہے

بہترین ہر دو ماں اور اشناس
اسے لوگوں میں بہترین سمجھنا چاہیئے

در میانِ خلق زو نبود بتر
مخلوق میں اس سے بدتر اور برا کوئی نہیں

نیست عقل آنرا کہ باشد نابکار
جو نالائق ہو عقلمند (بھی) نہیں ہوتا

کافری از قہرِ حق گر ایمنی
اگر اللہ کے غصہ کا خوف نہیں تو کافر ہے

ہر کرا نبود حیا ایمانش نیست
بے حیا شخص کامل مومن نہیں ہے

حق نہ بیند ہر کرا تحقیق نیست
جو تحقیق و جستجو سے کام نہیں لیتا اسے حق دکھائی نہیں دیتا

[1] حدیث شریف میں ہے کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کی آگ کو بجھاتا ہے ۱۲



## در بیانِ تعظیمِ مہمان
مہمان کی تعظیم کا بیان



اے برادر مہماں رانیک دار

اے بھائی مہمان کیساتھ اچھی طرح پیش آ[1]

میہماں روزی بخود می آورد

مہمان اپنی روزی اپنے ساتھ لاتا ہے

ہر کرا جبار دارد دشمنش

جس شخص سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے

اے برادر دار مہماں را عزیز

اے بھائی مہمان کی عزت کر

مومنے کو داشت مہماں رانکو

جو مومن مہمان کے ساتھ بھلا برتاؤ کرے

ہر کرا شد طبع از مہماں ملول

جس کے برتاؤ سے مہمان رنجیدہ ہو

بندہ کو خدمت مہماں کند

جو شخص مہمان کی خدمت کرتا ہے

ہر کہ مہماں را بروئے تازہ دید

جس نے مہمان کا خندہ پیشانی و خوش روئی سے استقبال کیا

از تکلف دور باش اے میزباں

اے میزبان تکلف سے کام نہ لے

میہماں را اے پسر اعزاز کن

اے لڑکے مہمان کا اعزاز و احترام کر

ہست مہماں از عطائے کردگار

مہمان (دراصل) عطائے خداوندی ہے

پس گناہ میزباں را می برد

اور میزبان کے گناہ[2] معاف ہوجاتے ہیں

باز دارد میہماں از مسکنش

مہمان کو اس کے گھر سے دور رکھتا ہے

تا بیابی عزت از رحماں تو نیز

تاکہ تو اللہ کے نزدیک باعزت ہوجائے

حق کشاید باب جنت را بروے

اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے

از وے آزردہ خدا و ہم رسول ؐ

اللہ و رسول اس سے رنجیدہ (وناراض) ہوجاتے ہیں

خویش را شائستۂ رحماں کند

خود کو لطفِ خداوندی کا مستحق بناتا ہے

از خدا الطاف بے اندازہ دید

اسے اللہ کی بے حد مہربانیاں حاصل ہوگئیں

تا گرانی نبود ت از میہماں

تاکہ تجھے مہمان کے آنے سے گرانی نہ ہو

گر بود کافر برو در باز کن

اگرچہ مہمان کافر ہو اسکے لئے گھر کا دروازہ کھول دے

[1] خاطر تواضع کر
[2] اسکی مہمانی کے باعث ۱۲

٭ ٭ ٭
٭ ٭
٭ ٭
٭

کارِ اہلِ بخل را تلبیس دا ں
کنجوسوں کے کام کو فریب سمجھ

در جہنم ہمدمِ ابلیس دا ں
دوزخ میں شیطان کا ساتھی سمجھ

ہیچ ممسک نگذرد سوئے بہشت
کوئی بخیل جنت کی طرف سے نہیں گذرے گا

بلکہ با اُو کے رسد بوئے بہشت
تو اس تک جنت کی خوشبو کیسے پہونچیگی

آنکہ می خوانند ھرا اُو را سقر
اس کے ٹھہرنیکا مقام خاص طور پر دوزخ ہے

اہلِ کبر و بخل را باشد مقر
یہی مغروروں اور بخیلوں کا ٹھکانہ ہوگا

اے پسر در مردمی مشہور باش
اے لڑکے سخاوت میں شہرت حاصل کر (واقعی سخی بنجا)

از بخیلی وز تکبر دور باش
اور کنجوسی وغیرہ سی (پرہیز کراور) دوری اختیار کر

با سخا باش و تواضع پیشہ گیر
سخاوت اور تواضع کا طریقہ اختیار کر

تا شود روئے دلت بدرِ منیر
تاکہ تیرا دل روشن چاند (کیطرح) ہوجائے



## در بیان کارہائے شیطانی
شیطانی کاموں کا بیان



چار خصلت فعلِ شیطانی بود
چار خصلتیں شیطانی فعل ہیں

داند اینہا ہر کہ رحمانی بود
اللہ والا انہیں جانتا ہے

عطسۂ مردم چو بگذشت از یکے
ایک سے زیادہ مرتبہ چھینکنا

باشد آں از فعلِ شیطاں بیشکے
بے شک شیطانی کاموں میں سے ہے

خونِ بینی نیز از شیطاں بود
نکسیر بھی شیطان (کے اثر) سے ہوتی ہے

آنکہ ظاہر دشمنِ انساں بود
شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے

خامیازہ فعلِ شیطاں ست و قے
انگڑائی اور قے شیطان کے فعل (واثر) ہوتے

اے پسر ایمن مباش از مکرِ وے
اے لڑکے شیطان کے مکر سے بیخوف نہ ہو



# دربیانِ علاماتِ منافق

منافق کی علامتوں کا بیان



دور باش اے خواجہ از اہلِ نفاق ۔ درجہنم دان منافق را وثاق

اے خواجہ (صاحب) اہلِ نفاق سے دوری اختیار کر ۔ منافق کو یقیناً دوزخ میں سمجھ [1]

سہ علامت در منافق ظاہرست ۔ زاں سبب مقہورِ قہرِ قاہرست

منافق کی تین کھلی ہوئی علامتیں ہیں ۔ اسی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کا شکار ہے

وعدہ ہائے او ہمہ باشد خلاف ۔ قولِ او نبود بغیر از کذب و لاف

اس کے وعدے سب جھوٹے ہوتے ہیں ۔ اسکی گفتگو جھوٹ اور ڈینگوں سے خالی نہیں ہوتی

مومناں را کم اعانت می کند ۔ ہم امانت را خیانت می کند

جو مومنوں کی عیادت نہیں کرتا ۔ امانت میں بھی خیانت کرتا ہے

نیست در وعدہ منافق را وفا ۔ زاں نباشد در رخش نور و صفا

منافق وعدہ پورا نہیں کرتا ۔ اسواسطے اس پر نور و پاکیزگی کی تابندگی نہیں ہوتی

تا نہ پنداری منافق را امیں ۔ نیست باد اشرش از روئے زمیں

منافق کو (کبھی) امانت دار مت سمجھ ۔ اللہ کرے زمین کے چہرہ پر اسکا شر باقی نہ رہے [2]

از منافق اے پسر پرہیز کن ۔ تیغ را از بہرِ قتلش تیز کن

اے لڑکے منافق سے پرہیز کر ۔ تلوار اسکے قتل کیلئے تیز کر

با منافق ہر کہ ہمرہ می شود ۔ منزلِ او در تگِ چہ می شود

جو شخص منافق کا ساتھ دیتا ہے ۔ اسکی منزل کنویں کی گہرائی ہے (یعنی قعر ذلت میں ڈوب جاتا ہے)

[1] یا دوزخ میں منافق کے پاؤں میں بیڑی ہوگی ۱۲

[2] یعنی وہ خود فنا ہو جائے بغیر ندگا بانس نہ بجے بانسری ۱۲

٭ ٭ ٭
٭ ٭
٭

# دربیانِ علاماتِ متقی

پرہیزگاری کی علامتوں کا بیان

سہ علامت باشد اندر متقی

پرہیزگاری کی تین علامتیں ہیں

کے بود نسبت تقی را با شقی

پرہیزگار کو بدبخت سے کیا نسبت ہو سکتی ہے

اول حذر باش اے تقی از یارِ بد

اے پارسا برے دوست سے پرہیز کر

تا نیندازد ترا در کارِ بد

تاکہ تجھے برے کام میں مبتلا نہ کردے

کم رود ذکرِ دروغش بر زباں

پرہیزگار کی زبان جھوٹ و غلط بات سے آلودہ نہیں ہوتی

از طریقِ کذب باشد برکراں

وہ جھوٹ کے راستہ سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے

از حلال و پاک ہم گیرند کام

پرہیزگار پاک و حلال ہی سے مطلب رکھتے ہیں

تا نیفتند اہلِ تقویٰ در حرام

تاکہ یہ پارسا حرام میں مبتلا نہ ہوں

## در بیانِ علاماتِ اہلِ جنّت

اہلِ جنت کی علامتوں کا بیان

ہر کرا باشد سہ خصلت در سرشت

تین خصلتیں جسکی سرشت بن چکی ہوں

باشد آنکس بیشک از اہلِ بہشت

وہ بے شک اہلِ جنت میں سے ہے

شکر[1] در نعما و صبر[2] اندر بلا

نعمتوں[1] پر شکر اور مصیبت میں صبر[2]

می دہد آئینۂ دل را جلا

دل کے آئینہ کو صاف کرتے اور جلا بخشتے ہیں

ہر کہ مستغفر بود اندر گناہ

جو کہ گناہ پر استغفار کرے ....

حق ز نارِ دوزخش دارد نگاہ

اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے

ہر کہ ترسد از الٰہ خویشتن

جو اپنے خدا سے ڈرتا ہو

خواہد او عذرِ گناہِ خویشتن

وہ اپنے گناہ کا عذر خواہ ہوتا ہے

معصیت را ہر کہ پے در پے کند

جو لگاتار گناہ کا ارتکاب کرے

ایزدش از اہلِ جنّت کے کند

اللہ تعالیٰ اسے اہلِ جنت میں کب کرے گا[1]

[1] یعنی گناہوں پر جری کا انجام برا ہے ۱۲

اے پسر دائم باستغفار باش
اے لڑکے ہمیشہ استغفار کرتا رہ

گر کنی خیرے بدستِ خویش کن
اگر خیر خیرات کر سکے تو خود کر

یک درم کانرا زدستِ خود دہند
اپنے ہاتھ سے دیا ہوا ایک درہم

گر بہ بخشی خود یکے خرمائے تر
اگر اپنے ہاتھ سے ایک تر کھجور عطا کر دے

ہر چہ بخشیدی مکن با او رجوع
جو کچھ دیدے اُسے واپس نہ لے

ایں بداں ماند کہ شخصے قے کند
دے کر واپس لینا قے کر کے

باپسر گر چیز کے بخشد پدر
باپ اگر لڑکے کو کوئی چیز دے

اے پسر شادی زمال و زر مجوی
اے لڑکے مال و دولت سے کسی کی خوشی کی جستجو نہ کر

وز بدان و مفسداں بیزار باش
اور بروں و فساد پسندوں سے دوری اختیار کر

خیرِ خود را وقفِ ہر درویش کن
اپنے خیر خیرات کو ہر درویش کیلئے وقف کردے

بہ بود زاں کز پسِ اُو صد دہند
پسماندگان کے اسکی طرف سے سو درہم دینے سے بہتر ہے

بہتر از بعدِ تو صد مثقالِ زر
تیرے بعد سو مثقال سونا دینے سے بہتر ہے

گر زپا افتادۂ از دستِ جوع
خواہ بھوک سے بیتاب ہی کیوں نہ ہو جائے

باز میلِ خوردنِ آں می کند
اسے چاٹنے کی (اور قے لوٹانیکی) طرح ہے

می رسد گر باز گیرد زاں پسر
تو اسکے لئے لڑکے سے واپس لینے میں حرج نہیں

انچہ کس را دادۂ دیگر مجوی
اور کسی کو عطا کردہ چیز مت لوٹا (کہ لوٹا کر دوسرے کو دیدے)

## در بیانِ آنکہ در دنیا از آں خوش نباید بود

اس کا بیان کہ دنیا میں دنیا سے خوش نہ ہونا چاہیئے

شادیٔ دنیا سراسر غم بود
دنیا کی خوشی سراسر غم ہوتی ہے

سودِ او را در عقب ماتم بود
اسکے فائدہ و نفع کا انجام ماتم ہے

نہی لا تفرح ز دنیا گوش دار
دنیا سے مسرور نہ ہو اسے یاد رکھ
شادمانی را ندارد دوست حق
دنیوی مال و دولت پر خوشی اللہ کو پسند نہیں
اے پسر با محنت و غم خوئے کن
اے لڑکے تکلیف و مشقت کی عادت ڈال
گر فرح داری ز فضل حق رواست
اگر اللہ تعالیٰ کے فضل پر مسرور ہو تو درست ہے
حزن واندوہ ہست قوت بندگاں
رنج و غم بندوں کی روزی ہے
از چہ موجودی بیندیش اے پسر
اے لڑکے یہ سوچ۔ تیری تخلیق کس لئے ہوئی ہے
کرد ایزد مر ترا از نیست ہست
تیرا وجود نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے تجھے وجود بخشا
تا تو باشی بندۂ معبود باش
جتنا بھی ممکن ہو اللہ تعالیٰ کا (سچا) بندہ بنا رہ

جائے شادی نیست دنیا ہوش دار
اے صاحب ہوش! دنیا خوشی کی جگہ نہیں
ایں سخن دارم ز استاداں سبق
میں نے استادوں سے یہ سبق سیکھا ہے
روئے دل را جانب دلجوئے کن
دل کا چہرہ اللہ کیطرف کر (یعنی ہمہ تن متوجہ ہو)
لیک از دنیا فرح جستن خطاست
لیکن دنیا سے فرحت کی طلب غلط ہے
غم شود یار فرح جویندگاں
دنیا کی فرحت کے متلاشی لوگوں کو غم نصیب ہوتا ہے[1]
ہر کسے دارد غم خویش اے پسر
اے لڑکے ہر ایک کو اپنا غم ہوتا ہے
از برائے آنکہ باشی حق پرست
یہ سوچ سے کہ تو حق پرست ہوا اور حق پرستی اختیار کرے
باحیا و باسخا وجود باش
حیا اور سخاوت کو شیوہ بنا لے

[1] لہذا اس بات کا غم اور فکر بھی ہونا چاہیے ۱۲



## در بیان نصائح و نتائج دینی و دنیوی
نصیحتوں اور اسکے دینی و دنیوی نتائج کا بیان

خواب کم کن اول روز اے پسر
اے لڑکے دن کے آغاز میں (صبح صبح) مت سویا کر

نفس را بد خو میاموز اے پسر
اے لڑکے اپنے نفس کو بری عادت مت ڈال

آخرِ روزت نکو نبود منام

دن کے آخری حصہ میں سونا اچھا نہیں

اہلِ حکمت را نمی آید صواب

عقلمندوں کے نزدیک ٹھیک نہیں

اے پسر ہرگز مرو تنہا سفر

اے لڑکے ہرگز تنہا سفر نہ کر

دست را بر رُخ زدن شومست شوم

کسی کے چہرہ پر طمانچہ مارنے کا شمار نحوست میں ہے

شب در آئینہ نظر کردن خطاست

رات کو آئینہ دیکھنا غلطی ہے

خانہ گر تنہا و تاریک بود

گھر اگر تنہا اور تاریک ہو

دست را کم زن تو در زیرِ زنخ

ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر مت بیٹھا کر

چارپایاں را چو بینی در قطار

چارپایوں کو قطار میں دیکھے تو

تا فزاید قدر و جاہت را خدا

تاکہ اللہ کے یہاں تیری قدر و رتبہ میں اضافہ ہو

تا شود عمرت زیادہ در جہاں

تاکہ دنیا میں تیری عمر بڑھے

بیشتر از شام خواب آمد حرام

شام (رات) سے قبل سونا حرام ہے

درمیانِ آفتاب و سایہ خواب

دھوپ اور سایے میں سونا

با شدت رفتن سفر تنہا خطر

سفر میں تنہا جانا خطرناک ہوتا ہے

استماعِ علم کن ز اہلِ علوم

اہلِ علم سے علمی باتیں سُن

روز اگر بینی تو روئے خود رواست

دن میں اگر اپنا چہرہ دیکھے تو درست ہے

مونسے باید کہ نزدیکت بود

کوئی غم خوار اور مونس نزدیک ہونا چاہیے

نزدِ اہلِ علم سرد آمد چو یخ

اہلِ علم کے نزدیک یہ موزوں نہیں

درمیانِ شاں نیائی زینہار

ان کے بیچ میں ہرگز نہ گھس

روز و شب می باش دائم در دعا

دن و رات[۱] ہمیشہ دعا میں مصروف رہ

رو نکوئی کن نکوئی در نہال

پوشیدہ طور پر بھلائی کرتے ہوئے زندگی بسر کر

[۱] کیونکہ یہ عمل اللہ کے نزدیک نہایت پسندیدہ ہے ۱۲

تا نہ کاہد روزیت در روزگار
تاکہ دنیا میں تیرا رزق نہ گھٹے
ہر کہ او در فسق و در عصیاں کند
جو گناہ اور نافرمانی کی طرف متوجہ رہتا ہے
کم شود روزی زگفتارِ دروغ
جھوٹ بولنے سے رزق میں کمی آتی ہے
فاقہ آرد خوابِ بسیار اے پسر
اے لڑکے زیادہ سونا فاقہ و تنگدستی کا سبب ہے
ہر کہ در شب خواب عریاں کند
جو شخص رات میں ننگا ہو کر سوتا ہے
بولِ عریاں ہم فقیری آورد
مکمل برہنہ ہو کر پیشاب کرنا مفلسی لاتا ہے
در جنابت بد بود خوردن طعام
ناپاکی کی حالت میں کھانا کھانا بُرا ہے
ریزۂ ناں را میفگن زیرِ پائے
روٹی کا ٹکڑا پاؤں کے نیچے مت ڈال[۱]
شب مزن جاروب ہرگز خانہ در
رات کو گھر و دروازہ میں جھاڑو نہ دے
گر بخوانی باپ و مامت را بنام
اگر والدین کا نام لیکر بلائے

معصیت کم کن بعالم زینہار
دنیا میں ہرگز نافرمانی نہ کر
ایزد اندر رزقِ اُو نقصاں کند
اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں کمی کر دیتا ہے
در سخن کذّاب را نبود فروغ
جھوٹے کی گفتگو میں رونق نہیں ہوتی
خواب کم کن باش بیدار اے پسر
اے لڑکے کم سویا کر اور زیادہ بیدار رہا کر
در نصیبِ خویش نقصاں می کند
اپنے حصہ (حصۂ خیر) میں کمی کرتا ہے
اندہِ بسیار و پیری آورد
(اور) بہت غم و بڑھاپے کا سبب ہوتا ہے
ناپسند ست ایں بنزدِ خاص و عام
عام و خاص دونوں کے نزدیک ناپسندیدہ ہے
گر ہمی خواہی تو نعمت از خدائے
اگر تجھے نعمتِ خداوندی کی طلب ہے
خاک رو بہ ہم منہ در زیرِ در
دروازہ کے قریب کوڑا کرکٹ مت جمع کر
نعمتِ حق بر تو می گردد حرام
نعمت خداوندی تجھ پر حرام ہو جائے گی[۲]

[۱] کہ غسل کی ضرورت ہو ۱۲ [۲] کہ یہ رزق کی توہین و بے ادبی ہے ۱۲ [۳] اس لئے کہ یہ انتہائی بے ادبی اور امر رب کی خلاف ورزی ہے ۱۲

گر بہر چوبے کنی دنداں خلال
اگر ہر قسم کی لکڑی سے دانتوں میں خلال کرے
بینوا گردی وافتی در وبال
تو بے نوا ہوگا اور مصیبت میں پڑ جائے گا

دست را ہرگز بخاک و گل مشوئے
ہاتھ (پانی کے بجائے) مٹی اور گارے سے مت دھو
از برائے دست شستن آب جوئے
بلکہ ہاتھ دھونے کے لئے پانی کی جستجو کر

اے پسر بر آستانِ در مشیں
اے لڑکے گھر کے دروازہ پر مت بیٹھ
کم شود روزی ز کردارِ چنیں
اس عمل سے رزق ختم ہو جاتا ہے [1]

تکیہ کم کن نیز در پہلوئے در
دروازہ کے پہلو و بازو پر بھی ٹیک مت لگا
باش دائم از چنیں خصلت بدر
اس خصلت سے ہمیشہ احتراز کر [2]

در خلا جا گر طہارت می کنی
اگر پاخانہ کے قدمچہ پر تو طہارت کرتا ہے
وقتِ خود را داں کہ غارت می کنی
تو سمجھ لے تو اپنے وقت کو برباد کر رہا ہے [3]

جامہ را بر تن نشاید دوختن
کپڑے کو پہنے ہوئے نہ سینا چاہیئے
باید از مرداں ادب آموختن
(رموز آشنا) لوگوں سے ادب سیکھنا چاہیئے

گر بدامن پاک سازی روئے خویش
اگر دامن سے اپنا چہرہ صاف کرے گا
روزیت کم گردد اے درویش بیش
تو اے درویش تیرا رزق بہت کم ہو جائیگا

دیر رو بازار و بیروں آئی زود
بازار کمی کے ساتھ جا اور عجلت سے لوٹ آ
زانکہ رفتن را نیابی ہیچ سود
کیونکہ بازار جانے میں کوئی فائدہ نہیں [4]

نیک بنود گر کشی از دم چراغ
پھونک مار کر چراغ بجھانا اچھا نہیں
رہ دہد دودِ چراغ اندر دماغ
کیونکہ پھونک کر بجھانے سے دھواں دماغ میں گھس جائیگا

کم زن اندر ریش شانہ مشترک
داڑھی (یا سر میں) دوسرے کا کنگھا نہ کر
زانکہ آں خاصِ تو باشد خوشترک
وہی کنگھا استعمال کر جو تیرے لئے مخصوص ہو

[1] اور افلاس کا سامنا ہوتا ہے ۱۲
[2] یا اس خصلت کی بنا پر ہمیشہ باہر ہی رہے گا گھر میں رہنا نصیب نہ ہوگا ۱۲
[3] کیونکہ پاخانہ کی چھینٹوں سے پاک جگہ بھی ناپاک ہو گی اور ناپاکی میں اضافہ ہوگا ۱۲
[4] اس لئے ضرورت پوری کر کے فوراً لوٹ آنا چاہیئے ۱۲

از گدایاں پارہائے ناں مخر

فقیروں سے روٹی کے ٹکڑے مت خرید

زانکہ می آرد فقیری اے پسر

اس لئے کہ اے لڑکے فقیری لاتا ہے[1]

دُور کن از خانہ تارِ عنکبوت

اپنے گھر سے مکڑی کے جالے صاف کر

باشد اندر ماندنش نقصانِ قُوت

ان جالوں کے رہنے سے روزی میں کمی آتی ہے

خرج را بیروں ز اندازہ مکن

بے اندازہ خرچ سے گریز کر (اسراف سے بچ)

خشک ریشِ خویش را تازہ مکن

اپنے خشک شدہ زخم کو ہرا مت کر[2]

دسترس گر باشدت تنگی مکن

اگر قدرت ہو تو خرچ میں تنگی مت کر[3]

چونکہ رہواری برہ لنگی مکن

تیز رفتار گھوڑے کو لنگڑا نہ کر

## دربیانِ فوائدِ صبر

صبر کے فائدوں کا بیان

تا شوی در روزگار از صابراں

تاکہ تیرا شمار زمانہ کے صبر کرنے والوں میں سے ہو

غم مکن از دیدنِ سختی گراں

تو شدید سختی (و آزمائش) کا غم نہ کر[4]

گر ترش سازی تو رُو اندر بلا

اگر تو مصیبت کے وقت ترش روئی اختیار کرے

خویش را از صابراں مشمر ہلا

تو تیرا شمار مصیبت پر صبر کرنیوالوں میں ہرگز نہ ہو گا

در بلا وقتیکہ صابر نیستی

مصیبت کیوقت جس نے صبر نہیں کیا

نزدِ اہلِ صدق شاکر نیستی

اللہ تعالےٰ سے سچی دوستی رکھنے والوں (اہل صدق) کے نزدیک

بے شکایت صبر تو باشد جمیل

کسی شکوہ شکایت کے بغیر تیرا صبر اچھا ہو[5]

با کسے کم کن شکایت از خلیل

دوست (اللہ تعالیٰ) کی شکایت کسی سے مت کر

گر نباشد فخر از درویشیت

اگر تیرے لئے درویشی قابل فخر نہ ہو

کے باہل فقر باشد خویشیت

تو تو درویشوں میں کیسے شامل شمار ہو گا۔

---

[1] یعنی اسکے اثرات مرتب ہوتے ہیں ۱۲

[2] یعنی بے اندازہ خرچ تازہ زخم کی طرح تکلیف دہ بنجاتا ہے ۱۲

[3] میانہ روی سے کام لے ۱۲

[4] اور مصائب خندہ پیشانی سے برداشت کر ۱۲

[5] جیسا کہ حضرت یعقوبؑ کا صبر جس کے بارے میں ہے "فصبر جمیل" ۱۲

گر ہمہ جنبش بفرماں باشدت
حرمتت از حد فراواں باشدت

اگر تیرا ہر عمل فرمان خداوندی کے مطابق ہو
تو تیری عند اللہ عزت بے حد ہو گی

بندہ از خدمت بعقبےٰ می رسد
لیکن از حرمت بمولیٰ می رسید

بندہ خدمت گزاری کے سبب اچھے انجام تک پہونچتا ہے
مگر فرمان خداوندی کے مطابق عمل[1] سے اللہ تک پہونچ جاتا ہے

حرمتت در خدمت آرام دلست
ہر کہ خدمت کرد مرد مقبل ست

خدمت گزاری میں حرمت[3] کا لحاظ دلی آرام کا باعث ہے
خدمت گزار (اللہ) کا مقبول بندہ ہے

گر نگردی اے پسر گرد خلاف
آنکہے زیبد ترا در صبر لاف

اے لڑکے اگر آدمی اختلاف کی راہ سے گریز کرے
تب (صحیح معنیٰ میں) اسی صبر کرنیوالا کہنا زیب دیتا ہے

گر ہمی داری فرح را انتظار
در بلا جز صبر نبود ہیچ کار

اگر تو فرحت و فراخی کا انتظار کرنا چاہے
تو مصیبت کے وقت صبر کے علاوہ چارہ نہیں

[1] اور سر مو انحراف نہ کرنے سے ۱۲
[2] اور انتہائی مقرب بنجاتا ہے ۱۲
[3] پوری عزت ۱۲



## در بیانِ تجرید و تفرید

(ماسوی اللہ اپنا ذہن خالی کرنے اور دنیوی آلائشوں سے یکسو کر لینے کا بیان)



گر صفا می بایدت تجرید شو
ور خبر داری ز اہلِ دید شو

(کے تصور) اگر پاکیزگی (باطن) مطلوب ہو تو اللہ کے علاوہ سے (تعلق ختم کر کے خالی کر)
اگر ہوشیار ہے تو مشاہدۂ حق کرنیوالوں میں سے ہو جا

ترکِ دعویٰ ہست تجرید اے پسر
فہم کن معنیٔ تفرید اے پسر

اے لڑکے تجرید اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھنے کا نام ہے
اے لڑکے تفرید (دنیوی آلائشوں سے یکسو کرنے) کو سمجھ

اصلِ تجرید ت وداعِ شہوت ست
بلکہ کلی انقطاعِ شہوت است

تجرید کی اصل شہوت کا ترک ہے
بلکہ پوری شہوت (ازروئے نفسانی) سے علیحدگی ہے

گر دہی یکبارہ شہوت را طلاق
آں زماں گردی تو در تفرید طاق

اگر ایک مرتبہ شہوت (خواہش نفسانی) کو چھوڑ دے
تو تو زمانہ میں تفرید کے اندر بے نظیر ہو گا

گر تو برداری ز غیرش اعتمید — آنگہ از تجرید گردی با امید

اگر تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ پر بھروسہ کرنا چھوڑ دے — تو تیری تجرید نفع رساں ہو گی

اعتمادت چوں ہمہ بر حق بود — آں دمت تفرید جاں مطلق بود

جب تیرا کلی اعتماد اللہ تعالیٰ پر ہو — تو اسوقت زندگی مکمل تفرید حاصل ہوگی

ترکِ دنیا کن برائے آخرت — وز بدن بر کش لباسِ فاخرت

دنیا کو آخرت کے واسطے ترک کر دے — اور جسم سے لباس فاخرہ اتار دے

گر بیابی از سعادت ایں مقام — صاحبِ تجرید باشی والسلام

اگر تو سعادت کی بنا پر یہ مقام حاصل کر لے — تو تو صاحبِ تجرید ہو گا۔

گر ز دنیا دست شوئی بہرِ حق — وانگہ از تفرید گویندت سبق

اگر تو دنیا سے اللہ کیلئے دست کش و بے نیاز ہو گا — تو تجھکو سبق تفرید حاصل ہو جائے گا

رو مجرد باش دائم مرد باش — تا بہر فرقے نشینی گرد باش

زندگی میں ہمیشہ کیلئے تجرید اختیار کر اللہ والا ہو جا — کب تک ہر سر پر بیٹھے[1] گا گرد[2] ہو جا

گرد کبر و عجب و خودرائی مگرد — قدرِ خود بشناس و ہر جائی مگرد

غرور و تکبر و خودرائی کے ارد گرد مت پھر — اپنی قدر پہچان اور مارا مارا[3] نہ گھوم

ہر کہ گرد کورۂ انگشت گشت — جامہ از دودش سیاہ و زشت گشت

کوئلوں کے ارد گرد پھرنے والا — اس کے دھوئیں سے کپڑے کالے اور خراب کرتا ہے

وانکہ با عطار میگردد قریب — او ہمہ یابد ز بوئے خوش نصیب

عطر فروش سے قریب شخص — ہمہ وقت اچھی خوشبو کا حصہ حاصل کرتا ہے

ہمنشینِ صالحاں باش اے پسر — دور باش از رند و قلاش ای پسر

اسلئے نیک لوگوں کی ہمنشینی اختیار کر — مست اور خیر سے خالی سے دور رہ

[1] رفعت کا تصور رہے گا ۱۲

[2] بے حقیقت شے ۱۲

[3] اللہ کے در کو چھوڑ کر ۱۲

جانبِ ظالم مکن میل اے عزیز

اے عزیز ظالم کیطرف مائل نہ ہو

روز اہلِ ظلم بگریز اے فقیر

اے درویش زندگی ظلم کرنیوالوں سے بچکر گذار

صحبتِ ظالم بسانِ آتش است

ظالم کی ہمنشینی آگ کی طرح ہے

از حضورِ صالحاں صالح شوی

صالح (نیک لوگوں کی حضوری سے تو نیک ہوجائیگا

ہر کہ اُو با صالحاں ہمدم شود

جو شخص نیک لوگوں کا رفیق ہوجاتا ہے

اے پسر مگذار راہِ شرع را

اے لڑکے راہ شریعت مت چھوڑ

از شریعت گر نہی بیروں قدم

اگر شریعت سے باہر قدم رکھے گا

ہر کہ در راہِ ضلالت می رود

جو شخص گمراہی کا راستہ اختیار کرتا ہے

حق طلب وز کارِ باطل دور باش

حق طلب کر اور باطل سے دوری اختیار کر

ہر کہ نگزیند صراطِ مستقیم

جو شخص سیدھے راستہ پر نہیں چلتا

ورکنی گردی ازاں خیل اے عزیز

ورنہ تیرا شمار بھی اسی جماعت میں سے ہوگا

تا نسوزی زآتش تیز اے فقیر

تاکہ تجھے تیز آگ (دوزخ کی آگ) نہ جلائے

زانکہ خلق آزار تند و سرکش است

اسلئے کہ وہ مخلوق کو تکلیف پہونچانیوالا بدمزاج اور سرکش ہوتا ہے

ور نشینی با بداں طالح شوی

اور بروں کی صحبت سے برا ہوجائے گا

در حریمِ خاصِ حق محرم شود

خاص دربار ربانی کا درباری بنجاتا ہے

اصل یابی گر بگیری فرع را

تو حقیقت پالیگا اگر شریعت پر عمل پیرا ہوگا

در ضلالت اُفتی و رنج و الم

تو گمراہی اور رنج والم میں مبتلا ہوگا

از جہالت با بطالت می رود

جہالت سے گمراہی تک پہونچ جاتا ہے

در سخا و مردمی مشہور باش

سخاوت وانسانیت میں شہرت یافتہ ہوجا

در عذابِ آخرت ماند مقیم

وہ عذاب آخرت میں مبتلا رہیگا

| | |
|---|---|
| در رہِ شیطاں منہ گام اے اخی | تا نگردی خوار و بدنام اے اخی |
| اے میرے بھائی شیطان کے راستہ میں قدم مت رکھ | تاکہ تو رسوا و بدنام نہ ہو |
| ہر کہ در راہِ حقیقت سالک است | روز و شب خائف زقہرِ مالک ست |
| جو شخص در حقیقت سالک ہے | وہ شب و روز قہر خداوندی سے ڈرتا رہتا ہے |
| بر خلافِ نفس کن کار اے پسر | تا نیفتی زار در نارِ سقر |
| اے لڑکے نفس امارہ کے خلاف کام کر | تاکہ ذلیل ہو کر دوزخ کی آگ میں نہ گرے |



## در بیانِ کرامتِ الٰہی

اللہ تعالیٰ کی بخششوں کا بیان



| | |
|---|---|
| چار چیز است از کرامتہائے حق | مقبل ست آنکس کہ گیرد ایں سبق |
| چار چیزوں کا شمار اللہ تعالیٰ کی بخششوں میں ہے | وہ شخص نیک بخت ہے جو انہیں یاد رکھے |
| اوّل آں باشد کہ باشد راست گو | با سخاوت باشد و ہم تازہ روی |
| اول یہ کہ آدمی سچا ہو | سخی اور خوش اخلاق ہو |
| بعد ازاں حفظِ امانت باشدش | ہم نظر پاک از خیانت باشدش |
| اسکے بعد امانت کی حفاظت | (اور) نگاہ خیانت و بد دیانتی سے پاک |
| ہر کرا حق دادہ باشد ایں چہار | باشد آں کس مومن و پرہیزگار |
| اللہ تعالیٰ نے جسے یہ پانچ چیزیں عطا کی ہوں | وہ شخص مومن اور پرہیزگار ہوگا |



## در بیانِ آنکہ دوستی را نشاید

جن سے دوستی مناسب نہیں ان کا بیان



| | |
|---|---|
| دوستِ بد باشد زیاں کار اے پسر | تو طمع زاں دوست بردار اے پسر |
| اے لڑکے برے دوست سے نقصان پہنچتا ہے | اے لڑکے تو اس دوست سے کوئی توقع نہ رکھ |

لہ صحت
المستیاد
کرے

هر کہ می گوید بدیہائے تو فاش

جو تیری برائی علی الاعلان بیان کرتا ہو

دوست مشمارش بد و ہمدم مباش

اسے دوست مت سمجھ اسے ساتھی نہ شمار کر

دوستی ہرگز مکن با بادہ خوار

شرابی سے ہرگز دوستی نہ رکھ

از چناں کس خویشتن را دور دار

ایسے شخص سے اپنے کو دور رکھ

منعمے گر می کند ترک زکوٰۃ

مالدار اگر زکوٰت دینا چھوڑ دے

دور از وے باش تا داری حیوٰۃ

اس سے تا زندگی دوری اختیار کر[1]

دور شو زاں کس کہ خواہد از تو سود

اس شخص سے دور رہ جو تجھ سے سود چاہے

گر سر خود بر قدمہائے تو سود

اگرچہ اپنا سر تیرے قدموں پر بطور سود ہی کیوں رکھے[2]

اے پسر از سود خواراں کن حذر

اے لڑکے سود خوروں سے پرہیز کر

خصم ایشاں شد خدائے دادگر

منصف خدا تعالیٰ ان کا دشمن ہے

آنکہ از مردم ہمی گیرد ربا

جو لوگوں سے سود لیتے ہیں

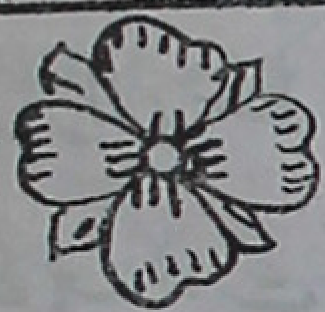
زینہار او را مگوئی مرحبا

انہیں کبھی شاباشی نہ دے بلکہ ان کے فعل پر ملامت کر



## در بیان غمخواری مردم

لوگوں کی غمخواری کا بیان



بر سر بالین بیماراں گذر

بیماروں کی عیادت کیا کر

زانکہ ہست ایں سنت خیر البشر

اس لئے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے

ناتوانی تشنہ را سیراب کن

بحد امکان پیاسے کو سیراب کر

در مجالس خدمت اصحاب کن

مخلوق میں ساتھیوں کی خدمت کر

خاطر ایتام را دریاب نیز

یتیموں کی بھی مزاج پرسی کر[3]

تا ترا پیوستہ حق دارد عزیز

تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی اسکی وجہ سے عزیز رکھے

[1] یعنی مستقل طور پر احتراز کر ۱۲ منہ

[3] اور نرمی و حسن سلوک سے پیش آؤ ۱۲

چوں شود گریاں یتیمے ناگہاں — عرشِ حق در جنبش آید آں زماں

اچانک یتیم کے رونے پر — عرش باری حرکت میں آجاتا ہے

چوں یتیمے را کسے گریاں کند — مالک اندر دوزخش بریاں کند

جو شخص یتیموں کو رُلاتا ہے — داروغۂ دوزخ اسے دوزخ میں جلائیگا

آنکہ خست داند یتیم خستہ را — باز یابد جنتِ در بستہ را

جو شخص زخمی و ٹوٹے ہوئے دل یتیم کو ستائے — وہ جنت کا دروازہ (اپنے لئے) کھلا ہوا پائیگا

ہر کہ اسرارت کند فاش اے پسر — از چناں کس دُوری باش اے پسر

اے لڑکے جو شخص راز فاش کردے — ایسے شخص سے دوری اختیار کر

در جوانی دار پیراں را عزیز — تا عزیزِ دیگراں باشی تو نیز

جوانی میں بوڑھوں سے محبت کر[۱] — تاکہ تو بھی دوسروں کا پیارا بن جائے

بر ضعیفاں گر ببخشائی رواست — کیں ز سیرت ہائے خوب اولیاست

کمزوروں کیساتھ بخشش ہی درست ہے — یہ اولیاء اللہ کی اچھی عادت ہے

بر سرِ سیری مخور ہرگز طعام — تا نہ میرد در بدن قلب اے غلام

کھانا منہ تک (یعنی بہت زیادہ) نہ کھا — تاکہ اے لڑکے تیرا دل مردہ نہ ہو جائے

علتِ مردم زپر خواری بود — خوردنِ پُر تخمِ بیماری بود

آدمی کی بیماری زیادہ کھانا ہے — سیر ہو کر (منہ تک) کھانا بیماری کا بیج (اور جڑ) ہے

راحتے نبود حسودِ شوم را — کاذبِ بدبخت را نبود وفا

بدبخت حاسد کو راحت نصیب نہیں ہوتی — بدنصیب جھوٹا وفادار نہیں ہوتا۔۔

ہر منافق را تو دشمن دار باش — از وے و از فعلِ وے بیزار باش

تو ہر منافق کو مخالف خیال کر — اس سے اور اس کے فعل سے بیزاری اختیار کر

---

۱؎ ادبان کے ساتھ اچھی طرح پیش آ
۲؎ اللہ تعالیٰ رلانے والے پر ناراض ہوتا ہے۔

توبۂ بدخو کجا محکم شود

بری عادت والے کی توبہ مضبوط کہاں ہوتی ہے

مر بخیلاں را مروت کم شود

بخیلوں میں مروت نہیں ہوتی

تا شود دینِ تو صافی چوں زلال

تاکہ تیرا دین ٹھنڈے صاف پانی کیطرح صاف ہو جائے

باش دائم طالبِ قوتِ حلال

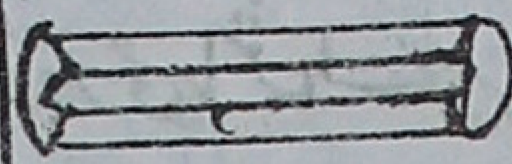
ہمیشہ حلال روزی کا طلبگار رہ

آنکہ باشد در پئے قوتِ حرام

جو شخص حرام روزی کے درپے ہو

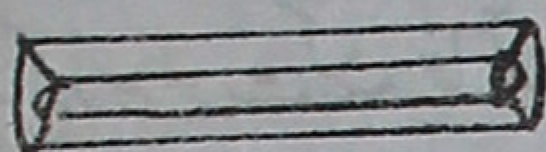
در تنِ او دل ہمی میرد مدام

جسم میں اسکا دل بھی ہمیشہ مردہ ہو جائیگا



## در بیانِ صلۂ رحم

صلہ رحمی کا بیان



رُو بپرسیدن بر خویشانِ خویش

زندگی رشتہ داروں کیساتھ صلہ رحمی کر کے گذار

تا کہ گردد مدتِ عمرت بیش

تاکہ تیری عمر میں اضافہ ہو جائے

ہر کہ گرداند ز خویشاوند رُو

جو شخص اپنوں ہی سے منہ موڑ لے

بے گماں نقصاں پذیرد عمرِ اُو

بلاشبہ اسکی عمر گھٹ جاتی ہے

ہر کہ اُو ترکِ اقارب می کند

جو شخص رشتہ داروں سے ترکِ تعلق کرتا ہے

جسمِ خود قوتِ عقارب می کند

اپنا جسم بچھوؤں کے حوالہ کرتا ہے

گرچہ خویشانِ تو باشند از بداں

اگرچہ تیرے رشتہ دار برے ہوں

بدتر از قطعِ رحم چیزے مداں

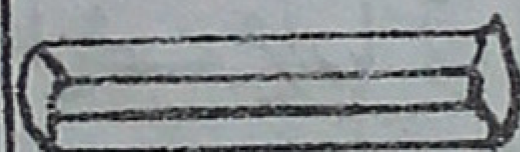
قطع رحمی سے زیادہ کوئی چیز بری نہ سمجھ

ہر کہ اُو از خویشِ خود بیگانہ شد

جو اپنے رشتہ داروں سے بیگانگی اختیار کرے

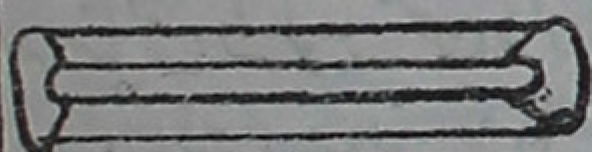
نامش از روئے بدی افسانہ شد

اس کا نام بدمزاجی میں مشہور ہو جاتا ہے



## در بیانِ فتوت

جوانمردی کا بیان



چیست مردی اے پسر نیکو بداں

جوانمردی کیا ہے اے لڑکے اچھی طرح سمجھ

اوّلاً ترسیدن از حق در نہاں

اوّل پوشیدہ و تنہائی میں اللہ سے ڈرنا

عذر خواہد مرد پیش از معصیت

اللہ والا معصیت[۱] سے عذر خواہ ہوتا ہے

باشدش طاعات بیش از معصیت

اسکی فرمانبرداریاں (نیکیاں) گناہوں سے زیادہ ہوتی ہیں

آنکہ کارِ نیک مرداں می کند

جو شخص نیک لوگوں کے سے کام کرتا ہے

با ضعیفاں لطف و احساں می کند

کمزوروں کیساتھ لطف و احسان کرتا ہے

ہر کہ اُو باشد ز مردانِ خدا

جو شخص اللہ کے نیک بندوں میں سے ہوگا

باشد اندر تنگدستی با سخا

وہ تنگدستی میں بھی سخی ہو گا

اے پسر در صحبتِ مرداں در آی

اے لڑکے اللہ والوں کی ہمنشینی اختیار کر

تا نظر یابی از فضلِ خدای

تاکہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کے فضل کی نگاہ پڑے

ہر کہ از مردانِ حق دارد نشاں

جسمیں اللہ والوں کی علامت موجود ہو

نگذراند عیبِ دشمن بر زباں

وہ دشمن کا عیب (کبھی) زبان پر نہیں لاتا

خود نخواہد مرد خصماں را ہلاک

اپنے مخالفین کی (بھی) ہلاکت نہیں چاہتا

از غمِ ایشاں شود اندوہناک

ان دشمنوں و مخالفین کی تکلیف سے بھی اسے غم ہوتا ہے

می نجوید مرد انصاف از کسے

اللہ کا نیک بندہ کسی سے انصاف کا طلبگار نہیں ہوتا

گر رسد ظلم و جفا با اُو بسے

خواہ ظلم و جفا میں وہ کتنا بھی مبتلا ہو

ہر کہ پا اندر رہِ مرداں نہاد

جو شخص اللہ والوں کے راستہ میں[۲] قدم رکھتا ہے

کے رود ہرگز بدنبالِ مراد

وہ (دنیوی) مراد و مقصد کے پیچھے نہیں جاتا

اے پسر ترکِ مرادِ خویش گیر

اے لڑکے اپنی مراد و خواہش ترک کر دے

وانگہے راہِ سلامت پیش گیر

اور سلامتی کی راہ اختیار کر .....

۱ معصیت کا ارتکاب نہیں کرتا ۱۲

۲ ان کی راہ پر گامزن ہوتا ہے ۱۲

÷ ÷ ÷



# دربیانِ فقر

فقر و درویشی کا بیان



فقر میدانی چہ باشد اے پسر
اے لڑکے تو جانتا ہے فقر کیا ہے

باتو گویم گر نداری زاں خبر
اگر تجھے اسکی خبر نہیں تو میں بتاتا ہوں

گرچہ باشد بینوا در زیرِ دلق
اگرچہ وہ گدڑی کے نیچے بے سروسامان (مفلس) ہو

خویش را مُنعم نماید پیشِ خلق
خود کو خلق کے سامنے مالدار ظاہر کرتا ہے

گرسنہ باشد ز سیری دم زند
بھوکا ہو کر۔ شکم سیر ہونا ظاہر کرتا ہے

دوستی با دشمنانِ خود کند
اپنے دشمنوں کیساتھ دوستی کرتا ہے

گرچہ باشد لاغر و زار و ضعیف
اگرچہ انتہائی کمزور و ضعیف ہو

وقتِ طاعت کم نباشد از حریف
اطاعتِ خداوندی کیوقت مقابل سے پیچھے نہیں رہتا

خونِ دل پُر دارد و دستِ تہی
دل توی اور ہاتھ خالی ہوتا ہے

می نماید در نزاری فربہی
دُبلا ہو کر فربہی (موٹاپے) کا اظہار کرتا ہے

اے پسر خود را بدرویشاں سپار
اے لڑکے خود کو درویشوں کے سپرد کردے

تا نگہدارد ترا پروردگار
تاکہ اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے

با فقیراں ہر کہ ہمدم می شود
جو شخص درویشوں کا ساتھی ہو جاتا ہے

در سرائے خُلد محرم می شود
ہمیشہ رہنے والے مکان (جنت) میں رازدار ساتھی بنجاتا ہے



# دربیانِ انتباہ از غفلت

غفلت سے بیداری کا بیان



در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس
مصیبت میں کسی سے مدد طلب مت کر

زانکہ نبود جُز خدا فریاد رس
اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مددگار اور فریاد رس نہیں

از خدائے خویشتن غافل مباش
اپنے اللہ سے (کسی لمحہ) غافل نہ ہو

جائے گریہ است ایں جہاں ودو مخند
یہ دنیا رونے کی جگہ ہے یہاں مت ہنس

ہمچو مور از حرص ہر سوئے مرو
چیونٹی کیطرح لالچ میں ہر طرف مت دوڑ

اے پسر کودک نۂ بازی مکن
اے لڑکے تو بچہ نہیں مت کھیل کود

نفس بد را در گنہ یاری مدہ
نفس امارہ کا گناہ میں مددگار نہ بن

ہر کجا تہمت بود آنجا مرو
تہمت کی جگہ پر (ہرگز) نہ جا

دشمنے داری ازو ایمن مباش
اپنے سے دشمنی رکھنے والے سے بےخوف نہ ہو

در رہ فسق و ہوا مرکب متاز
گناہ اور نفسانی خواہش کے راستہ میں سواری بہت دوڑا[۳]

چوں سفر در پیش داری زاد گیر
جب سفر درپیش ہو تو توشہ (زادراہ) لیلے

اے پسر اندیشہ از اغلال کن
اے لڑکے دوزخیوں کے گلے میں ڈالے جانیوالے طوق سے ڈر

غافلانہ در رہ باطل مباش
لاپروائی سے باطل راستہ اختیار نہ کر

چشم عبرت برکشا و لب بہ بند
عبرت کی آنکھ کھول اور لب بند رکھ

پند ناصح را بگوش جاں شنو
نصیحت کرنیوالے کی نصیحت زندگی کے کان سے سن[۱]

کار با شیطاں انبازی مکن
اپنے کام میں شیطان کو شریک نہ کر

عمر برباد از تبہ کاری مدہ
تباہ کرنے والے کاموں میں عمر برباد مت کر

راہ حق را ہمچو نابینا مرو
حق کے راستہ میں نابینا کی طرح مت چل[۲]

زیر سقف بے ستوں ساکن مباش
بے ستون چھت کے نیچے مت ٹھہر

خویشتن را مسخرۂ شیطاں مساز
خود کو شیطان کے مسخرے پن کی چیز نہ بنا

عمر خود را سر بسر برباد گیر
اپنی عمر کو بالکل برباد شدہ سمجھ لے[۴]

نفس بد را از لگد پامال کن
نفس امارہ کو لاتوں سے کچل دے پامال کر دے

[۱] توجہ سے سن ۱۲
[۲] بلکہ سوچ سمجھ کر چل ۱۲
[۳] مبتلا نہ ہو ۱۲
[۴] تاکہ باقی ماندہ زندگی میں اطاعت رب کیطرف توجہ رہے ۱۲

تا نسوزی سازگاری پیشہ کن

تاکہ دوزخ کی آگ تجھے جلائے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا طریقہ اپنا لے

جملہ را چوں ہست بر دوزخ گذر

سب کو دوزخ پر سے گذرنا ہے[1]

آتشے در پیش داری اے فقیر

اے درویش تیرے سینہ میں یاد و حب الٰہی کی آگ ہے

عقبہ در راہست و بارت بس گراں

راہ میں گھاٹی ہے اور تیرا بوجھ بہت زیادہ ہے

داری اندر پیش روز رستخیز

تدارک گیر، قیامت کے دن

اے پسر راہ شریعت پیش گیر

اے لڑکے شریعت کا راستہ اپنا لے

اے برادر باش در فرمان حق

اے بھائی فرمان باری کا اطاعت گذار ہو جا

گردن از حکم خدایت بر متاب

اللہ کے حکم سے گردن نہ موڑ (انحراف و سرتابی نہ کر)

تا بیابی در بہشت عدن جای

تاکہ تجھے جنت عدن میں جگہ ملے

تا دہندت جائے در دار السلام

تاکہ تجھے سلامتی کے گھر (جنت) میں جگہ دی جائے

شاد اگر داری درون خستہ را

اگر تو زخمی دل کو خوش رکھے،

از عذاب و قہر حق اندیشہ کن

اللہ تعالیٰ کے قہر و عذاب سے ڈر

جائے شادی نیست با چندیں خطر

ان خطرات کیساتھ خوشی کا موقع (ہرگز) نہیں

ہیچ خوفت نیست از نار سعیر

تجھے دوزخ کی آگ سے کوئی خطرہ نہیں

نگذرد بارت بسعیٔ دیگراں

دوسروں کی سعی سے تیرا بوجھ ہلکا نہیں ہو سکتا

از خدایت نیست امکان گریز

تیرا اپنے اللہ سے بھاگنا ممکن نہیں

زود تر ترک ہوائے خویش گیر

خواہشات نفسانی کو بہت جلد چھوڑ دے

تا بیابی جنت و رضوان حق

تاکہ تجھے جنت اور رضائے خداوندی حاصل ہو

تا نمانی روز محشر در عذاب

تاکہ تو حشر (قیامت) کے دن عذاب میں مبتلا نہ ہو

شفقتے بنمائے با خلق خدائے

مخلوق خدا کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کر

با فقیراں روز و شب می دہ طعام

فقیروں کو شب و روز کھانا کھلا

باز یابی جنت در بستر را

تو اپنے لئے جنت کا دروازہ کھلا پائے گا

[1] پل صراط مراد ہے ۱۲

ہر کہ آرد این نصیحت را بجای
جو شخص اس نصیحت کو جگہ دے (عمل پیرا ہو)

در دو عالم راحتش بخشد خدای
اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہان کی راحتیں بخشیگا

یا الٰہی رحم کن بر ما ہمہ
اے اللہ ہم سب پر رحم فرما

عفو کن جملہ گناہِ ما ہمہ
ہمارے سارے گناہ معاف کر دے

عاجزیم و جرم ہا کردہ بسے
ہم عاجز اور بہت سے جرموں کے مرتکب ہیں

نیست مارا غیرِ تو دیگر کسے
ہمارا تیرے علاوہ کوئی نہیں

گر بخوانی ور برانی بندہ ایم
چاہے دھتکار دے چاہے بلالے ہم تیرے بندے ہیں

ہر چہ حکمِ تست زاں خرسندہ ایم
جو تیرا حکم ہو ہم اس پر خوش ہیں (راضی برضائے تو)

رحمتِ حق باد بر جانِ کسے
اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو

کیں نصائح را بخواند او بسے
جسنے یہ بہت سی نصیحتیں کہیں (مراد مصنف ہیں)

## خاتمہ
خاتمہ

رحمتے ماند بسے از ذوالجلال
اللہ تعالیٰ کی اس پر بہت سی رحمتیں ہوں

بر روانِ پاکِ آں صاحب کمال
اس صاحب کمال پاک روح (مصنف) پر

کیں ہمہ درہا بنظم آوردہ است
جنہوں نے یہ سب موتی نظم کی لڑی میں پروئے

غوطہا در بحرِ معنیٰ خوردہ است
(اور) معنیٰ کے سمندر میں غوطے لگائے

یادگارے در جہاں بگذاشتہ
دنیا میں اپنی یادگار (یہ کتاب) چھوڑ گئے

ہیچ پندے را فرو نگذاشتہ
(اور) کوئی نصیحت بیان کئے بغیر نہیں چھوڑی

اہلِ دیں را ایں قدر کافی بود
اہلِ دین کیلئے اسی قدر کافی ہے (اور)

اہلِ دنیا را ہمیں وافی بود
دنیا والوں کے لئے بھی یہ پوری و مکمل ہے

**ہر کہ اینہا را بداند عاقل است** — **وانکہ اینہا کار بندد کامل است**

جو شخص ان نصیحتوں کو سمجھ لے وہ عقلمند ہے — اور جو ان پر عمل پیرا ہو وہ کامل ہو جاتا ہے

**در جوار انبیاء دار السلام** — **ہمنشینِ اولیاء باشد مدام**

جنت میں انبیاء کے پڑوس میں — اولیاء کا ہمیشہ ہمنشین ہوگا۔

**یارب آں ساعت کہ جاں بر لب رسد** — **جسمِ پژمردہ بتاب و تب رسد**

اے پروردگار جب جانکنی کا وقت ہو — پژمردہ جسم سکڑ اور پھیل رہا ہو (اضطراب میں ہو)

**شربتِ شہدِ شہادت نوشیم** — **خلعتِ راہِ سعادت پوشیم**

میں کلمۂ شہادت کا شربت پیوں — (اور) نیک بختی کے راستہ کا خلعت زیب تن کروں

**چوں ندارم در دو عالم جز تو کس** — **ہم تو می باشی مرا فریاد رس**

میرا تیرے علاوہ دونوں جہان میں کوئی نہیں — تو ہی میرا فریاد رس (مددگار) ہوگا۔

## صد پندِ لقمانِ حکیم بصاحبزادۂ ذوالاحترام والاکرام

حضرت لقمانؑ کی اپنے محترم و مکرم صاحبزادہ کو سو نصیحتیں

اوّل[1] آنکہ اے جان پدر خدائے عزّ و جل را بشناس، و ہر چہ از پند و نصیحت گوئی نخست[2] براں کار کن، سخن[3] باندازۂ خویش گوئی، قدرِ[4] مردم بداں حق[5] ہمہ کس را بشناس۔ راز[6] خود را نگہدار۔ یار[7] را وقت سختی بیازمائے دوست[8] را بسود و زیاں امتحان کن، از مردم ابلہ[9] و ناداں بگریز، دوست[10]

اوّل یہ کہ اے جان پدر (باپ) اللہ بزرگ و برتر کو پہچان، جو کچھ وعظ و نصیحت کرے پہلے اس پر خود عمل کر، اپنے اندازہ (اور مخاطب کے مرتبہ) کے مطابق گفتگو کر، لوگوں کے مراتب پہچان، سب لوگوں کے حقوق پہچان، اپنے راز کی حفاظت کر، دوست کو سختی کے وقت آزما۔ دوست کا نفع و نقصان میں امتحان کر، بیوقوف نادان آدمی سے فرار اختیار کر، عقلمند

زیرک و دانا گزیں۔ در کار خیر[۱۱] جہد و جہد نمای۔ بر زناں[۱۲] اعتماد مکن تدبیر[۱۳]

و ہوشیار شخص کو دوست بنا، اچھے کام میں جد وجہد کر، عورتوں پر اعتماد نہ کر، عقلمند

با مردم مصلح و دانا کن، سخن بحجت[۱۴] گوئی، جوانی[۱۵] را غنیمت دال، بہنگام[۱۶]

اور اصلاح کرنیوالے سے مشورہ کر، مدلل گفتگو کر، جوانی کو غنیمت سمجھ، جوانی کے زمانہ

جوانی کار دو جہانی راست کن، یاراں[۱۷] و دوستاں را عزیز دار،

میں دونوں جہان کے کام ٹھیک کرلے، دوستوں اور دوستوں کے دوستوں کو محبوب رکھ۔

با دوست[۱۸] و دشمن ابرو کشادہ دار، مادر[۱۹] و پدر را غنیمت دال، استاد[۲۰]

دوست اور دشمن کیساتھ خوش اخلاق رہ، ماں باپ کو غنیمت سمجھ، استاد کو

را بہترین پدر شمر، خرچ[۲۱] را باندازہ دخل کن، در ہمہ[۲۲] کار میانہ رو باش،

بہترین باپ سمجھ، آمدنی کے مطابق خرچ کر، ہر کام میں میانہ روی اختیار کر،

جوانمردی[۲۳] پیشہ کن، خدمت[۲۴] مہماں بواجبی ادا کن، در خانہ[۲۵] کسیکہ در آئی

شرافت کو وطیرہ بنا، مہمان کی ضروری خدمت بجالا، جس کے گھر میں جاؤ (اپنی)

چشم و زبان را نگاہ دار، جامہ[۲۶] و تن را پاک دار، با جماعت[۲۷] یار باش،

آنکھ اور زبان کی حفاظت کر (دونوں کو قابو میں رکھ) بدن اور کپڑے کو پاک رکھ، دوستوں کیساتھ دوستانہ برتاؤ کر

فرزند را[۲۸] علم و ادب بیاموز، و اگر ممکن باشد تیر انداختن و سواری بیاموز،

بچہ کو علم و ادب سکھا، اور اگر ممکن ہو سواری اور تیر اندازی کی تعلیم دے ۔۔۔۔۔۔

کفش[۲۹] و موزہ کہ پوشی ابتدا از پائے راست کن و بدر آوردن از چپ گیر،

جوتہ اور موزہ پہنے تو دائیں جانب سے اور نکالے تو بائیں جانب سے ابتدا کر۔

با ہر کس[۳۰] کار باندازہ او کن، بشب[۳۱] چوں سخن گوئی آہستہ و نرم گوئی و بروز

ہر ایک کا کام اسکے اندازہ کے مطابق کر۔ رات میں گفتگو کرے تو نرمی اور آہستگی سے کر اور دن

چوں گوئی بہر سو نگاہ بکن، کم خوردن و خفتن و گفتن عادت انداز، ہر چہ

میں گفتگو کرتے ہوئے ہر طرف کا خیال رکھ، کم کھانے اور کم سونے کی عادت ڈال، جو چیز

بہ خود نہ پسندی بدیگراں مپسند۔ کار با دانش و تدبیر کن، ناآموختہ

اپنے لئے پسند نہ کرے دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کر، کام عقل اور تدبیر کیساتھ کر، بغیر

استاذی مکن، با زن و کودک راز مگو، بر چیز کساں دل منہ، از بد

سیکھے استاذ مت بن، عورت اور بچہ سے راز مت کہہ، کسی شخص کی چیز سے دل نہ لگا، کمینوں

اصلاں چشم وفا مدار، بے اندیشہ در کار مشو۔ ناکردہ را کردہ مشمر۔ کار امروز

سے وفا کی امید مت رکھ، بے سوچے کام نہ کر، جو کام نہ کیا ہے کیا ہوا نہ خیال کر، آج کا کام

بفردا میفگن، با بزرگ تر از خود مزاح مکن، با مردم بزرگ سخن دراز

کل کیلئے مت چھوڑ، اپنے سے بڑے کیساتھ مذاق مت کر، بڑے آدمی کیساتھ لمبی گفتگو نہ کر،

مگو، عوام الناس را گستاخ مساز، حاجتمند را نومید مکن، خیر کساں بخیر خود

عام لوگوں کو گستاخ و بیباک مت بنا، ضرورت مند کو نا امید مت کر، دوسروں کی

میامیز، مال خود را بدوست و دشمن منمائی، خویشاوندی از خویشاں مبر،

بھلائی کو اپنی بھلائی سے نہ ملا، اپنا مال دوست اور دشمن کو مت دکھا، اپنوں سے اپنائیت کا رشتہ مت توڑ،

کساں را کہ نیک باشند بہ غیبت یاد مکن، بخود منگر، جماعتے کہ ایستادہ باشند

نیک لوگوں کی غیبت مت کر، خود بیں مت بن، لوگ کھڑے ہوئے ہوں تو تو

تو نیز موافقت ہمہ کن، انگشتاں بہمہ مگذاراں، در پیش مردم خلال دنداں

بھی کھڑا ہوجا، لوگوں پر انگلیاں نہ اٹھا (تنقید نہ کر)، لوگوں کے سامنے دانتوں میں

مکن، آب دہن و بینی بآواز بلند میداز، در فاژہ دست بر دہن بنہ،

خلال نہ کر، بلغم اور ناک کی ریزش بلند آواز کیساتھ مت صاف کر، جمائی میں ہاتھ منہ پر رکھ لے

بروی مردم کاہلی مکش [56] انگشت در بینی مکن [57] سخن ہزل آمیختہ مگو [58]

لوگوں کے سامنے کاہلی کا اظہار نہ کر — ناک میں انگلی مت دے — ہجو پر مشتمل گفتگو مت کر

مردم را پیشِ مردم خجل مکن [59] سخنِ گفتہ دیگر بار مخواہ [60] از سخنے کہ [61]

کسی کو کسی کے سامنے شرمندہ نہ کر — کہی ہوئی بات دوبارہ نہ کہلوا (ایک دفعہ میں سمجھ لے) — وہ بات

خندہ آید حذر کن [62] ثنائے خود و اہلِ خود پیشِ کس مگو [63] خود را چوں زناں

جس سے ہنسی آئے پرہیز کر — اپنی اور اپنے گھر والوں کی تعریف کسی کے سامنے مت کر — اپنے کو عورتوں

میارای [64] ہرگز بمراد از فرزنداں مباش [65] زباں را نگاہ دار [66] وقتِ

کی طرح مت سنوار — ہرگز اپنی مراد اولاد سے نہ طلب کر (انکے سہارے زندگی نہ گذار) — زبان کی حفاظت کر، بات

سخن دست مجنباں [67] حرمتِ ہمہ کس را پاس دار [68] بہ بد آمد کساں

کرتے ہوئے ہاتھ نہ ہلا — ہر شخص کی عزت ملحوظ رکھ — لوگوں کے ساتھ برا برتاؤ

ہمداستاں مشو [69] مردہ را بہ بدی یاد مکن کہ سود ندارد [70] تا توانی جنگ و

کرنے میں ساتھ مت دے — مردہ کو بدی کیساتھ یاد نہ کر کہ بے فائدہ ہے — جبتک ہو سکے لڑائی اور

خصومت مساز [71] قوت آزمائے مباش [72] آزمودہ کس را بصلاح گماں

دشمنی سے بچ — اپنی قوت مت آزما — ایک آزمائے ہوئے (اور خراب ثابت ہونیوالے) کو

مبر [73] نانِ خود را بر سفرۂ دیگراں مخور [74] در کارِ بد تعجیل مکن [75] برائے

اچھا مت سمجھ — اپنا کھانا دوسرے کے دسترخوان پر نہ کھا — برے کام میں جلدی نہ کر — دنیا کے لئے

دنیا خود را در رنج میفگن [76] ہر کہ خود را بشناسد او را بشناس [77] در

خود کو تکلیف میں مبتلا نہ کر — جو اپنا قدرداں ہو تو بھی اس کی قدردانی کر — غصہ

حالتِ[۷۷] غضب سخن فہمیدہ گوئی با آستینِ[۷۸] بینی پاک مکن بوقت[۷۹]

میں بات سمجھ کر (سنبھل کر) کہہ ناک کی ریزش آستین سے صاف نہ کر سورج طلوع

برآمدن آفتاب مخسب پیشِ[۸۰] مردم مخور از بزرگاں[۸۱] براہ پیش مرو

ہونے کے وقت مت سو لوگوں کے سامنے مت کھا راستہ میں بزرگوں (بڑوں) سے آگے نہ چل

درمیانِ[۸۲] سخنِ مردم میا پیشِ[۸۳] مردم سر بہ زانو منہ چپ و[۸۴] راست منگر

لوگوں کی گفتگو میں دخل مت دے لوگوں کے سامنے سر گھٹنے پر مت رکھ دائیں بائیں مت دیکھ

بلکہ نظر بسوئے زمین بدار اگر توانی[۸۵] بر ستور برہنہ سوار مشو پیشِ[۸۶] مہماں

بلکہ نگاہ زمین کی طرف رکھ اگر ہو سکے سواری کی برہنہ پیٹھ پر سوار نہ ہو مہمان کے سامنے غصہ

بکسے خشم مکن مہماں[۸۷] را کار مفرمائے بادیوانہ[۸۸] و مست سخن مگوئے، باقلاشاں[۸۹]

نہ ہو مہمان سے کام نہ لے پاگل اور مست سے گفتگو نہ کر مفلسوں اور

واد باشاں بر سر محلہا منشیں بہر[۹۰] سود و زیاں آبروئے خود مریز فضول[۹۱] و

آوارہ لوگوں کے ساتھ گلیوں اور کوچوں کے نکڑ پر نہ بیٹھ نفع و نقصان کیلئے اپنی عزّت مت گنوا فضول

متکبر مباش خصومتِ[۹۲] مردم بخویش مگیر از جنگ[۹۳] و فتنہ برکراں باش

بات کرنیوالا اور مغرور نہ ہو دوسروں کی دشمنی اپنے سر نہ لے لڑائی اور فتنہ سے کنارہ کش رہ

بے[۹۴] کارد و انگشتری و درم مباش مراعات[۹۵] کن چنداں کہ خوار نہ سازی

چھری اور انگوٹھی اور درہم کے بغیر مت رہ مراعات برت مگر دوسروں کے لئے اپنے کو حقیر نہ کر

فروتن[۹۶] باش زندگانی[۹۷] کن بہ خدائے تعالےٰ بہ صدق بہ نفس بہ قہر

تواضع اختیار کر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زندگی سچائی نفسِ امارہ پر قہر مخلوق کے ساتھ

با خلق بانصاف　به بزرگاں بخدمت　بخرداں به شفقت

انصاف　بزرگوں کی خدمت　چھوٹوں پر شفقت　درویشوں

بدرویشاں به سخاوت　بدوستاں و یاراں به نصیحت　بدشمناں

کے ساتھ سخاوت　دوست واحباب کو نصیحت　دشمنوں کے

به حلم　بہ جاہلاں بخاموشی　به عالماں به تواضع　باین طریق[۹۷] به سر بر

ساتھ بردباری　جاہلوں کے ساتھ خاموشی　عالموں کے ساتھ تواضع کرتے ہوئے گزارنی چاہیئے　زندگی

بر مالِ کسے طمع مکن و چوں پیش آید منع مکن　لیکن چوں بیش آید جمع

اس طرح بسر کر کہ کسی کے مال کی طمع نہ ہو اور سامنے آجائے تو منع بھی نہ کر　لیکن ضرورت

مکن　و گفت[۹۸] سه ہزاراں کلمه در نصیحت نوشته ام سه کلمه ازاں بر

سے زیادہ ہو جائے تو اکٹھا نہ کر　اور فرمایا نصیحت کے تین ہزار کلمات میں نے لکھے ہیں　ان

گزیده ام　دو کلمه ازاں یاد دار و یک را فراموش گرداں، یعنی

میں سے تین کلمے چنتا ہوں　ان میں سے دو یاد رکھ　اور ایک بھول جا　یعنی اللہ

خدائے تعالےٰ و مرگ را یاد دار　و نیکی را　فراموش کن

تعالےٰ اور موت کو یاد رکھ　اور　کی ہوئی نیکی کو بھول جا

و نیز فرموده[۹۹] اند که خاموشی ہفت خاصیت دارد　زینت است

نیز فرماتے ہیں کہ چپ رہنے کی سات خصلتیں ہیں　زیب و زینت کی چیز نہ ہونے کے باوجود زینت

بے پیرایه　ہیبتِ بے سلطنت　عبادتِ بے محنت　حصارِ

دلرہے　خاموشی بے سلطنت کے ہیبت　بے محنت عبادت　بے دیوار

بے دیوار — بے نیازیٔ بے حذر — فراغ از کراماً کاتبین پوشیدن علیہا

کے شہر پناہ — بے احتیاط کے بے نیازی — کراماً کاتبین سے اچھائی اور برائی لکھنے والے فرشتے فراغت عیب کو چھپانے والی ہے

## بیت

| | |
|---|---|
| بہ طبعم ہیچ مضموں بہ ز لب بستن نمی آید | خموشی معنیٔ دارد کہ در گفتن نمی آید |
| خاموش رہنے کیلئے کوئی اچھا مضمون ذہن میں نہیں آتا | خاموشی کے معنی کی تعبیر سمجھ میں نہیں آتی |

## فرد

| | |
|---|---|
| سینہا را خامشی گنجینۂ گوہر کند | یاد دارم از صدف این نکتۂ سر بستہ را |
| خاموشی کے باعث سینہ گوہروں کا خزانہ بنجاتا ہے | میں نے سیپ سے یہ نکتہ سر بستہ یاد کیا ہے |

نقل است کہ از وے پرسیدند از معنی بلوغ چیست؟ فرمود دو معنی دارد

حکایت ہے — حضرت لقمان سے پوچھا گیا کہ بالغ ہونے کے معنی کیا ہوتے ہیں؟ فرمایا دو معنی

یکے آں کہ از مرد منی بیروں آید دوم آں کہ مرد از منی بیروں آید

ہیں ایک یہ کہ آدمی کا مادۂ منویہ باہر آنے لگتا ہے، دوسرے یہ کہ آدمی کی خودسری کافور ہو جاتی ہے۔

---

ختم شد

---

مالا بدمنہ — مترجم اردو

(ملنے کا پتہ)

کتب خانہ محمودیہ، دیوبند (یو، پی)